انسانیت
چھائی کا نام

رانا احتشام ربانی

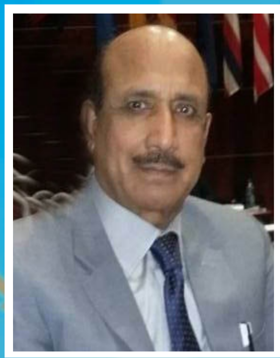

انسان رب کی اعلیٰ تخلیق کا ایک خوبصورت شاہکار اور ایک عظیم تحفہ ہے

اِس کو اشرف المخلوقات اِس کے اپنے مثبت اعمال ہی بناتے ہیں

اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنی عظمت کا خیال کرے

انسانیت

اچھائی کا نام

رانا احتشام ربانی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	انسانیت اچھائی کا نام
مصنف	:	رانا احتشام ربانی
اشاعت اول	:	مارچ 2025ء
مطبع	:	الرحمٰن کمپیوٹرز، لاہور
قیمت	:	۱۰۰۰ روپے
کمپوزنگ	:	الرحمٰن کمپیوٹرز (سعید احمد)

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی کسی شکل میں دوبارہ اشاعت کی اجازت نہیں ہے۔
باقاعدہ قانونی معاہدے کے تحت جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ملنے کا پتہ

159/2-W, DHA, Lahore

انتساب

دنیا کے اِن تمام رہنماؤں، حکومتوں، اہلکاروں،
بہنوں، بھائیوں، بچوں اور بچیوں کے نام
جو اپنے ہر عمل کے ذریعے انسانیت کی سلامتی، امن،
بہتری، بھلائی اور اچھائی کرنے کیلئے
مصروفِ عمل رہتے ہیں

پیش لفظ

میرا تحریری سفر ایک واقعہ سے متاثر ہو کر شروع ہوا۔ 1995ء میں جب میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اوکاڑہ کا صدر تھا تو ایک دن خطرناک ملزموں کو کورٹس کے احاطے میں بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے قیدیوں کی گاڑی سے اُترتے دیکھا۔ تو لکھا ''خطرناک جانور چڑیا گھر کی سلاخوں کے پیچھے اور خطرناک انسان جیل کے سلاخوں کے پیچھے''۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ اس کو جرائم سے پرہیز کرنا چاہیے۔

بغیر کسی مالی معاونت کے 15 سال کے عرصے میں لاکھوں کی تعداد میں تحریری پمفلٹس بار ایسوسی ایشنوں، شہر کے پبلک مقامات پر، ٹرینوں، بسوں میں سفر کرنے والوں میں تقسیم کیے گئے۔ جن کو لوگوں میں بہت پذیرائی ملی۔ بعد ازاں انہی تحریروں کو کتابوں کی شکل دی گئی، یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔ میری تحریروں میں انسانیت کی سلامتی، بہتری بھلائی اور ترقی و خوشحالی کیلئے کام کرنے والوں کیلئے ایک مثبت پیغام ہوتا ہے۔ دنیا میں امن و امان، برابری، برداشت، رحمدلی، انصاف، سچائی اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنا حقیقی مقصد ہے۔ سب انسان برابر ہیں۔ زندگی کی ہر قسم کی بنیادی سہولتوں کا مہیا ہونا بلا تمیز و تفریق تمام انسانوں کا حق ہے۔

دنیا کے مختلف مما لک بشمول اقوام متحدہ میں قیام امن کے سلسلے میں منعقدہ کانفرنسوں میں شرکت کی اور اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔

خیر اندیش

رانا احتشام ربانی

انتساب کے خصوصی خیال کا مقصد عزت کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں، عملی زندگی کا شعبہ کوئی بھی ہو۔

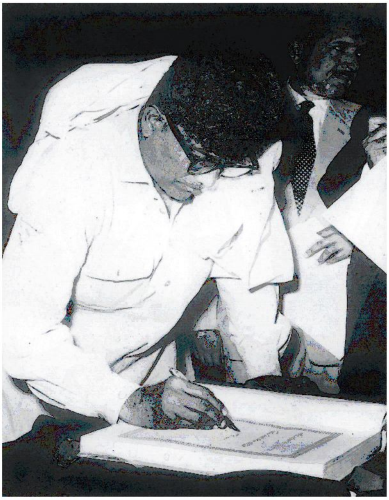
رانا غلام صابر خاں (مرحوم) بطور رکن قومی اسمبلی 1962ء حلف نامے کے رجسٹر پر دستخط کرتے ہوئے

اس سلسلے میں اپنے والد رانا غلام صابر خاں مرحوم ایم ایل اے، ایم این اے اوکاڑہ (1962 تا 1969) کے ایک واقعے کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ مکمل ایک سادگی پسند عوام کے نمائندہ، انسان دوست تھے۔ خاکی کھدر کا لباس ہوتا تھا، پاؤں میں پشاوری چپل اور سر پر جناح کیپ، کندھے پر چادر ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میرے ایک ہم عمر نے سکول سے واپس گاؤں جاتے ہوئے دیکھا کہ میرے والد مرحوم صفائی ورکروں کے رہائشی ایریا میں اُن کے ساتھ زمین پر بیٹھے چھکڑی (لڈو کی ایک قسم) کھیل رہے تھے۔ اس نے گھر واپس جا کر اپنے والد نمبردار صاحب کو کہا ''رانا راجپوت تو صفائی ورکروں کے ساتھ چھکڑی کھیل رہے ہیں'' اس کے والد صاحب نے کہا۔ تیرا تایا آئے گا تو خود ہی پوچھ لینا۔ میرے والد عوامی آدمی تھے کوئی سواری نہیں ہوتی تھی۔ گاؤں گاؤں پیدل جایا کرتے تھے۔ رات گذار کر اگلے دن دوسرے گاؤں کے لوگوں سے ملتے تھے۔ اسی میرے دوست نے میرے والد صاحب سے اپنا سوال دہرایا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بھی راجپوت ہیں بس اِن کا کام دوسرا ہے۔ ان کا مطلب تھا کہ ہم سب انسان ہیں بس کام کی ذمہ داریاں الگ الگ ہیں۔

اپنی اولاد کی تربیت بھی اسی انداز میں کی۔ اسی طرح کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ میں رب تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے ایسے والدین کی تربیت حاصل ہوئی اور کوشش بھی کہ اس بات کا اندازہ میری تحریروں سے ہوسکتا ہے۔

<u>والد صاحب کی ایک نصیحت:</u> کسی کا بھلا کرسکو تو ضرور کرنا، کسی کیلئے نہ بُرا سوچنا نہ کسی کا بُرا کرنا

دعاؤں کا طالب

رانا احتشام ربانی

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	انسانیت اچھائی کا نام	20
2	معاشرتی نظام کی ایک نئی قسم......ڈھیٹو کریسی	22
3	شرمندگی اور ڈھیٹ پن	22
4	آسمانوں کی سی...... پہلا آسمان اور اگلے آسمان	23
5	سیاست......عبادت ہے	23
6	ذہنی نابالغ ہونے کی نشانی	23
7	ضرورت ہے......ماہر تعلیم کی	24
8	رب کی تخلیق......انسان کی ذات	24
9	کیا عوام اَن پڑھ اور جاہل ہیں	25
10	عدم سمجھداری یا ناسمجھی	25
11	انگوری باغ......لنگوری پارک	26
12	انسان دشمن	26
13	ذمہ داری اور سبزی کا بکنا......ایک جیسا عمل	27
14	ایسی انسانی عقل کو سلام	27
15	دنیا میں دو نظام ہیں امیری اور غریبی	27
16	پستول بندوق کی گولی	28
17	سیاسی ماجی نظام ناحل شدہ پہیلیاں	28

18	اختیارات کا غلط اور صحیح استعمال	29
19	سرکار کا جاگنا اور نظام حکومت	30
20	سلامتی......جمہوریہ (عوام)	30
21	انسان کے اندر کا شیطان	31
22	ریاستی نواب......جمہوری نواب اور زیمبیا کا صدر	31
23	انسانی معاشرے میں ''گند'' پھیلانے والے	32
24	لالچ ناقص عقل کے سامنے بھی ڈھیر ہو جاتی ہے	33
25	ایک سیارے کی غیر انسانی مخلوق کا رب سے مکالمہ	33
26	آئین اور قانون کی خلاف ورزی......نفرت کا شکار	34
27	اجتماعی دانش کا سفر اور سرمایہ کاری	35
28	زندگی دینے والا اور زندگی لینے والا......رب	35
29	آدھی ریاست......آدھی سیاست	36
30	ایک ناقابل یقین بات	36
31	زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کی ایک شرط ضرور لاگو ہوتی ہے	37
32	ملکی نظام کا درست رہنا اور نظام کا بگڑ جانا	37
33	اسمبلیوں کی توہین، گستاخی	38
34	محبِّ وطن کی ایک شرط......آئین اور قانون کا پابند ہونا	38
35	نفرت بھرے خیالات کا مالک لیڈر نہیں ہوسکتا	38
36	محرومیت......ناانصافی	39

37	غریب انسان کو انسان کا درجہ مل جانا ہی اُس کا پروٹوکول ہے	40
38	قانون......طاقت کا محکوم ہوتا ہے	40
39	انسان......انسان کا دشمن	40
40	میڈیکل سائنس کے مطابق	41
41	خودکش بمباری کے ٹھیکیداروں کیلئے	42
42	کیا دانش میں پروٹوکول نمبر ہوتے ہیں	42
43	دنیا میں	43
44	دنیا پر حکومت صرف طاقت کی	43
45	دباؤ کے تحت ناانصافی کے فیصلے	43
46	طاقت کا دباؤ	44
47	آئین کے تحت	44
48	محبّ وطن کی ایک شرط	44
49	انسانیت کے اصول	45
50	جمہوریت عوام کی اجتماعی	45
51	زندگی دینے اور زندگی لینے کا اختیار رب کا ہے	45
52	شروع میں صرف انسان ہی انسان تھا	46
53	کیا دنیا کی کئی ریاستیں نفرت پھیلا رہی ہیں......سوالیہ نشان	46
54	ملکی نظام کا درست رہنا، نظام کا بگڑ جانا	47
55	سیاست کو کھیل سمجھنے والے......ایک کھیل بنانے والے	47

56	جی لو کچھ دیر اور	47
57	کنیاں گولیاں تے کنے وٹے	48
58	اگر طاقت میں عقل ہوتی تو	49
59	غربت کی وجہ	49
60	خاص ہم اور عوام ہم	50
61	سب دی دعا	51
62	انسان سب آدم کی اولاد ہیں	52
63	بھول جائیں ایسے نادان لوگ	52
64	دنیا میں تمام انسان غربت میں پیدا ہوتے ہیں	53
65	فرشتہ نما انسان	54
66	''ہم'' انسانوں کا مجموعہ ہوتا ہے	54
67	بہت بڑا لیڈر	55
68	چھوٹی سی ایک بات	56
69	طاقت اور شرافت میں کیا فرق ہے	55
70	مسلمانوں کی تنزلی کی ایک وجہ......ایک خیال	56
71	دنیا میں ایک ایسا وقت بھی آئے گا......ایک سوچ	56
72	جمہوریت کی اصل حقیقت......ایک تاریخی واقعہ	57
73	سرکاری عہدوں پر ترقی	58
74	جہاں قانون طاقت کا محکوم ہو	58

75	دنیا میں جنگ کے نقصانات اور دانش	59
76	ملکوں کی پالیسی Establishment بناتی ہے	59
77	ایک بڑی طاقت کے صدارتی الیکشن	60
78	مذہب کو ماننے والے......غیر مذہبی کیسے	60
79	پسند ناپسند اور نفرت	61
80	انسان......ایک مختصر کہانی	61
81	قیامت کے روز انسان کے عمل کی ہر چیز گواہی دے گی	63
82	اپنے انسان ہونے کے منکر لوگ	63
83	ابنارمل نظام چلانے والے، کھسکے دماغ کے مالک	64
84	کچھ طاقتور لوگ......قانون کا مذاق اڑانے والے	65
85	کوئی بھی انسان......درندے کی شکل کب اختیار کرتا ہے	65
86	کیا کسی انسان کو جرائم کرنے پر آنکھ ضائع کرنے کی سزا ہو سکتی ہے	66
87	دنیا میں امن	66
88	چھوٹی سی بات	67
89	نئی نسل	67
90	لیڈر، احتجاج، انتظام، ٹیکس اور عوام	67
91	اجتماعی دانش (Collective Wisdom)	68
92	چھوٹی سطح کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم	69
93	کائنات کے خالق کی عبادت پر لڑائی کیسی؟	69

94	عوام کی مثبت رائے کو نظر انداز کرنا	70
95	نارمل جن اور پاگل جن	70
96	سرکار کی سرکار سے لڑائی	71
97	رب کی مہربانی......ثواب	71
98	سیاست......عوام کی بے لوث خدمت کرنے کا نام ہے	72
99	اپنی شہرت اور بدنامی کی اصلاح کیجئے	72
100	دنیا میں انسانی نظام کے ادوار	73
101	دنیا میں شیطان کی پیدائش	73
102	عوامی نمائندوں کی ذمہ داری...... پالیسی بنانا......عملدرآمد	73
103	آٹھ ارب انسان عقل و دانش کے مالک	74
104	دنیا کے تمام ملکوں کے آئین کے مطابق تمام شہری برابر ہیں	74
105	ہر صحت مند انسان اپنی زندگی کی سلامتی چاہتا ہے	75
106	ملک کے سب شہری مخلص اور محبّ وطن	75
107	دنیا کی سب سے بڑی بہادری ''نیک عمل کرنا''	76
108	انسانوں کی خدمت کر کے خودی کو بلند کیجئے	76
109	ذات پات کے مکڑی کے جال	77
110	ایسا یقین نہیں آتا کہ ملکی نظام میں خرابی ہو	77
111	نہ ماننے والی بات	77
112	حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد......وجہ؟	78

113	انسانی دماغ کی اقسام	78
114	سچائی انمول خزانہ ہے	79
115	جنگ کے دوران مارے جانے والے بے گناہ شہری	80
116	دنیا کا مقبول ترین کھیل......نفرت کا فٹ بال	80
117	کیا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی ذات تھی؟	81
118	کیا دنیا کے تمام انقلاب اسلحہ کے بغیر نہیں آسکتے؟	81
119	16دسمبر2014ء پشاور سکول کا سانحہ	82
120	معاشرتی زندگی کے ماحول میں امن بیچارہ ہوتا ہے	82
121	انسانوں کی ذہنی سوچ پر پابندی لگانا......دماغی ذہنی کرپشن ہے	83
122	اپنے اختیارات بیچنے والوں کو کیا کہا جائے گا	83
123	لیڈر آتے ہیں	84
124	ریاست......سیاست اور رشتے	84
125	صدر بھی قائد......وزیراعظم بھی قائد	85
126	دانش کا قاتل	85
127	قرضے تے قرضہ	86
128	کیا بجلی سستی ہوسکتی ہے......سوالیہ نشان	87
129	غربت قسمت نہیں	87
130	مذاہب کی لڑائی......اپنے مفاد کی لڑائی	88
131	اے میرے رب!	89

132	میں مٹی کا ایک ذرہ......ایک انسان	90
133	خوش قسمت فیملی	90
134	ایک پرانی پنجابی فلم کا ڈائیلاگ	91
135	انسان کا پاگل پن	92
136	رب دی ذات......سب توں ڈاھڈی	92
137	نیکی دی عزت کرو	93
138	ملک کا نظام......سوالیہ نشان	93
139	لُٹ کے کھا گئے سارے	94
140	رب کا بہترین شاہکار......عورت	94
141	لعنت دے مستحق	95
142	دنیا کے دو نظام......امیری اور غریبی	96
143	انسان کا سب سے بڑا اپنا دشمن	97
144	جب سے دنیا قائم ہوئی اور امن کی صورتحال	97
145	متھا ٹیکے زمین تے......جیہڑا جتھے رہندا	98
146	آئی ایم ایف قرضہ منظور کر لیوے	98
147	جھوٹا پراپیگنڈہ......ذہنی غلاظت	99
148	پراپیگنڈہ کا خوبصورت کمال	100
149	دیانتدار سیاستدانوں کو بد دیانت ہوتے دیکھا	100
150	حلال کو حرام کون کرتا ہے	101

151	ملک خطرے میں ہے	101
152	دنیا چن تے مریخ تے پھری جارہی اے	102
153	قسمت تیرے گھر وچ اے	103
154	قانون پر عملدرآمد	104
155	ٹیکس کی دولت	104
156	ایک چھوٹی سی اور باریک سی بات	105
157	دولت کا غلط استعمال	105
158	ائیر پورٹ کے مناظر	106
159	عقل اور دانش کی سب سے بڑی بیوقوفی	106
160	نفسیاتی کینسر	107
161	غیر سنجیدہ (Non-Serious) ملکی نظام	108
162	سمجھ رکھنے والوں کیلئے	108
163	بھاری عقلوں کے مالک لوگوں کی بداعمالیاں	109
164	طاقت کے کردار کا ایک پہلو......رُخ	109
165	طاقت کا دماغ	110
166	سیاسی رہنماؤں کی تقریروں سے ڈرنے والے لوگ	110
167	ورلڈ بینک قرضے اور واپسی......ایک جائزہ	111
168	عوام کے ٹیکس کے پیسے سے تنخواہ لینے والے	112
169	میرا بہترین دوست......انسان	112

170	پاگل نہ بنو	113
171	دنیا کے جنگی اخراجات اور غریبوں کے حالات	114
172	طاقت اور تنزلی	114
173	اپنی توہین اور اپنی بے عزتی خود کرنے والے لوگ	115
174	بے عزتی کی خوراک	115
175	اچھے کردار کے انسان کا غنڈے کی سرپرستی کرنا	115
176	نظام کی حقیقت	116
177	عوام کی عزت اور ملک کی عزت ساتھ ساتھ	117
178	عوام کے ٹیکس	117
179	بنیادی ضروریات سے محرومی......اداروں کی ذمہ داری	118
180	نظام چلانے والے......لائق یا نالائق	119
181	طاقتور کا مجبور ہونا	119
182	کرپٹ معاشرے میں کوئی اصول نہیں ہوتے	120
183	بنیادی سہولتوں سے محرومی	120
184	اگر عام شہری کی عزت نہیں تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے	120
185	محترم ملکی نظام کیلیئے قانون بنانے والو......عقلمندی کے پہاڑو	121
186	سچی عزت...... سچی خوشی......غریب دی عزت کر عزت	122
187	آئین اور عوام	122
188	میرا پیارا ملک	123

189	اگر قانون کی حکمرانی نہ ہوتو......؟	123
190	قیامت کا ذکر اور مذہبی رہنما	124
191	جنت ویکھاں......دوزخ ویکھاں	124
192	جنگ کرنے کا سامان	125
193	دنیا کے امیر ترین آدمی کی خواہش	125
194	کوئی زمانہ تھا	126
195	پیارے لیڈر پیارے وی آئی پی	126
196	چھوٹی سی بات	126
197	انسانی معاشروں میں عقل کُل	127
198	عقل کو وسیع کرنے کیلئے تعلیمی ادارے قائم کیے جاتے ہیں	128
199	انسانیت کے مروجہ اصول وقوانین سے ہٹ کر	128
200	غیر قانونی ناجائز اسلحہ کی موجودگی	128
201	عالمی نظام کی بنیادی اور مقاصد	129
202	معاشرہ اور قانون کی اہمیت	129
203	معاشرے زمانے کا گھن چکر	130
204	سرکار کی ہر کرسی عوام کی ہوتی ہے	131
205	دنیا میں اسلحہ کا استعمال بند ہونا چاہیے	132
206	حبیب جالب غریبوں کی بھلائی کی بات کرتا تھا	133
207	بدقسمت دولت مند	134

208	پہلے تم بزرگوں جیسے لگتے تھے	134
209	زمانے کا سفر اور انسان	135
210	عقل کے استاد سے لے کر عقل کے جن تک	136
211	موجودہ اور مستقبل دی انسانیت	136
212	کرپشن کے فراڈے، کرپشن کی چھلانگیں، کرپشن سے واپسی کا سفر	138
213	عالمی سطح پر جنگوں کے ٹھیکیدار، بے گناہ انسانی خود پر مفاد	139
214	پہلے مخالفت......پھر تعریف	139
215	ملک وقوم کی تباہی میں حصہ ڈالنے والے	140
216	8 ارب انسان محرومیوں کا مسلسل شکار	140
217	انوکھے ذہنی مریض......انسان	141
218	سرمایہ داری کا نظام......مینٹل کیس	141
219	چھوٹی سی بات	142
220	نفرت خطرہ ہے......نقصان دہ ہے	142
221	صدر وزیر اعظم کا استقبال	142
222	دنیا ہی میں قیامت اور جنت کے لحاظ سے نمبر شماری	143
223	غریبوں کی بھلائی کرو	144
224	صرف پاکستان میں ہی قیامت کا رولا کیوں	144
225	قیامت دا دیہاڑا ہوسی	145
226	نادان حکمران	146

227	دنیا کا بڑا آدمی	146
228	بچے بچیوں کا اغوا	146
229	سارے حکمران عام شہری	147
230	زندگی کے تمام شعبوں کے لیڈر صاحبان سے ایک درخواست	148
231	تعلیم	148
232	سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟	149
233	نفرت کا انقلاب	149
234	ہر قسم کی نفرت سے بچیں	150
235	خوشبودار مخلوق اور بدبودار مخلوق	150
236	ملک معاشرہ اور ہم سارے شہری اس کے	151
237	ملکی معاشی معاشرتی نظام اور نئی نسل	151
238	ملک سے محبت کے مشکوک لوگ	152
239	قانون کی خلاف ورزی کرنے والے	152
240	خوبصورتی کا خیال رکھنا پڑتا ہے	153
241	طاقت اور غلط اور منفی استعمال...... بدمعاشی	153
242	عالمی رہنما اور نفرت کے پنجرے	154
243	لیڈر اور نفرت	154
244	کچھ معاشرے ''میں'' کا شکار کچھ ملک ''ہم'' کا شکار	154
245	''ہم'' کی اقسام	155

246	انسانیت......نفرت کی بیخ کنی ہے	156
247	انسان......اپنی ذات کا مخالف کب ہوتا ہے	156
248	دنیا کے انسانی طاقتوں کے مراکز کیلئے	156
249	’’حکومت‘‘ کا حقیقی تصور......خدمت	157
250	انسان رب کی تخلیق	158
251	معاشرتی ریاضی کا سوال اور حل	158
252	عالمی یوم نسواں اور عورت کی عزت	159
253	دنیا کا معاشی نظام	159
254	انسانیت کے جاری سفر میں رکاوٹیں	159
255	دنیا ایک......193 ملک......8 ارب آبادی	160
256	قدرت کی بہترین مخلوق......انسان	161
257	چھوٹا بچہ...... بڑا انسان	161
258	ہر شہری ٹیکس ادا کرتا ہے	162
259	متفرق	

انسانیت اچھائی کا نام

انسانوں کی سلامتی کا خیال رکھنا

انسانوں کی بہتری بھلائی کیلئے کام کرنا

انسانوں کے درمیان امن قائم رکھنا

انسانوں کے درمیان انصاف کرنا

انسانوں کیلئے خالص خوراک صاف پانی کا انتظام کرنا

انسانوں کیلئے اصلی ادویات مہیا کرنا

انسانوں کی صحت کے علاج کا خیال رکھنا

انسانوں کو تعلیم کی سہولت فراہم کرنا

انسانوں کیلئے حصول روزگار کے مواقع فراہم کرنا

انسانوں کے درمیان برداشت کا ماحول قائم رکھنا

انسانوں کے درمیان ہم آہنگی اور برابری کی فضا قائم کرنا

عورتوں کی عزت وعصمت کی حفاظت کرنا

بچوں پر شفقت محبت نچھاور کرنا

والدین اور بزرگوں کا خیال رکھنا

ہمسائیوں کا خیال رکھنا

کاروبار میں دیانت داری برتنا

قانون کی پابندی کرنا

سفر میں انسانوں کی حفاظت کرنا

کسی ضرورت مند کی مدد کرنا

یتیموں، بیواؤں پر شفقت کرنا

انسانوں کی تباہی بربادی کے سامان کی تیاری سے پرہیز کرنا

چوری ڈاکے کرپشن سے بچنا

وقت کی پابندی کرنے کا خیال رکھنا

ایک دوسرے کا احترام کرنا

اجتماعی دانش کی عزت واحترام کرنا

کسی کو بھی ذہنی مالی، جسمانی نقصان نہ پہچانا

میرٹ کا خیال رکھنا

غریبوں کی عزت کرنا

ماتحت ملازمین کی عزت کرنا

اردگرد کا ماحول صاف ستھرا رکھنا

سرکاری امور میں شفافیت رکھنا

اپنے روزمرہ معاملات میں انصاف کے ساتھ چلنا

قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا

ایسا سب کچھ انسانیت کی اچھائی کا نام ہے۔

انسانی زندگی قدرت کا ایک حسین اور مقدس تحفہ ہے

اس کی حفاظت احترام سب پر لازم ہے۔

☆☆☆

معاشرتی نظام کی ایک نئ قسم......ڈھیٹوکریسی

ڈھیٹ انسان اور نارمل انسان کے دماغی خلیوں میں فرق ہوتا ہے۔

عادات اور حرکات سے ظاہر ہو جاتا ہے

معاشرتی نظام کی ایک نئ قسم ڈھیٹوکریسی ہے

جو اپنی عقل کو دوسروں سے بالاتر سمجھے اور کسی دانش کو تسلیم نہ کرے۔

☆☆☆

شرمندگی اور ڈھیٹ پن

کبھی کرپشن بھی شرمندہ ہوتی ہوگی کہ اس سے معاشرے میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔

کبھی ناانصافی بھی شرمندہ ہوتی ہوگی کہ اس سے حقدار اپنے حق سے محروم رہتا ہے۔

کبھی ظلم وتشدد بھی شرمندہ ہوتا ہوگا کہ اس سے کسی معصوم کو جسمانی و ذہنی نقصان ہوتا ہے۔

کبھی خوراک میں ملاوٹ بھی شرمندہ ہوتی ہوگی کہ اس سے انسانی صحت خراب ہوتی ہے۔

کبھی دھوکہ دہی، فراڈ، دونمبری بھی شرمندہ ہوتی ہوگی کہ

اس سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

کبھی بدمعاشی بھی شرمندہ ہوگی ہوتی کہ

اس سے معاشرے پر خوف اور ڈر کا ماحول طاری رہتا ہے۔

کبھی آئین اور قانون کی خلاف ورزی بھی شرمندہ ہوتی ہوگی کہ

اس سے اداروں میں تباہی ہوتی ہے۔

☆☆☆

آسمانوں کی سیر...... پہلا آسمان اور اگلے آسمان

پہلے آسمان کی سیر...... کچھ لوگ اچانک آسمان کی سیر پر چلے جاتے ہیں۔ جو پہلے آسمان سے ہو کر واپس آتے ہیں۔ کچھ نہیں بتاتے کیا دیکھا۔ کچھ لوگ پہلے آسمان سے بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ وہ واپس ہی نہیں آتے۔

☆☆☆

سیاست......عبادت ہے

سیاست......عبادت ہے
عوام کی خدمت...... بےلوث ذاتی مفاد سے بالاتر
جو لوگ سیاست میں ذاتی مفاد حاصل کرتے ہیں
وہ بے غیرتانِ سیاست ہوتے ہیں
ریاست کے ہر شعبے پر لاگو ہو گی
بے غیرتان شعبہ جات...... جو اپنے حلف کی پاسداری نہیں کرتے
وہ بے غیرتانِ حلف ہوں گے۔

☆☆☆

ذہنی نابالغ ہونے کی نشانی

جن ملکوں میں بچوں کے ہاتھ میں گن ہو گی
اس ملک کے بڑے بھی بچے ہوتے ہیں
بچوں کے ہاتھ میں گن، بندوق، پستول
ذہنی نابالغ ہونے کی نشانی

ضرورت ہے...... ماہر تعلیم کی

تعلیم ذہنی نابالغان برائے حکومت کا نظام چلانا، عوام کے ٹیکس دیانتداری کے ساتھ خرچ کرنا۔ تعلیم ذہنی نابالغان برائے جلسے جلوس، ٹریفک کا نظام درہم برہم ہونا

خرچہ کارکنان کا

تعلیم ذہنی نابالغان، مہنگائی کو کیسے روکنا ہے

تعلیم ذہنی نابالغان، بیروزگاری کو کیسے ختم کرنا ہے

تعلیم ذہنی نابالغان، ناانصافی کو کیسے ختم کرنا ہے

تعلیم ذہنی نابالغان، کرپشن کو کیسے ختم کرنا ہے

تعلیم ذہنی نابالغان، عوام کے دُکھ درد، غم مسائل کیسے حل کرنے ہیں

تعلیم ذہنی نابالغان، فری پٹرول، مفت رہائش، مفت بجلی کیسے ختم کرنا ہے

تعلیم ذہنی نابالغان، غیر ضروری پروٹوکول کیسے ختم کرنا ہے

☆☆☆

رب کی تخلیق...... انسان کی ذات

رب کی تخلیق...... انسان

انسان کی پیدائش کے بعد اس کا کردار اس کی ذات کو متعین کرتا ہے

جیسا کردار ویسی اس کی ذات

اچھا عمل یا بُرا عمل...... اُس کے مطابق اُس کی ذات

☆☆☆

کیا عوام اَن پڑھ اور جاہل ہیں

اس لیے ملک میں کرپشن ہوتی ہے

ملک میں ناانصافی ہوتی ہے

خوراک میں ملاوٹ ہوتی ہے

معاشرے میں کاروبار میں بددیانتی ہوتی ہے

ظلم وستم، تشدد ہوتا ہے

میرٹ کی خلاف ورزی ہوتی ہے

ملک کی دولت غیر ملک چلی جاتی ہے

ٹریفک ٹھیک نہیں چلتی

بچیوں کا اغوا، عزت عصمت برباد ہوتی ہے

چوری ڈاکے کے واقعات آئے دن ہوتے ہیں

قتل، دہشت گردی بھی ہوتی ہے

آئین وقانون کی خلاف ورزی بھی اَن پڑھ اور جاہل عوام کرتے ہیں

حقیقت میں اَن پڑھ اور جاہل کون ہوتے ہیں......سوالیہ نشان؟

☆☆☆

عدم سمجھداری یا ناسمجھی

بعض ذمہ دار لوگوں کو شاید سیاسی استحکام اور عدم استحکام میں فرق کا اِدراک نہیں ہوتا۔ سیاست کے نظام میں تسلسل سے چلنے سے سیاسی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ یہ ارتقائی سفر ہے کوئی اور

متبادل نہیں۔

سیاسی استحکام سے معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔جس سے معاشرتی نظام میں روزگار اور کاروبار کے نئے مواقع نئے شعبہ جات میں اضافہ ہوتا ہے۔سیاسی عدم استحکام کی اگلی منزل ملکی نظام کی تنزلی اور مہنگائی پیدا ہوتی ہے۔غرت میں اضافہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

انگوری باغ......لنگوری پارک

انگوری باغ...... جہاں پھل،انگور، پودے،بیلیں بکثرت ہوتے ہیں۔

لنگوری پارک...... جہاں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لنگور نما کرپشن کے جانور بکثرت تعداد میں نظر آتے ہیں۔ایسے لنگور نما عام انسانوں کے ساتھ چلتے پھرتے ہیں۔عالمی سطح پر ایسے پارک موجود ہوتے ہیں۔دنیا میں تقریباً ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔کہیں کم اور کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

انسان دشمن

پستول بندوق انسان دشمن ہتھیار ہے۔ان سے نکلنے والی گولی سے انسان مرتا ہے چاہے دفاع میں یا دشمنی میں چلے۔اسی لیے دنیا میں ممالک اپنے معاشرے کو اسلحہ سے پاک رکھتے ہیں۔ اسلحہ صرف معاشرے کے محافظوں کے پاس ہوتا ہے۔

اگر کسی معاشرے میں انسان دشمن اسلحہ عام ہو، نمائش ہو۔ایسا عمل معاشرے کے محافظ لوگوں کی کوتاہی کے بغیر ممکن نہیں۔

ملکی و معاشرتی ذمہ داری عزت کے باعث ہوتی ہے۔

کوتاہی سے عزت میں کمی آتی ہے۔

☆☆☆

ذمہ داری اور سبزی کا بکنا......ایک جیسا عمل

ذمہ داری کا بکنا......معاشرے کیلئے نقصان دہ

سبزی کا بکنا......صحت کیلئے فائدہ مند

☆☆☆

ایسی انسانی عقل کو سلام

جس کو اجتماعی دانش مطلب انسانوں کی مجموعی طور پر مثبت بہتری بھلائی رائے کی سمجھ نہ آسکے۔ایسی انسانی عقل کو دور سے سلام

اپنے درمیان ایسے کون لوگ ہو سکتے ہیں......تلاش کیجئے

سب انسان برابر ہیں......بھلائی سب کیلئے

☆☆☆

دنیا میں دو نظام ہیں

ایک امیری نظام، ایک غربت کا نظام

دنیا میں دو نظام ہیں

ایک امیری نظام ہے

ایک غریبی نظام ہے

ان کے درمیان ایک کچھر انظام بھی ہے

جو دونوں کے درمیان ایک پُل کا کام کرتا ہے۔

غریبوں کو غریب رکھتا ہے اور امیروں کی مزید دولت کیلئے کام کرتا ہے۔

کچھر انظام غریبوں کی بھلائی کے دعوے کرتا ہے۔ ناجائز کمائی کرتا ہے۔

مختلف قسم کے جرائم میں پس پردہ ملوث ہوتا ہے۔

☆☆☆

پستول بندوق کی گولی

پستول بندوق سے نکلنے والی گولی سے گرمی پھیلاتی ہے

ہوائی فائرنگ سے فضا میں موجود گیسوں کو نقصان پہنچتا ہے

وہ نقصان گولی چلانے والا پورا نہیں کرسکتا۔ اس کو پورا کرنے کیلئے قدرت کا الگ نظام ہے۔ لیکن اس بارود کی گولی سے گرمی میں اضافہ ہوتا ہے۔ زندہ رہنے کا امکان آہستہ آہستہ کم ہو جائے گا۔ فائرنگ کرنے والا مستقبل کی نسلوں یعنی اپنے ہی بچوں کا جینا تکلیف دہ بنا تا ہے۔ جن کو ذرا سا بخار ہونے پر علاج کیلئے ڈاکٹر کے پاس بھاگتا ہے۔

معاشرے میں اسلحہ کا عام ہونا انسان دشمنی کا نام ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

سیاسی سماجی نظام ناحل شدہ پہیلیاں

1- ماتحت اداروں کا جمہوری نظام پر کنٹرول ہونا

2-سرکاری کاموں میں کرپشن ہونا

3-اجتماعی دانش (مثبت رائے کو) درگزر کرنا

4-اجتماعی دانش کی خلاف ورزی کرنا

5-اجتماعی دانش کی پروانہ کرنا

6-اجتماعی دانش کو پس پشت ڈالنا

جیسا اجتماعی دانش کے ساتھ سلوک ہوگا ویسے ہی ملکی نظام اور عوام کی حالت ہوگی۔

اجتماعی دانش کی عزت......ملکی نظام اور معاشرے کی عزت

☆☆☆

اختیارات کا غلط اور صحیح استعمال

اختیارات کا قانون کے مطابق استعمال......

شہریوں کیلئے باعث رحمت ہوتا ہے۔

اختیارات کا غیر قانونی استعمال......

شہریوں کیلئے باعث زحمت ہوتا ہے۔

اختیارات کا پھولدار گلدستہ......معاشرے کو خوشگوار ماحول دیتا ہے۔

اختیارات کی بدبودار جھاڑی...... کرپشن، ناانصافی، مہنگائی، بچیوں وخواتین کی عزت و عصمت کو غیر محفوظ بناتی ہے۔

اختیارات کے استعمال کرنے والوں کیلئے ایک سوچ

☆☆☆

سرکار کا جاگنا اور نظام حکومت

کئی ترقی پذیر ملکوں میں ''سرکار'' جاگتے ہوئے بھی نیند میں رہتی ہے۔اس کے سامنے ٹریفک کی خلاف ورزی ہوتی رہتی ہے۔ جرائم ہوتے رہتے ہیں لیکن ان میں کمی نہیں آتی۔کرپشن ہوتی رہتی ہے لیکن پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔مقدمات ہوتے رہتے ہیں اور عوام خوار ہوتے رہتے ہیں۔ سالہا سال اذیت کا شکار رہتے ہیں۔

میرٹ نظر انداز ہوتا رہتا ہے لیکن.................

ناانصافی بھی ہوتی رہتی ہے لیکن.................

جن ملکوں میں سرکار ہر وقت جاگتی رہتی ہے اور پورے ہوش میں ہوتی ہے وہاں عوام اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ٹریفک کا نظام بھی قانون کے مطابق چلتا ہے۔روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔میرٹ کو اپنی شان سمجھتے ہیں۔کرپشن پر پکڑ ہوتی ہے۔انصاف کی جلد فراہمی ہوتی ہے۔اس سلسلے میں بہترین مثال ترقی یافتہ ملک ''پیپلز ریپبلک چین'' کی دی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

سلامتی ......جمہوریہ (عوام)

اسلامی جمہوریہ ملک میں کسی سرپھرے کی جرأت کیسے ہو کہ وہ راہ چلتی خواتین کے پرس چھینے۔کسی کو اپنے پاس ناجائز اسلحہ رکھنے کی جرأت کیسے ہو؟

لاقانونیت اور اسلامی جمہوریہ دو متضاد چیزیں ہیں۔

قانون کی حکمرانی محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

57 اسلامی ملک درجہ بدرجہ شرح فیصد کے لحاظ سے سلامتی غیر محفوظ؟ شرح کتنے فیصد

سچ دیانتداری......محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

میرٹ انصاف......محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

عورت کی عصمت، عزت......محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

امانتداری، جان و مال کا تحفظ......محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

بچے بچیاں......محفوظ یا غیر محفوظ شرح کتنے فیصد؟

فیصلہ عوام کا کہ وہ کس ماحول میں رہ رہے ہیں لاقانونیت یا اسلامی جمہوریہ؟

☆☆☆

انسان کے اندر کا شیطان

جب انسان اپنے اندر موجود شیطانی خیالات کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے تو خود شیطان کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ دنیا میں غربت، بھوک، ننگ، لڑائی جھگڑے، مصیبتیں، مشکلات اسی وجہ سے پھیلتی ہیں اوران میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اس میں اولین وجہ اپنے متعین شدہ دائرہ کار سے تجاوز کر کے دوسروں کے دائرہ کار میں دخل دینا ہے۔ سپر طاقتوں سے لے کر چھوٹے چھوٹے ملکوں تک۔ عالمی سطح کے نظام سے لے کر مقامی سطح تک یہی فتنہ کارفرما ہے۔

انسان کی سب سے بڑی بہادری انسان کے اپنے اندر کے شیطان کو کنٹرول کرنا ہے۔

☆☆☆

ریاستی نواب......جمہوری نواب اور زیمبیا کا صدر

پرانے زمانے میں ریاستی نظام کا حکمران پوری ریاست کا مالک ہوتا تھا۔ جو نواب کہلاتا تھا۔ کئی جمہوری ممالک میں بھی لیڈر کا رہن سہن، اختیارات پر کنٹرول بھی اُسے ''جمہوری نواب'' بنا

دیتا ہے۔ جو اپنے آپ کو جمہوری لیڈر بھی کہتا ہے

اس سلسلے میں افریقہ کے ایک ترقی پذیر ملک زیمبیا کے صدر Hakainde Hichilema نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ وہ اپنے لیے نئی گاڑی VX Toyota نہیں استعمال کرے گا اور پرانی سرکاری گاڑی ہی استعمال کرے گا۔ اسی طرح اُس نے شہر کے میئر کو کہا کہ آپ نئی گاڑی کی بجائے پرانی گاڑی استعمال کریں کیونکہ سرکاری نئی گاڑیوں کی قیمت 1.8 ملین ڈالر سے آپ کے حلقے کی تمام مارکیٹوں کے ٹوائلٹ بن سکتے ہیں۔

کئی ترقی پذیر ملکوں کے نظام میں تمام سرکاری اعلیٰ اعہدیداران مہنگی مہنگی نئی سرکاری گاڑیاں استعمال کرتے ہیں جو کہ قومی خزانے پر ایک بوجھ ہے۔

پاکستان کے پورے ملکی نظام کو گورے کی سہولتوں کا مہلک بخار لاحق ہے جس کے ذہنی نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اُس سے معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ ہر سطح پر جی سر، جی سر ہوتا ہے حتیٰ کہ گھریلو ملازم بھی جی سر جی سر کہتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی معاشرے میں ’’گند‘‘ پھیلانے والے

انسانی معاشرہ میں گند پھیلانے والے گندے ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔

بظاہر خوش لباس ہوتے ہیں۔

☆☆☆

لالچ ناقص عقل کے سامنے بھی ڈھیر ہو جاتی ہے

ایک عام محاورہ جس کے پاس طاقت ہو اُس کا کملا بھی سیانا ہوتا ہے۔ ایک طاقتور کملا (بیوقوف) بھی سیانا کہلاتا ہے۔

☆☆☆

ایک سیارے کی غیر انسانی مخلوق کا رب سے مکالمہ

اے کائنات کے مالک رب......تو نے کائنات بنائی

سیارے بنائے، زمین بنائی، زمین پر چرند پرند آبی جانور بنائے

ایک اور مخلوق انسان کو بنایا اور اسے اشرف المخلوقات قرار دیا

ہم سیاروں کے رہنے والے......اس انسان کو دیکھتے ہیں

ان میں امن پسند بھی ہیں......لیکن ساتھ ساتھ

یہ ایک دوسرے کے دشمن بھی ہیں......ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں

بھیانک قسم کے ظلم وتشدد، ہلاکت خیزی کرتے ہیں

یہاں اغوا بھی کرتے ہیں، ڈاکے مارتے ہیں اور جرائم کی سرپرستی بھی کرتے ہیں

اپنے آرام اور سہولتوں کیلئے ایجادات بھی کرتے ہیں

ساتھ ہی ساتھ مہلک ترین ہتھیار بھی بناتے رہتے ہیں

ہر وقت کسی نہ کسی جگہ زمین پر بم، بارود میزائل چلتے رہتے ہیں

پہلے عمارتیں بناتے ہیں پھر دوسرے انہیں تباہ کر دیتے ہیں

کچھ دہشت گرد بناتے ہیں جو بن جاتے ہیں وہ خودکش دھماکے کرتے ہیں

جس سے نوزائیدہ بچے بچیاں مرتے ہیں، یتیم ہو جاتے ہیں

پوری زمین پر کچھ فیصد امیر، باقی سب درمیانے اور غریب ہیں

جن میں کئی بھوک ننگ مفلسی کا شکار ہیں

کیا یہ تیری اشرف مخلوق (Best Creations) ہے

کیا ان کو درندے کہنا درست نہیں ہوگا

امن کے نعرے سب لگاتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے گلے بھی کاٹتے ہیں

کچھ ملکی مفاد کے نام پر کچھ مذہب اور فرقے کی بنا ید پر کچھ لالچ کے چکر میں

کچھ نفرت کے چکر میں

کیا یہ انسان اپنے آپ سے بھی مخلص ہیں یا نہیں......انسان کے نام پر

اپنی بہترین مخلوق ہوین پر بھی سچے ہیں یا نہیں

اے رب کائنات ان کے دماغوں کے خلیے تبدیل کر دے

ایک دوسرے سے بطور انسان مخلص ہوں، محبت کریں

خیال رکھے کوئی بھوکا نہ رہے، کوئی منگتا نہ رہے

ٹی وی، سیٹلائٹ سے پہلے پتہ نہیں چلتا تھا زمین پر کیا ہو رہا ہے

ابھی تو سب کچھ ننگا ہوتا جا رہا ہے

خوش پوش لباس میں ملبوس ننگا نظام

☆☆☆

آئین اور قانون کی خلاف ورزی......نفرت کا شکار

انسانیت کے اصولوں اور ملکی آئین قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کبھی خود اس عمل

کے بُرے اثرات کا نشانہ بن جاتے ہیں۔معاشرتی نفرت کا شکار ہوجاتے ہیں۔جس سے عزت و احترام چلا جاتا ہے۔جس کی واپسی ناممکن ہوتی ہے۔ڈھیٹ ہوجانا انسانی کردار کی پست ترین حالت ہے۔انسان کی عزت،انسان کے مثبت کردار میں ہوتی ہے۔

ڈھیٹ انسان جذبہ،محنت،انسانیت سے محروم ہوجاتا ہے۔

☆☆☆

اجتماعی دانش کا سفراور سرمایہ کاری

جمہوریت عوام کی اجتماعی دانش کا سفر ہے جوان کی بہتری بھلائی اور کیلئے کام کرتا ہے۔اس عمل میں رکاوٹ بننے والے تو غیر جمہوری لوگوں کا نام معاشرے کے ناپسندیدہ شخصیات کی لسٹ (فہرست) میں ہمیشہ کیلئے درج ہوجاتا ہے۔عوام کی اجتماعی دانش کی رائے کورد کرنا معاشرتی گناہ ہے۔جن کا نقصان نسلکوں بھگاڑ دیتا ہے۔غیر جمہوری طریقوں سے دخل اندازی کا رواج ہوجائے۔

وہاں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار اپنے سرمایہ کے تحفظ کیلئے غیر جمہوری طاقتوں سے ضمانت کیلئے ملاقاتیں کرتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی دینے والا اور زندگی لینے والا......رب

زندگی دینے اور زندگی واپس لینے کا اختیار رب کا ہے۔

دہشت گردی سے اپنی جان دینے والا ایسا اختیار اپنے ہاتھ میں لے کر زندگی ختم کرنے والا رب کی سخت نافرمانی کرتا ہے۔رب کی تخلیق کی بےحرمتی کرتا ہے۔

ایسا ارادہ رکھنے والے رب کی نافرمانی کر کے آخرت کے حساب سے ڈریں۔

انسانی زندگی رب کا بہترین تحفہ ہے۔

اس کا خیال رکھنا انسان کیلئے فرض ہے۔

سمجھ اپنی اپنی۔

☆☆☆

آدھی ریاست......آدھی سیاست

جس ریاست میں سیاسی لیڈر جیل میں ہو اُس میں سیاست آدھی رہ جاتی ہے۔ لیڈر کی زندگی غیر قانونی طور پر ختم کرنے سے سیاست پر کالی سیاہی پھر جاتی ہے۔

جس ریاست میں غیر قانونی طور پر شہری غائب ہو جائے اور کوئی اتہ پتہ نہ ہو وہ سیاست آدھی ہوتی ہے۔

جس ریاست میں ڈاکوؤں کے پاس ناجائز اسلحہ ہو وہ ریاست بھی آدھی رہ جاتی ہے۔

اس طرح زندگی کے ہر شعبے میں لاقانونیت اور ناجائز طریقے ہوں تو وہاں پر زندگی کی سہولیات بھی ناپید ہو جاتی ہیں۔ تعلیمی اداروں میں تو اچھائی کی تعلیم ہو اور معاشرے میں کرپشن ہو تو تعلیم بھی آدھی رہ جاتی ہے۔ عبادت میں تو معافیاں ہوں اور عمل میں ہیرا پھیریاں ہوں تو عبادت کی روح بھی ختم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

ایک ناقابل یقین بات

حیرت ہے انسانوں کی عقل و دانش سے ساری دنیا کے طاقتور ترین ادارے کیوں خوفزدہ

رہتے ہیں۔شاید طاقت کے چھن جانے کا خطرہ، اختیارات میں کمی کا خوف، عوام کی خود مختار اجتماعی دانش پر ماتحت اداروں کا ہر وقت کنٹرول اور دباؤ کا رہنا، تنخواہ ٹیکس گزاروں اُنہی پر رعب اور دبدبہ نام نہاد عقل کے مجسمے۔

انسانی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ

☆☆☆

زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کی ایک شرط ضرور لاگو ہوتی ہے

قانون اور ضوابط کا پابند ہونا اسے Well Discipline بھی کہتے ہیں۔ایک شخص ترقی کی آخری سیڑھی پر چڑھ کر آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرے وہ سب سے بڑا بیوقوف شخص ہی ہوسکتا ہے۔کیسے کیسے خوبصورت بیوقوف شخص دنیا میں گذرے ہیں۔روز ازل اول سے یہ سلسلہ جاری ہے اور نہ جانے کب تک جاری رہے گا۔

☆☆☆

ملکی نظام کا درست رہنا اور نظام کا بگڑ جانا

-1 کسی بھی جرم پر فوری سزا اور فوری عملدرآمد ہو جائے تو ملکی نظام درست اور صحیح سمت میں چلتا رہتا ہے۔

-2 کسی بھی جرم اور اُس پر عملدرآمد نہ ہونے یا دیر سے ہونے سے ملکی نظام بگڑ جاتا ہے۔ ایک دفعہ نظام بگڑ جائے تو پھر بکھرتا رہتا ہے۔

سمجھ اپنی اپنی۔

☆☆☆

اسمبلیوں کی توہین، گستاخی

آئین کے تحت اور اپنے حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جن کے باپ دادا نے ان اسمبلیوں کو توڑا اُن کی اولادیں، بیٹے، پوتے اُنہی اسمبلیوں میں بیٹھے بڑے فخر سے نظر آتے ہیں۔ اس طرح اپنے ہی والدین کی توہین، نافرمانی اور گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

محبِّ وطن کی ایک شرط......آئین وقانون کا پابند ہونا

کیا سب کیلئے یہ شرط ایسی ہی ہوتی ہے یا کچھ لوگ اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں۔

ملکی ریاست کا نظام ایسا ہو کہ کسی کو جرأت نہ ہو وہ کسی بھی قسم کے جرم کا ارتکاب کر سکے۔

ریاست شہریوں سے ہوتی ہے۔شہریوں کے ٹیکسوں سے چلتی ہے۔شہریوں کی حفاظت، بہتری بھلائی کیلئے ہوتی ہے۔

نظام چلانے والے تنخواہ دار ہوتے ہیں۔

ملکی نظام سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ریاست کیسے چل رہی ہے۔ کتنا سچ ہے اور کتنا جھوٹ ہے؟ اس کا فیصلہ شہری خود کر لیتے ہیں۔

نفرت بھرے خیالات کا مالک لیڈر نہیں ہوسکتا

جس کے دماغ میں کسی بھی وجہ سے نفرت کے خیال ہوں گے۔تقریر میں نفرت کا اظہار ہوگا۔ایسا شخص کبھی بھی لیڈر نہیں کہلا سکتا۔ چاہے اس کا تعلق سیاسی یا غیر سیاسی، مذہبی یا غیر مذہبی جماعت، تنظیم یا گروپ سے ہو۔ایسا شخص گلی محلے، بستی، گاؤں کا لیڈر نہیں ہوسکتا۔ایسا ہی اصول خاندان اور ملک کے سربراہ پر بھی لاگو ہوگا۔

نفرت کرنے والے ووٹر بھی نفرت کی بنا پر ووٹ کی اہمیت کو ضائع کر دینے کے عمل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ''نفرت'' ایسی برائی ہے جو دنیا میں امن سلامتی، تحفظ، روٹی، کپڑا، مکان، انصاف، روزگار میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اقوام متحدہ کو 193 ملکوں کی موجودگی میں محبت کا گھر (Love House of Humanity) ہونا چاہیے۔

دنیا میں نفرت سے بھرے نام نہاد لیڈر اپنے رویوں، برتاؤ اور سلوک کی اصلاح کریں گے تو دنیا میں ہر انسان کو اپنی دنیا محسوس ہوگی۔ مار دھاڑ، ہلاکت خیزی، بھوک ننگ، بیروزگاری، ناانصافی کا سایہ نفرت کی وجہ سے برقرار ہے۔

اگر محبت کی دنیا ہو تو کوئی بھوکا کیوں ہو۔ محرومیت کا شکار کیوں ہو، بیماری کی صورت میں علاج کیوں نہ ہو، کوئی نوجوان بیروزگار کیوں ہو۔

انسانیت غور کرے اور سب کا خیال کرے
بلاتمیز، ملک وملت، مذہب، عقیدہ، ذات پات، قوم، قبیلہ

☆☆☆

محرومیت......ناانصافی

1945ء تک دنیا میں ملکوں کی تعداد............تھی۔ اس کے بعد 2024ء میں 193 ملک ہوگئی۔ ملکوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ نفرت، محرومیت، ناانصافی یا اسلحہ بنانے والے ملکوں کی سازش کہ نئے ملک بنیں اور اسلحہ کی فروخت ہو تو اُن کو آمدن ہو اور وہ امیر ہو جائیں۔ ان کا سالانہ بجٹ بنے۔ ان کے شہری زندگی کی تمام سہولتوں کے مزے لیں۔ اس کے لیے ترقی پذیر ملکوں کے لیے معاشی جال بناتے ہیں۔

☆☆☆

غریب انسان کو انسان کا درجہ مل جانا ہی اُس کا پروٹوکول ہے

جب انسانوں کو حقیقت سمجھ آجائے گی کہ سب جگہ انسان ایک ہی ہے تب سب اکٹھے ہو جائیں گے۔اُس وقت تک لالچ کی جنگ جاری رہے گی۔

☆☆☆

قانون......طاقت کا محکوم ہوتا ہے

طاقت جب غرور میں تبدیل ہوتی ہے تو ہر قسم کا نظام بگڑ جاتا ہے۔سچائی،معاشی،معاشرتی، دیانتداری، انصاف، دنیا میں انسانیت کا ماحول،غربت۔انسان کے دماغ میں جب غرور کے جراثیم نمودار ہوتے ہیں۔انسان کے کردار میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

اسمبلیوں کے ایک دن کے اجلاس کا خرچہ

ملک کے ٹیکسوں سے ادا ہوتا ہے

خرچہ کس سے لیا جائے

☆☆☆

انسان......انسان کا دشمن

دنیا میں 193 ملکوں کی سرحدیں

دنیا میں تین سے پانچ ٹریلین ڈالر جنگی تیاریوں پر خرچہ

نیوکلیئر بم،میزائل،گولہ بارود،بندوق،پستول

لاکھوں کی تعداد میں ہیں......جنگی انسان

پنجابی زبان کی ایک کہاوت ''کتا کتے داویری'' (دشمن)

انسان اپنی حالت تو ملاحظہ فرمائے

بنتا ہے اشرف المخلوقات

دوسری مخلوقات جانوروں کو کنٹرول کرنے والا

انسان خود کسی کے کنٹرول میں نہیں

انسان......انسان کا ویری دشمن

8 ارب انسان......زیادہ غریب اور بھوکے

☆☆☆

میڈیکل سائنس کے مطابق

میڈیکل سائنس کے مطابق دنیا میں ہر جگہ انسان ایک ہی ہے۔ ڈاکٹر حضرات کی عالمی کانفرنسز، انسان کے دماغ اور جسم پر ریسرچ اور مقالے پڑھے جاتے ہیں۔لیکن سیاسی سماجی معاشی طور پر انسان ایک دوسرے کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھنے سے انکار کرتا ہے۔

کوئی ظاہری شکل کے خدوخال کی وجہ، کوئی علاقائی، کوئی بولنے والی زبان اور کوئی ملکی شہریت، آغاز انسانیت میں یہ سب چیزیں ایک ہی تھیں۔اب ایک دوسرے سے رابطہ بڑھ جانے سے انسان محسوس کرنے لگا ہے کہ فلسطین، یوکرین، یوگنڈا، انڈونیشیا، چین، روس، امریکہ کے بچے ایک ہی ہیں۔

عنقریب جب سب کی سمجھ میں آجائے گا سارے انسان ایک ہی ہیں تب سارے اکٹھے ہوجائیں گے۔اس وقت تک ہلاکت خیزی، محرومیت، ناسمجھی کا پاگل پن جاری رہے گا۔

ہلاکت خیزی، تباہی، بربادی، پاگل پن کی علامت ہے۔

☆☆☆

خودکش بمباری کے ٹھیکیداروں کیلئے

نامعلوم خودکش بمبار تیار کرنے والے ٹھیکیدار اور کسی سے معاوضہ لے کر خودکش بمبار تیار کرتے ہیں۔شاید وہ لاعلم ہوتے ہیں کہ ٹھیکیداروں،خودکش بمباروں کی تخلیق کرنے والی رب کی ذات ہے۔

خودکش بمباری کا نشانہ بننے والے بے گناہ بھی رب کی تخلیق ہوتے ہیں۔زندگی دینے والے اور لینے کا اختیار صرف رب کے پاس ہے۔

ٹھیکیدار اور خودکش بمباری رب کی نافرمانی ہے۔اگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تو کسی دن رب تمہیں سمجھا دے گا۔

سمجھ اپنی اپنی

☆☆☆

کیا دانش میں پروٹوکول نمبر ہوتے ہیں

کیا دانش (Wisdom) میں بھی پروٹوکول نمبر ہوتے ہیں۔

لائن میں سب سے پہلے کون کھڑا ہوگا۔

محفل میں اگلی لائن میں کون کون بیٹھے گا

لائن کے درمیان میں کون بیٹھے گا۔

پروٹوکول کا بھی Wisdom ہوتا ہے

غریب انسان کا بھی کوئی پروٹوکول ہوتا ہے۔۔

مسجد میں نماز کے موقع پر بھی سائیڈ پر یا پیچھے کھڑا ہوتا ہے۔

Wisdom تو آزاد ہونا چاہیے غریب بھی انسان ہوتا ہے

☆☆☆

دنیا میں

دنیا میں سیاست شہریوں/انسانوں کی دانش کا ارتقائی سفر ہے۔ جس سے انسانوں کی زندگی کے ہر پہلو پر بہتری بھلائی ہوتی ہے۔ انسانوں کی خوراک بننے، صحت کا علاج، انصاف کی بروقت فراہمی، تعلیمی سہولتیں، روزگار کے مواقع وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس سفر کو دباؤ اور کنٹرول میں رکھنا۔ اپنی آئندہ نسلوں کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ اعلیٰ ترین سطح پر ''ویٹو'' کی مثال

☆☆☆

دنیا پر حکومت صرف طاقت کی

دنیا پر حکومت صرف ''طاقت'' نامی خاندان کی ہے۔ ہر ملک میں طاقت خاندان کی اولادیں حکومت کرتی ہیں۔ حقوق بھی طاقت ہے۔ سہولتیں بھی طاقت کی۔ طاقت جب بدماغ ہوتی ہے تو انسانوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیتی ہے۔ چھوٹے معصوم بچے، بچیاں بھی محفوظ نہیں رہتے۔ طاقت ہر انسان میں ہے لیکن مالی طور پر غریب اور ہتھیاری طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے متحد نہیں ہوتے۔

☆☆☆

دباؤ کے تحت ناانصافی کے فیصلے

دباؤ کے تحت ناانصافی کے فیصلے کروانے والا خود ایسے فیصلوں کے کیچڑ کے چھینٹوں سے پڑنے والے انمٹ داغوں سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ لباس پر انمٹ کالی سیاہی کے داغ نہیں مٹتے۔ عزت بنانے میں وقت لگا تا ہے۔ عزت جانے میں ایک لمحہ لگتا ہے۔

سمجھ اپنی اپنی

طاقت کا دباؤ

طاقت کا دباؤ ڈالنے والے خود کسی انجانے ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں۔ جسے نفسیاتی مرض کا نام دیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں امن وامان کا نہ ہونا، معصوم انسانوں کی جانیں ضائع ہونا اور دوسرے ہر قسم کے دکھ، مصیبتیں، مشکلات اسی نفسیاتی دباؤ کے مرض کی وجہ سے ہے۔ اس دنیا میں ہر پیدا ہوتا بچہ صحت مند ہوتا ہے۔ لیکن طاقت کے ذہنی دباؤ کا نفسیاتی مرض کا علاج صرف ہر انسان کو برابر کا انسان سمجھنے سے ہوتا ہے۔

☆☆☆

آئین کے تحت

آئین کے تحت اور اپنے حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جن کے باپ دادا نے کن اسمبلیوں کو توڑا ان کی اولادیں بیٹے پوتے اسمبلیوں میں بڑے فخر سے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ اپنے ہی والدین کے عمل کی توہین، نافرمانی اور گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کسی کا نہیں تو اپنا تو بن پیارے

☆☆☆

محبِّ وطن کی ایک شرط

محبّ وطن کی ایک شرط آئین اور قانون کا پابند ہو۔ کیا سب کیلئے ایسا ہی ہوتا ہے۔ کچھ لوگ بالاتر ہوتے ہیں یا سمجھتے ہیں۔

☆☆☆

انسانیت کے اصولوں

انسانیت کے اصولوں اور ملکی آئین قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کبھی خود اس عمل کے برے اثرات کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ معاشرتی نفرت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جسے سے عزت احترام کے درجے گر جاتے ہیں۔ جس کی واپسی ناممکن ہوتی ہے، ڈھیٹ ہو جانا انسانی کردار کی پست ترین حالت ہے۔ انسان کی عزت، انسان کے مثبت کردار میں ہوتی ہے۔ ڈھیٹ انسان انسانی احساسات سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جمہوریت عوام کی اجتماعی

جمہوریت عوام کی اجتماعی دانش کا سفر ہے جو ان کی ہر طرح سے بھلائی، بہتری اور مستقبل کے اس عمل میں رکاوٹ بننے والے تو غیر جمہوری لوگوں کی زندگی نام معاشرے کے ناپسندیدہ شخصیات کی لسٹ (فہرست) میں ہمیشہ کیلئے درج ہو جاتا ہے۔ عوام کی اجتماعی رائے کو رد کرنا، معاشرتی گناہ ہے، جس کا نقصان نسلوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار اپنے سرمایہ کے تحفظ کیلئے غیر جمہوری طاقتوں سے ضمانت کیلئے ملاقاتیں کرتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی دینے اور زندگی لینے کا اختیار رب کا ہے

دہشت گردی سے اپنی جان دینے والا ایسا اختیار اپنے ہاتھ میں لے کر زندگی ختم کرنے والا رب کی سخت نافرمانی کرتا ہے۔ رب کی تخلیق کی بے حرمتی کرتا ہے۔

ایسا ارادہ رکھنے والے رب کی نافرمانی کر کے آخرت کے حساب سے ڈریں۔ انسانی زندگی

رب کا بہترین تحفہ ہے۔

اس کا خیال رکھنا انسان کیلیئے فرض ہے۔

سمجھ اپنی اپنی

☆☆☆

شروع میں صرف انسان ہی انسان تھا

شروع میں جب انسان تھا، ہر طرف انسان ہی تھا

اب ہر طرف انسان تو ہے لیکن ہلاکتیں ظاہر کرتی ہیں کہ

اب شیطان زیادہ ہیں اور انسان کم۔

بم، میزائل، گولے، چھوٹے بچوں کے مردہ جسم، بلڈنگ، ہسپتال تباہ

نام انسان......کام شیطان

☆☆☆

کیا دنیا کی کئی ریاستیں نفرت پھیلا رہی ہیں......سوالیہ نشان

دنیا کے کئی مما لک / ریاستیں انسانوں کے ایک دوسرے کے خلاف نفرت جیسی لعنت کو پھیلانے میں ملوث ہیں۔ کیا عوام ٹیکس شدہ خزانہ کی رقم سے ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

کوئی مذمت، کوئی علاج

بغیر سرپرستی کے کوئی نفرت نہیں پھیل سکتی

نفرت کو روکنے کی ذمہ داری کس کی؟

☆☆☆

ملکی نظام کا درست رہنا، نظام کا بگڑ جانا

کسی بھی جرم پر فوری سزا اور اس پر فوری عملدرآمد ہونا چاہیے۔ اس سے کوئی بھی ملکی نظام درست اور صحیح سمت پر چلتا رہتا ہے۔ کسی بھی جرم پر سزا اور اس پر عملدرآمد نہ ہونا ہونے یا دیر سے ہونے سے ملکی نظام بگڑ جاتا ہے۔

ایک دفعہ نظام بگڑ جائے تو پھر بکھرتا رہتا ہے۔

سمجھ اپنی اپنی

سیاست کو کھیل سمجھنے والے......ایک کھیل بنانے والے

سیاست کو کھیل سمجھنے والے ...... ایک کھیل بنانے والے قوم کے مجرم ہوتے ہیں۔ سیاست تو قوم کی بے لوث خدمت کرنے کا جذبہ ہے، عمل ہے، مفاد پرست موقع پرست، کنٹرول کرنے کا دباؤ میں رہنے والے ایسے سب لوگ بے لوث خدمت کرنے کی مخالفت کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

☆☆☆

جی لو کچھ دیر اور

پرانی بیوقوفیاں اپنا رنگ لائیں گی

عوام کے بنائے ہوئے آئین کی خلاف ورزیاں منسوخ کر کے، معطلیاں کر کے سارا ملبہ گرنے والا ہے

عوام تو عوام ہی رہیں گے۔

تمہاری شرمستیاں اپنی اپنی جگہ سب لوٹ جائیں گی

دھونس گیا اور کرپشن گیا......جس کی جگہ ہے وہیں
جلد ہی دیر نہیں۔

☆☆☆

کنیاں گولیاں تے کنے وٹے

کنیاں گولیاں تے کنے وَٹے......کوئی حساب نہیں جڑ دا
کنی عوام تے کنے انتظام......کوئی حساب نہیں جڑ دا
کنے قرضے تے کنی مہنگائی......کوئی حساب نہیں جڑ دا
کنیاں عدالتاں کنے مقدمے......کنے جج تے کنا انصاف
کوئی حساب نہیں جڑ دا
کِڈی وڈی زمین تے......کنی خوراک تے کنے بُھکے......کوئی حساب نہیں جڑ دا
کنے محل تے کنیاں جھونپڑیاں......کوئی حساب نہیں جڑ دا
سچ ویکھنا تے غریباں دیاں آبادیاں وچ جاوَ
سچ سامنے نٹھدا پِھردا ویکھو گے
اے حکمرانوں تے ملکی نظام دے ذمہ دارو
ڈروا اُس ویلےتوں جدوں سچ تہاڈے ول ٹُر پیا...... تے اگے لگ کے نٹھو گے
نہ کوئی لُکن دی جگہ......نہ کوئی نٹھن دی جگہ
زمین تے ادھی قیامت ہووے گی تے تہاڈیاں چیکاں ہوون گیاں
عوام نوں بنیادی سہولتاں دا بندوبست کرو
گھر گھر جا کے پچھو......صرف دفتر وچ نہ بیٹھو

کھلی کچہریاں نال کم نئیں بن دا

انساناں دی تاریخ شہادتاں نال بھری ہوئی اے۔

☆☆☆

اگر طاقت میں عقل ہوتی تو

طاقت میں عقل ہوتی تو پیغمبروں کو مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب نہ چڑھنا پڑتا

سقراط کو زہر کا پیالہ نہ پینا پڑتا

بے شمار انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکنا نہ پڑتا

اور عام انسانوں کو در بدر کی ٹھوکریں نہ کھانا پڑتیں

اگر طاقت میں عقل ہوتی تو ہر طرف امن ہوتا، سلامتی خوشحالی ہوتی

2024ء میں بھی ایسے ہی حالات ہیں۔

غربت کی وجہ

امیروں کی غلطیوں کی وجہ سے ہوتی ہے

مالی معاشی نظام کو تبدیل نہیں کرتے لالچ کی وجہ سے دولت اکٹھی کرتے رہتے ہیں۔اس کو اپنی قسمت کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ امیر لوگوں کی وجہ سے غریب اپنے انسان ہونے کے جائز حقوق سے محروم رہتے ہیں اور رکھے جاتے ہیں۔

امیر اور غریب کے بچے کی پیدائش قدرت کے بنائے ہوئے نظام کے تحت ہوتی ہے۔ بچے سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔زمین سانجھی ہے۔ پھر غربت امارت کا فرق کیوں؟

قسمت کیسی ......اس فرق کو ختم کرو......معاشی نظام میں تبدیلی لاؤ

ایک روٹی کوتر سے دوسرا فیڈر کو منہ لگائے

یہ رب کا نظام نہیں ہوسکتا

یہ امیروں اور نظام چلانے والوں کی برائی اور بدنیتی کی سوچ ہے۔

زکوۃ ان تمام معاشی غلطیوں اور برائیوں کا حل ہے

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

خاص ہم اور عوام ہم

خاص ہم کسی کے کہنے پر یا ہم خود آئے

پھر خاص ہم نے کسی بڑے میدان میں کسی کو سلام کیا

کچھ عرصہ کے بعد......پھر ہم کسی کو لائے

پھر ہم نے اُس کو نکال دیا......اور رسی پر لٹکا دیا

ہم خود آئے......ہم ایک حادثے کا شکار ہوئے

ایک کو تین بار نکالا......تین بار دوبارہ لائے

یہ ہم کیا ہے......عقل و دانش ہے یا بیوقوفی کا مجموعہ ہے

ہم یہ لائے......ہم وہ لائے......اب ہم خود پریشان

کچھ عرصہ کے بعد خاص ہم بھول جائیں گے......وہ ہم تھے

اب ہم کا نام بدل جائے گا......ہم کا اصل نام عوام ہے

عوام ہی کسی کو لائیں گے......عوام ہی تبدیل کریں گے

عوام زندہ باد ہوگا......جو ہمیشہ زندہ رہے گا تا قیامت

☆☆☆

سب دی دعا

آؤ سارے......رب دے سامنے......رَل کے رونا روئیں

اپنا اپنا رونا......تے ساریاں دا رَل کے رونا پائیے

کسی دی بیماری دا......کسی دی مالی حالت دا

کسی دی پریشانی دا......کسے نوجوان دی بیروزگاری دا

کسی دھی دیانی دی شادی لئی......کسی بے اولاد لئی اولاد دا

کسی نافرمان دی فرمانبرداری لئی

کسی گستاخ اولاد لئی والدین دی خدمت کرن والی اولاد لئی

سب دے امن سلامتی لئی......سب دی خوشحالی لئی

لڑائی جھگڑے توں بچن لئی......اپنی کمائی فضول مقدمیاں تے روڑن لئی بچن لئی

آپس وچ صلح صفائی نال رہن لئی

اِک دوجے دا خیال رکھن لئی

رب......سب نوں صحت سلامتی نال رکھے......آمین

☆☆☆

انسان سب آدم کی اولاد ہیں

کیا کوئی کہہ سکتا ہے بتا سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا مذہب، رنگ، قبیلہ اور قوم کیا تھی ۔ کیا پرانے انڈیا میں جو ذات پات قوم قبیلہ کا نظام رائج تھا دنیا کے دوسرے علاقوں مثلاً برازیل، افریقہ، ازبکستان، روس، چین، انڈونیشیا میں بھی وہی تھا۔ کیا ان کے درمیان جو نفرت آج ہے وہ پہلے بھی تھی۔ کیا یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے آباد تھے۔ یا یہ کسی اور حضرت آدم کی اولاد ہیں جو ان کی ذات قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ کیا سب انسان ایک ہی نہیں؟ سب برابر نہیں؟ نفرت کیوں؟

پنجابی کا ایک قول مشہور ہے ’’عقل نوں ہتھ مارو‘‘

انسانوں کے ساتھ محبت کرو اور انسانوں کا خیال رکھو

انسان سب ایک دوسرے کے بہن بھائیوں کی طرح ہیں

☆☆☆

بھول جائیں ایسے نادان لوگ

بھول جائیں ایسے نادان لگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے کسی منفی عمل سے اُن کو یا اُن کی نسلوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ماضی اور گزرتے حالات سب مناظر دکھا رہے ہیں۔ اُن کی غلطی اُن کی شخصیت کی پہچان بن جاتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں تمام انسان غربت میں پیدا ہوتے ہیں

دنیا میں تمام انسان غربت کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔

کسی کے جسم پر کپڑا نہیں ہوتا۔

دنیا سے رخصت بھی غربت کی حالت میں ہی ہوتے ہیں۔

پہلا انسان بھی ایسا ہی تھا اور آخری بھی ایسا ہی ہوگا۔

دنیا کی آبادی 8 ارب ہے۔ سب کے سب غریب ہیں۔ سمجھ سے باہر ہے۔

ایک دوسرے کو مارنے کے چکر میں رہتے ہیں۔

ایک ملک کا غریب نمائندہ دوسرے ملک میں آتا ہے۔

تو اُس ملک کے غریب لائن میں کھڑے ہو کر اُس کا استقبال کرتے ہیں۔

ایک دورسے کی غربت کا حال چال پوچھتے ہیں۔

کچھ خیرات مانگتے ہیں کچھ دیتے ہیں۔ حقیقت میں دونوں غریب ہیں۔

بن مانگے کیوں نہیں دیتے کہ غریب بھائی کسی مشکل میں ہے

شاید کبھی یہ بات سمجھ میں آجائے۔

سب غرب ایک جیسے رہیں...... صحت سلامتی کیساتھ

امن سکون کے ساتھ...... بھائی چارے کے ساتھ

عزت احترام کے ساتھ......سب غریب بہن بھائی

کبھی کسی غرب بہن بھائی کی بن مانگے مدد کر کے تو دیکھو

اگر حقیقی خوشی دیکھنا چاہتے ہو۔

☆☆☆

فرشتہ نما انسان

کبھی کسی مشکل، مصیبت میں پھنسے انسان کی بن مانگے مدد کر کے دیکھو۔
وہ تمہیں رب کا بھیجا ہوا فرشتہ سمجھے گا۔ فرشتہ نما انسان بنو۔ حقیقی خوشی کو اپناؤ
ایسا کچھ کر کے تو دیکھو
تمہارے ارد گرد بہت ضرورت مند ہیں

☆☆☆

''ہم'' انسانوں کا مجموعہ ہوتا ہے

''ہم'' انسانوں کا مجموعہ ہوتا ہے
''ہم'' ایک مجموعہ کردار کا نام بھی ہے
یہ کردار انسانوں کی، عوام کی خدمت کیلئے ہوتا ہے
کچھ ''ہم'' عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ بھی لیتے ہیں
لیکن
بعض ''ہم'' صاحب بھی بن جاتے ہیں۔
اپنے کردار سے الٹ کام کرتے ہیں۔
خدمت کرنے کی بجائے رعب و دبدبہ دکھاتے ہیں۔

☆☆☆

بہت بڑا لیڈر

وہ بہت بڑا لیڈر رہو گا۔کمانڈر رہو گا۔

جو پاکستان کو ناجائز اسلحہ سے پاک کرے گا

قوم پر نئی نسل پر ایک احسان ہو گا

رب سے دعا ہے کوئی ایسا ہو

جو بہت بڑا لیڈر رہو

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں حکومتوں میں بعض ذمہ داروں کا ذمہ داری کے وزنی بوجھ سے ''دماغ'' بھاری رہنے لگتا ہے۔اس طرح ان کے عمل بے ترتیب ہو جاتے ہیں اور اپنے فرائض سے بھٹک جاتے ہیں اور ملکی انتظام میں افراتفری پیدا ہونے کی وجہ بنتے ہیں۔

عالمی دنیا کا نظام ملکی سطح کا انتظام بکھرا نظر آتا ہے۔

ٹوٹ پھوٹ کا شکار نظر آتا ہے۔

☆☆☆

طاقت اور شرافت میں کیا فرق ہے

طاقت مثبت طریقے سے استعمال کی جائے تو نیکی ہے۔ورنہ بدمعاشی ہے۔

شرافت نیکی ہے۔نیک کام ہے۔بہتری بھلائی کا عمل ہے۔

☆☆☆

مسلمانوں کی تنزلی کی ایک وجہ......ایک خیال

مسلمانوں کا زوال اس وقت شروع ہوگیا تھا جب رب کے گھر نماز کے وقت VIP کا رواج شروع ہوا۔مسلمانوں کی حکومت کا سربراہ کو نماز کے وقت دیر سے آنے یا سب سے آخر میں آنے کے باوجود پہلی صف میں جگہ ملنی شروع ہوگئی۔

رب کے گھر میں امیر غریب کی تمیز شروع ہوگئی۔سربراہ،افسر اور رعایا کا نظام جاری ہوگیا۔ دین کا پیغام مسجد رب کا گھر ہے جو پہلے آئے وہ اگلی صف میں کھڑا ہو۔حج کے موقع پر بھی یہی منظر دیکھنے میں آتا ہے۔

جب تک دین کی تعلیم کے مطابق سب انسان برابر ہیں کے اصول کو نہیں اپنایا جائے گا۔ مسلمان دنیا کی اقوام سے پیچھے رہیں گے۔محتاج و مجبور رہیں گے۔اس بات کو پورے عالم اسلام کے حالات ظاہر کرتے ہیں۔ ہر مسلمان ممالک کسی نہ کسی دنیا طاقت کے زیر اثر ہیں۔کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے۔

رب کے گھر میں برابری شروع کیجئے۔جلد ہی ذہنی انقلاب کی ابتدا شروع ہوجائے گی اور حالات بدلتے دیکھئے۔انسانیت کا پیغام پھیلتے دیکھئے۔

☆☆☆

دنیا میں ایک ایسا وقت بھی آئے گا......ایک سوچ

جب مذہب،عقیدہ،ملک وملت سے بالاتر ہوکر انسانوں کا ایک دوسرے سے ملنا مجبوری بن جائے گا۔ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا مجبوری بن جائے گا۔کوئی سرحد نہیں ہوگی۔دنیا کے وسائل،ذخائر،ذرائع ایک دوسرے کے ساتھ share کیے جائیں گے۔بالادستی کا پاگل

پن ختم ہو جائے گا۔ نفرت نام کی انسانی حس دب جائے گی۔ جرائم کی سرپرستی پرانا خواب بن جائے گا۔ صرف سچ بولنا ہوگا۔ دیانتداری کرنا ہوگی۔ خواتین کو ہر جگہ عزت کا مقام دیا جائے گا۔ خوراک خالص ہوگی۔ ظلم وستم، چوری ڈاکے، مالی، سماجی، معاشی استحصال پر سنگین سزا کو یقینی بنایا جائے گا۔ فوری فیصلہ ہوگا۔ عقل و دانش والی ایسی نسل آئے گی جو ماضی کے لڑائی جھگڑوں اور برائیوں کو انسانوں کا پاگل پن کہا کرے گی۔

امن سلامتی زندگی کا بنیادی جزو ہوگا۔ انسان کی سلامتی ہی ایمان اور مذہب ہوگا۔ کوئی فرقہ بندی نہیں رہے گی۔ کمپیوٹر ایج سے آگے انسانوں کا ڈائریکٹ دماغی رابطے کا نظام ہوگا۔ جس سے رابطہ کرنا ہوگا اُس کی سوچ آنے سے ہی ذہنی طور پر رابطہ ہو جایا کرے گا۔ اس سلسلے میں تاریخ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سباء کا ذکر آیا ہے۔

فضائی سفر فلائنگ کاروں کے ذریعے ہوگا۔ زمینی سفر Tunnel Travel کے ذریعے ہوا کرے گا جو محفوظ ہوگا۔ کوئی بچی بچہ اغوا نہیں ہوگا۔ عصمت دری، آبروریزی کے واقعات نہیں ہوں گے۔ انسانی نظام زندگی مکینکل انداز میں ہوگا۔ سب انسانوں کو خوراک ملے گی۔ ہوسکتا ہے کیپسول نما خوراک ہو۔ گندگی غلاظت کے ڈھیر نہیں ہوں گے۔ انسانوں کو ناموں کی بجائے نمبر الاٹ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

ایک سمجھ......ایک خیال

☆☆☆

جمہوریت کی اصل حقیقت......ایک تاریخی واقعہ

پرانے زمانے میں ایک بڑے ملک میں جب آئین بنانے لگے تو اُس وقت کی ایلیٹ امیر طبقے نے اعتراض کیا کہ جمہوریت میں تو چھوٹے طبقے کے لوگ منتخب ہو کر آئیں گے اور ہم پر

حکومت کریں گے۔ انہیں یقین دلایا گیا کہ ایسا نہیں ہوگا درحقیقت آپ ہی اس نظام کے مالک ہوں گے۔ دو تین سو سال سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جمہوریت تو سرمایہ داروں کا ایک حربہ ہے۔ حقیقی جمہوریت دنیا میں کہیں رائج ہے تو نشاندہی کی جائے تاکہ اس کو اپنایا جائے۔

Democracy is a tool of capitalism

انسانوں اور ملکوں کی آزادی کا تصور بھی دنیا میں جمہوریت کی طرح ہے۔

☆☆☆

سرکاری عہدوں پر ترقی

تمام سرکاری عہدوں پر ترقی Good کی رپورٹس پر ہوتی ہیں۔ کیا اس کے مطابق ملک اور معاشرے کے تمام شعبوں میں Good نظر آتا ہے؟؟؟

سوالیہ نشان......؟

ہر شہری ضرورت کی ہر چیز پر ٹیکس دیتا ہے۔

☆☆☆

جہاں قانون طاقت کا محکوم ہو

جہاں قانون طاقت کا محکوم ہو، وہاں بیچاری جمہوریت کیسے آزاد اور خودمختار رہ سکتی ہے۔ دنیا میں عوام تو مجبوریت کی تصویر ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ملک ترکی کی عوام کی طرح نظر آتے ہیں۔

جمہوریت کا نعرہ لگانے والے بھی اس کو مفادات کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ کبھی کبھی مفادات سے بلند لیڈر آتا ہے لیکن جان سے مارا جاتا ہے یا مروا دیا جاتا ہے۔ خطہ ارض ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔

عوام مجبوریت کی تصویر......انسان مجبوری کا بت
پیدائش اس کی مجبوری۔

☆☆☆

دنیا میں جنگ کے نقصانات اور دانش

دنیا میں جنگ کے نقصانات کے حوالہ سے عقل و دانش میں اضافہ ہو رہا ہے۔
صرف انڈو پاک کے لیڈروں میں نفرت کی فصل ہر وقت تیار رہتی ہے۔
ملکی بجٹ کا زیادہ حصہ جنگی ہتھیاروں پر خرچ کرتے ہیں۔
دعا ہے کہ اس علاقے میں بھی امن سلامتی کی تعلیم اور سمجھ کی فضا قائم ہو جائے۔
اس کیلئے نفرت سے پاک، صاف ذہن کا ہونا لازم ہے۔
بجٹ عوام کے ٹیکسوں سے بنتا ہے۔
ان کی بھوک، ننگ، بیروزگاری دور کرنے پر خرچ کی جائے۔
نفرت کی سوچ کو انسانی محبت میں تبدیل کیا جائے۔

☆☆☆

ملکوں کی پالیسی Establishment بناتی ہے

ملکوں کی پالیسی ان کی Establishment بناتی ہیں۔ لیڈروں سربراہوں کی دوستی، کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ وہ ایک دوسرے کو ملنے کی دعوت دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی حد کراس کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو خبردار کیا جاتا ہے اور اقتدار سے چھٹی کرادی جاتی ہے۔

☆☆☆

ایک بڑی طاقت کے صدارتی الیکشن

ایک بڑی طاقت کے ملک کے صدارتی الیکشن کی خبریں ساری دنیا کے میڈیا چینلز دن رات چلاتے رہے ہیں۔ شاید ایسے سب کسی خیرات کے طلبگار ہیں۔ الیکشن ساری دنیا میں ہوتے ہیں لیکن اتنی گونج نہیں ہوتی۔ کچھ نہ کچھ تو پس منظر ہوگا۔

کوئی محبت......امداد......خوف یا زمینی خدا

☆☆☆

مذہب کو ماننے والے......غیر مذہبی کیسے

انسان، مختلف مذاہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے مذہب کے مطابق قدرت کی ذات کا نام لے کر پکارتا ہے۔ کوئی رب تو کوئی Jehanvah اور کوئی لارڈ، بھگوان۔

غیر مذہب کی عبادت کا گہرا تعلق رب کی ذات اور انسان کی سلامتی کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان جو رب کی بہترین تخلیق ہے کہ مذہب سے تعلق رکھنے والا کسی بے گناہ انسان کو جان سے مارتا ہے تو وہ اپنی ذات کے بنانے والے کی عبادت کی نفی کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے ہی رب کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر مذہبی لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس عمل میں شریک تمام لوگ، اکسانے والے، مدد کرے والے، سہولت کار، فنڈ دینے والے، پناہ دینے والے سب لوگ غیر مذہبی کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی دوستی سے اجتناب کیجئے۔

اپنی عبادت کی خاطر......رب کی خوشنودی کی خاطر

☆☆☆

پسند ناپسند اور نفرت

کسی چیز کو پسند کرنا، ناپسند کرنا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔

اس سے اگلی سطح نفرت کی آتی ہے۔نفرت کرنے کی کچھ باتیں سمجھ سے بالاتر ہیں۔

مذاہب ایک دوسرے کو کیا تکلیف دیتے ہیں؟

عقیدے ایک دوسرے کو کیا تکلیف دیتے ہیں؟

بولی جانے والی زبان ایک دوسرے کو کیا تکلیف دیتی ہے؟

ان بیان کی گئی باتوں میں ایک چیز مشترک ہے۔

بچوں کی پیدائش قدرت کی طرف سے ہوتی ہے۔پھر ایک دوسرے سے نفرت کیسی؟

یا تو رب سے پوچھا جائے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے

وہ پوچھ نہیں سکتے۔آپس میں لڑتے مرتے رہتے ہیں۔

نہ جانے اتنی عقل سمجھ آئے گی۔

سب انسان ہیں۔سب ایک جیسے ہیں۔سب برابر ہیں۔

کچھ تو سمجھ آ گئی ہے۔باقی بھی وقت کے ساتھ آ جائے گی۔

☆☆☆

انسان......ایک مختصر کہانی

میں پیدا تو ہو گیا ہوں دنیا میں...... عمر کے ساتھ بڑا بھی ہو گیا ہوں میں

سکول کالج یونیورسٹی میں بھی پڑھا ہوں میں......دنیا کے ملکوں میں بھی گیا ہوں میں

دنیا کے کئی روپ بھی دیکھے ہیں...... اپنے ملک کے علاقے بھی دیکھے ہیں

جو پڑھ سکا وہ کتابیں بھی پڑھی ہیں

عزت، محبت، امن، سلامتی، سب کو خوراک، صحت، انصاف تعلیم کا خیال، برابری کے ساتھ، سب کو ظلم، زیادتی، جبر، دہشت گردی، بالادستی کے خلاف

تحریراندازی بھی کی، انہی موضوعات پر...... پبلک مقامات پر پمفلٹس بھی تقسیم کیے

بین الاقوامی امن کانفرنسز بشمول یواین او میں بھی گیا ہوں میں

لیکن انسان کی ایک صفت کو نہیں سمجھ سکا ہوں میں

یہ انسان کا اعلیٰ مرتبہ سے گر کر درندہ کیسے بن جاتا ہے

بمباری، تباہی، بربادی، ہلاکت خیزی کے فیصلے کیسے کر لیتا ہے

انسانی طور پر تو بے گناہوں کا خون نہیں دیکھا جا سکتا

زندہ رہنے والے معصوم بچے، بچیوں کی حالت نہیں دیکھی جاتی

شاید ایسا کرنے والوں کے اپنے بچے نہیں ہوتے

ہے کوئی دنیا میں جو درندگی سے روک سکے، صدر، وزیر اعظم

ہر ملک کا دفاعی بجٹ ہونے کا مطلب ہے

کہ وہ انسانوں کو درندے کی شکل اختیار کرنے سے پہلے ہی اپنی حفاظت کا انتظام کر لیں

اپنے آپ انسان کا درجہ دینے والے......نا معلوم کب درندوں کی شکل اختیار کر لیں

کسی کو کوئی پتہ نہیں

دنیا کی سپر پاورز، ممکنہ سپر درندے

مستقبل میں نیوکلیئر جنگ......درندوں کی جنگ ہوگی

انسان تو بیچارے ہوتے ہیں۔

قیامت کے روز انسان کے عمل کی ہر چیز گواہی دے گی

قیامت کے روز ہر پتہ پتہ، ذرہ ذرہ، جسم کا ہر حصہ سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک اپنی شہادت دے گا۔ دنیا کے تمام عقوبت خانے بھی، عقوبت خانوں کے اہلکار، ظالم لوگوں کے حکم پر بے گناہوں پر ظلم وتشدد کرنے والے بھی گواہی دیں گے۔ اس عمل اور جرم میں شریک افراد اور ماتحت سب لوگ اپنے اپنے عمل کے مطابق سزا بھی بھگتیں گے۔ دنیا میں ظلم کرنے والے شاید آخرت اور رب کے ہونے پر یقین اور عقیدہ نہیں رکھتے۔

ایسے سب لوگ عملی طور پر رب کے منکر لوگ

مذہب وملت کوئی بھی ہو

☆☆☆

اپنے انسان ہونے کے منکر لوگ

ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے انسان ہونے کی تخلیق کے منکر ہوتے ہیں۔

والدین کے نافرمان ہوتے ہیں

دوسرے انسانوں کو اذیت دینے والے

بے گناہ انسانوں کو جان سے مار دینے والے

چھوٹے بچوں پر ظلم کرنے والے

انسانوں کو خوراک سے محروم رکھنے والے

اپنے انسان ہونے کے منکر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

ابنارمل نظام چلانے والے، کھسکے دماغ کے مالک

اصولوں اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نارمل لوگ نہیں سمجھا جاتا۔اس کی اصل حقیقت دماغ میں موجود دماغی خلیوں کے بے ترتیب ہونے کو کہا جاسکتا ہے۔یعنی اپنی اصل جگہ سے ہٹ جاتے ہیں یا انہیں اپنی جگہ سے کھسک جانا بھی کہہ سکتے ہیں۔اگر کوئی انسان نارمل گفتگو نہ کرے یا بہکی بہکی باتیں اور حرکتیں کرے تو عام طور پر اسے کھسکا ہوا کہتے ہیں۔عمر زیادہ ہونے پر اکثر انسان اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ان کو کھسکا ہوا کہتے ہیں۔

دنیا میں ممالک انسانی معاشرتی نظام زندگی کی کارکردگی کی بنیاد پر نمبر شماری کی جاتی ہے کہ کسی ملک کا اپنے شہریوں کی دیکھ بھال کا نظام، قانون نافذ کرنے کا نظام، بنیادی ضرورتیں فراہم کرنا، ان کا امن، صحت، سلامتی کا نظام کتنا اچھا یا بُرا ہے۔اسی پیمانے پر درجہ بندی ہوتی ہے۔

اس سے نظام چلانے والوں کی ذہنیت قابلیت اور دیانتداری انصاف پسندی اور کرپشن کرنے کا عکس بھی سامنے آجاتا ہے۔

اچھا نظام......نارمل نظام

بُرا نظام......ابنارمل نظام......نظام چلانے والے

کھسکے دماغ کے مالک لوگ

اپنے اپنے ملکی حالات دیکھتے ہوئے ہر ملک کے نوجوان اپنے ملک کی نمبر شماری خود کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

کچھ طاقتور لوگ......قانون کا مذاق اڑانے والے

کچھ طاقتور لوگ قانون کا سہارا لے کر ناجائز عمل کر کے قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔کسی بے گناہ کے خلاف جھوٹے الزام میں میں مقدمہ درج کرنا، معاشی نفسیاتی، ذہنی جسمانی طور پر ظلم کرنا۔ڈکٹیٹر لوگ کسی سہارے بہانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور عالمی سطح پر یہی رواج جاری ہے۔

لوکل قانون......انٹرنیشنل قانون

نوٹ: عام طور پر سیاسی لوگ حتیٰ کہ غریب سیاسی ورکر اس بات کا شکار ہوتے ہیں۔دنیا کے 193 ملکوں میں اپنی اپنی جگہ پر یہ المناک کھیل کھیلا جاتا ہے۔کچھ مثالیں سامنے آجاتی ہیں زیادہ تر اگلے جہاں کے سپرد ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

کوئی بھی انسان......درندے کی شکل کب اختیار کرتا ہے

جب طاقت آجائے، ذہن میں تکبر غرور آجائے

جب دولت زیادہ آجانے سے ذہنی بگاڑ پیدا ہو جائے

جب اختیارات کا غلط اور ناجائز استعمال کا خیال آجائے

اس سلسلے میں کرپشن ایسے لوگوں کو ذہنی طور پر اندھا کر دیتی ہے

کچھ لوگوں کو درندگی کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

جب انسان کے دماغ پر جنسی خیالات کے پاگل پن کا دورہ پڑ جائے

پھر انسان درندے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

کیا کسی انسان کو جرائم کرنے پر آنکھ کی روشنی ضائع کرنے کی سزا دی جاسکتی ہے؟

کسی انسان کو کون کون سے جرائم کا ارتکاب کرنے پر ایک آنکھ کی روشنی ضائع کرنے کی سزا دی جاسکتی ہے تاکہ جرائم پر قابو پایا جاسکے۔

کیا کبھی ایسی سزا دی جاسکتی ہے۔

جیسے چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا

بچے، بچیوں کے اغوا، عصمت دری کے واقعات،

کرپشن کرنے پر معاشی جلاد کی شکل کے ہوتے ہیں

معاشرے سے چھوٹے بڑے لوگ عہدوں پر براجمان لوگ، منافع خور،

کم تولنے والے، جعلی اشیاء وادویات بنانے والے

☆☆☆

دنیا میں امن

نارمل دماغ کے مالک لوگوں سے قائم ہوگا

جب تک دماغ کے کھسکے لوگ لیڈر رہوں گے

تو دنیا میں امن، سلامتی کا ماحول پیدا نہیں ہوسکتا

تکبر کے عالمی لیڈر ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں

کچھ بالاتر سمجھتے ہیں کچھ امداد مانگتے ہیں

نفرت، تکبر، غرور، ظلم، زیادتی، جبر، جان سے مار دینا، روٹی پانی سے محروم رکھنا، نا انصافی کرنے والے دماغی کیڑے ہی شیطان کا دوسرا نام ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی بات

انسان تو امن سلامتی سے رہنا چاہتے ہیں
لیکن دماغی طور پر کھسکے لوگ انہیں جینے نہیں دیتے
ایک دوسرے سے نفرت کرنے والے، فرق رکھنے والے

☆☆☆

نئ نسل

اب نئ نسل ایسے لوگ پہچان رہی ہے
ایسے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کر رہی ہے
اب کسی بھی قسم کی دھوکہ بازی نہیں چلے گی
معاملات میں شفافیت ہوگی۔

☆☆☆

لیڈر، احتجاج، انتظام، ٹیکس اور عوام

لیڈر حکومت میں ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ملک اور عوام مشکلوں سے دوچار ہیں
لیڈر اگر حکومت میں نہ ہو تو احتجاج
احتجاج کے دوران حفاظتی نظام کا خرچہ عوام کے ٹیکسوں سے کروڑوں روپے

احتجاج روکنے کیلئے انتظامی نظام عوام کے ٹیکسوں سے اربوں روپے

سڑکیں، شاہراہیں کاروبار بند، ایمرجنسی میں ایمبولینس بند، حفاظتی ڈیوٹی، قریبی عزیزوں کی فوتگی پر جنازے میں شرکت بند، شادی بارات بند۔

خرچہ......عوام کا، قرضے عوام واپس کریں ٹیکس پر ٹیکس

لیڈر بے آرام، انتظامیہ پریشان، عوام زیادہ پریشان

ٹیکس بھی...... پریشانی بھی

یہ کیسا نظام......؟؟؟

☆☆☆

اجتماعی دانش(Collective Wisdom)

اجتماعی دانش کو جب طاقتور لوگ رد کریں Reject کر دیں۔ اس کو تو پھر وہ احتجاج کی صورت میں گلیوں، سڑکوں پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہونے لگتا ہے۔ کہیں جلسہ، جلوس، کہیں ہڑتال، کہیں سڑک شاہراہ بند

کہیں سرکار بند...... کہیں عقل بند

جب عقل ہی بند ہو جائے تو

پھر معاشرہ ''ملنگ'' کی کیفیت سے دوچار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

انسان قدرت کا سب سے قیمتی تحفہ ہے

اس کی مثبت رائے کو رد کرنا معاشرتی گناہ کے برابر ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سطح کے وزیرِاعلیٰ اور وزیرِاعظم

عوام کو اپنے روزمرہ کے مسائل، معاملات کا براہ راست واسطہ چھوٹے چھوٹے وزیرِاعلیٰ، وزیرِاعظم سے پڑتا ہے۔ سرکار کے ہر محکمے، شعبے کا سرکاری ملازم اپنی اپنی سطح کا وزیرِاعلیٰ، وزیرِاعظم ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی عائد کردہ ذمہ داری اپنے اختیارات کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے دیانتداری سے انجام دیں تو عوام کو شخصیت پرستی کے نعرے لگانے، جلوس نکالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس نظام میں غیرضروری مداخلت اپنے نظام کے سوتیلے ہوتے ہیں۔ ایک شرط کو پورا کرنا لازم ہے کہ سرکاری ملازم کی ماہانہ تنخواہ ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں کے برابر مقرر کرنا ہوگی۔ وگرنہ معاملات میں زوال در زوال آتا جائے گا اور ایک نیا معاشرتی نظام اُبھرے گا جس میں ہر کوئی اپنی اپنی ذمہ داری کے مطابق کام کرے گا۔ دفاتر میں قاصد، کلرک، اہلکار، سپروائزر، افسر، انچارج سب وزیرِاعلیٰ ہوتے ہیں۔

کائنات کے خالق کی عبادت پر لڑائی کیسی؟

دنیا بھر میں خالق کائنات کیلئے عبادت گاہیں قائم ہیں۔ مختلف مذاہب، مختلف انداز، تاریخ اور حال میں ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں کہ انسان عبادت گاہوں کے مقامات کی وجہ سے حتیٰ کہ عبادت گاہوں کے اندر بھی عبادت میں مصروف انسانوں کو جان سے مار دیا جاتا ہے۔ یہ کیسے انسان ہوتے ہیں جو اپنے اور سب انسانوں کے خالق کی عبادت پر لڑتے ہیں۔

عقل سے عاری......لالچ کے پجاری۔

☆☆☆

عوام کی مثبت رائے کونظر انداز کرنا

عوام کی مثبت رائے کونظر انداز کرنا ایک بہت بڑا معاشرتی گناہ ہے۔اِس کواہمیت نہ دینے والے لوگ اپنے اِس جرم کی سزا آنے والی نسلوں کو بُرے اثرات بھگتنے کیلئے وراثت میں چھوڑ جاتے ہیں۔

مارشل لاء ایک سنگین معاشرتی گناہ ہے۔جس میں سوچ پر پابندی انسانوں کی رائے پر پابندی اور انسانی حقوق کی معطّلی جیسے جرائم شامل ہیں۔

گزرے ہوئے وقت کو واپس لانا ممکن نہیں اور بُرے اثرات کی تلافی بھی ممکن نہیں۔یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک طالب علم ایک جماعت میں فیل ہو جائے اور اُس کے دوسرے ساتھی اگلی جماعت میں چلے جائیں۔یہی حال قوموں کا ہوتا ہے۔ انسانیت کی تعمیر وترقی ،بہتری بھلائی کے سفر میں قوم پیچھے رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

نارمل جن اور پاگل جن

''جن'' ایک مخلوق ہر وقت حرکت میں رہتی ہے۔جب پاگل ہو جائے تو انسانوں اور انسانی نظام کو چمٹ جاتے ہیں۔یہ زیادہ ترقی پذیر ملکوں کو معاشی اور سماجی طور پر چمٹے ہوتے ہیں۔ترقی یافتہ ملکوں کے منصوبہ سازی معاشی اداروں میں برسرِعمل رہتے ہیں۔ترقی پذیر ملکوں میں ان کی تعداد کثرت میں ہوتی ہے اور آپس میں بالادستی کی جنگ لڑتے رہتے ہیں۔اس لیے انسانوں کی بہتری بھلائی ،تعمیر وترقی میں رکاوٹیں رہتی ہیں۔کبھی کبھی یہ جن آرام کیلئے وقفہ بھی کر لیتے ہیں۔

پاگل جن انسانوں میں غربت اور محرومیوں کا باعث بنتے ہیں۔

جن اگر پاگل ہو جائے تو وہ انسانی معاشرتی نظام کو چمٹ جاتا ہے۔

پاگل پن کا دورہ کب ختم ہوتا ہے......صرف رب کو علم

رب سے دعا ہے کہ پاگل جنات سے انسانوں کو چھٹکارا دلا دے۔

تا کہ سب انسان امن اور سُکھ سے زندگی گزار سکیں۔آمین ثم آمین

☆☆☆

سرکار کی سرکار سے لڑائی

1947ء سے اب تک سرکار کا مقابلہ سرکار سے ہی ہو رہا ہے۔جس کو لاتی ہے پھر اسی سے لڑنا شروع کر دیتی ہے۔ یا وہ سرکار سے لڑنا شروع کر دیتا ہے۔کبھی سرکار کی سرکار سے لڑائی دیکھی ہے۔

عوام بیچاری......ٹیکسوں کی ماری

کرپشن کہانی......غضب کہانی

☆☆☆

رب کی مہربانی......ثواب

رب کی مہربانی کو ثواب کہا جا سکتا ہے

انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے سے بھی رب کی مہربانی ملتی ہے

کسی دوسرے انسان کی کسی بھی طریقہ عمل کے ذریعے مدد کرنے سے رب کی مہربانی ملتی ہے۔

مہربانی کا انداز......رب کا اختیار

رب کی عبادت کا ثواب اپنی جگہ

انسان رب کی سب سے پیاری مخلوق

☆☆☆

سیاست......عوام کی بے لوث خدمت کرنے کا نام ہے

الیکشن میں ہر پارٹی امیدوار عوام کی بہتری بھلائی کے وعدے کرتے ہیں۔ وعدے پورے نہ ہونے پر سیاست بدنام ہوتی ہے۔

نوٹ: وجوہات اور بھی بہت ہیں۔

ذاتی مفاد، کرپشن، اسمبلی میں ممبروں کی خرید وفروخت کے چرچے۔

سیاست میں کیے گئے وعدے پورے نہ کرنے سے سیاست بدنام ہوتی ہے۔

اپنا اعتبار کھو دیتی ہے۔ کسی سیاستدان پر کوئی اعتماد نہیں کرتا۔

☆☆☆

اپنی شہرت اور بدنامی کی اصلاح کیجئے

پبلک سیکٹر کون کون سے شعبوں کو قرضہ دینے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ ایسے شعبوں سے تعلق رکھنے والے اپنی شہرت یا بدنامی کی اصلاح کریں۔ ہر شعبے سے منسلک لوگ باعزت ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ کالی بھیڑیں شعبہ کو بدنام کر دیتی ہیں۔

اُن کا احتساب اُن کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں انسانی نظام کے ادوار

پتھر کے زمانے کے بعد......سرداری قبیلہ نظام

بادشاہت کا نظام......ڈکٹیٹرشپ کا نظام

جمہوری نظام......جو کہ حقیقت میں اسٹیبلشمنٹ کا ماسک ہوتا ہے۔

اکیسویں صدی میں انسانی شعور میں تیزی آنے سے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ جسے خودمختاری اجتماعی دانش کا نام دیا جائے گا۔ اس کا مرکزی نقطہ شفافیت ہوگا۔ اسٹیبلشمنٹ حقیقت کو چھپا جاتی ہے۔ نئے نظام میں ہر چیز صاف شفاف طریقے سے عمل پذیر ہوگی۔ جس سے عام عوام کی خوشحالی بھلائی بہتری ہوگی۔

☆☆☆

دنیا میں شیطان کی پیدائش

کسی بھی ایک انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں کو کسی بھی طور طریقہ حرکت و عمل، جسمانی معاشی، ذہنی، نفسیاتی طور پر نقصان ہو۔ ایسے عمل کرنے والے کو دنیا میں ''شیطان کی پیدائش'' قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

عوامی نمائندوں کی ذمہ داری...... پالیسی بنانا......عملدرآمد

عوام نمائندوں کی ذمہ داری پالیسی بنانا ہوتی ہے۔ پالیسی پر عملدرآمد سرکاری اہلکاروں نے کرنا ہوتا ہے۔ اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکامی کا ذمہ دار عوامی نمائندوں کو نالائق کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

عام مشاہدہ ہے کہ ہر نالائق اپنی نالائقی کو چھپانے کیلئے دوسروں کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

انسانی معاشرتی نظام چلانے والے ذمہ دار اور حکمرانوں کیلئے ایک یاددہانی

اگر معاشرتی نظام کو صحیح طور پر چلانا ہے اور خود کو بچانا ہے تو عوام کی اجتماعی دانش پر بھروسہ کریں۔رابطہ کریں۔خود بھی بچیں گے اور نظام بھی بچے گا۔

اپنے آپ کو عقل کے بت مت سمجھیں۔

☆☆☆

آٹھ ارب انسان عقل و دانش کے مالک

دنیا میں آٹھ ارب انسان عقل و دانش کے مالک ہیں۔پھر بھی دنیا میں قتل و غارت، معاشی عدم استحکام، مجموعی طور انسان محرومیوں، مصیبتوں، آلائم اور مسائل کا شکار ہیں۔

نظام چلانے والے...... چند ذمہ دار

☆☆☆

دنیا کے تمام ملکوں کے آئین کے مطابق تمام شہری برابر ہیں

دنیا کے تمام ملکوں کے سربراہوں، محکموں کے سربراہوں و دیگر افسران سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنے وطن میں رہنے والے غریبوں کے رہائشی علاقوں میں چند دن رات گزاریں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ صحیح صورتحال کیا ہے جس سے وہ اپنی کارکردگی کا اندازہ لگا سکیں۔

ہر ملک کے آئین میں ایک شق درج ہوتی ہے۔

ملک کے سب شہری برابر ہیں۔

V.I.P کی آنیاں جانیاں پر ہوٹر (گھگو) کی آواز کی شان

اور غریب بستیوں کے زندگی کے حالت زار......دو متضاد حقیقتیں

آنیاں جانیاں پر خرچہ اور غریبوں کے ٹیکس

سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

ہر صحت مند انسان اپنی زندگی کی سلامتی چاہتا ہے

دنیا میں ہر صحت مند انسان اپنی زندگی کی سلامتی چاہتا ہے۔ اس کے باوجود ایک طبقہ کے لوگ انسان کی ہلاکت خیزی کے کاروبار میں ملوث ہیں۔ جس میں سربراہان مملکت، لیڈر، سائنسدان، افسر، اہلکار ملوث ہوتے ہیں۔

دنیا کے امیر ترین بل گیٹس جیسے لوگوں سے درخواست ہے کہ وہ دنیا میں ایسے ذہنی نفسیاتی مریضوں کیلئے جو ہلاکت خیزی کی بیماری میں مبتلا ہیں، کے علاج کیلئے ایک ہسپتال بنائیں تا کہ آٹھ ارب انسان امن سکون سے زندگی گزار سکیں۔

☆☆☆

ملک کے سب شہری مخلص اور محبّ وطن

ملک کے سب شہری مخلص اور محبّ وطن ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ شہری اپنی معصومیت اور نادانی کی وجہ سے ایسی حرکت یا عمل کر جاتے ہیں جس سے ملک اور شہریوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس میں سب طبقات سے لے کر عام شہری تک، حکمران، عدلیہ، انتظامیہ، کاروباری، ملازمت پیشہ، زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے معصوم اور نادان لوگ۔

ہر شہری معصوم اور نادان ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی قانون کی چھوٹی سے بھی خلاف ورزی کرتا

ہے وہ معصوم نہیں رہتا۔

دنیا کی سب سے بڑی بہادری "نیک عمل کرنا"

خودی ہی خود کو بے عزت کرنے والے لوگ

کسی انسان کا دوسرے انسان سے اپنے آپ کو کسی بھی لحاظ سے بالاتر سمجھنا، دماغی کمزوری کی نشانی ہے۔ طاقت، دولت، عمر، پیشہ، یہ سب باتیں انسانوں کی خدمت کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

اگر کسی عہدے، مرتبے پر فائز انسان دوسرے انسانوں کی خدمت کرے تو عہدے مرتبے کی بے عزتی کرنے والا مرد اپنے آپ کو عزت دار سمجھتا ہے۔ لیکن وہ خودی ہی خود کو بے عزت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

انسانوں کی خدمت کر کے خودی کو بلند کیجئے

حکمران عہدیدار، جج، افسران، اہلکار، کاروبار، ملازمت پیشہ و دیگر پیشہ جات، شعبہ جات، انسانوں کو کسی بھی قسم لحاظ سے نقصان پہنچانے والے، خودی یعنی اپنی ذات کو اپنے ہاتھوں سے بے عزتی کی پست ترین سطح تک گرا دیتے ہیں۔

خودی......خودی نہیں رہتی، بلکہ بے عزتی ذلالت توہین کا نشان بن جاتی ہے۔ تمغۂ بے عزتی، ذلالت، سینے پر سجائے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنی خودی کی عزت نہیں کرتے۔

ایسے لوگوں کو عوام خوشی کی بجائے مجبوری سے سلام کرتے ہیں۔

عجیب قسم کا سلام

ذات پات کے مکڑی کے جال میں پھنسے لوگ

ڈاکٹروں کے کردار سے ہی کچھ سیکھ لو

جب کوئی مریض ایمرجنسی میں لایا جاتا ہے تو ڈاکٹر کو اس کی جان بچانے کی فکر ہوتی ہے نہ کہ ذات پات کی۔

☆☆☆

ایسا یقین نہیں آتا کہ ملکی نظام میں خرابی ہو

کسی ملک کے نظام کو ملک میں آئین اور قوانین کے مطابق چلایا جائے تو معاشرتی خرابیوں کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ چلانے والوں کی نیت درست ہو خلوص پر مبنی ہو۔

☆☆☆

نہ ماننے والی بات

آئین اور قوانین بھی ہیں، ادارے بھی ہیں، ان میں افسران، اہلکاران بھی ہیں۔

عوام استعمال کی ہر چیز پر ٹیکس بھی دیتے ہیں۔

پھر بھی ملکی معاشرتی نظام ناانصافیوں، جرائم، ہیرا پھیریوں، جعل سازیوں اور دھوکہ دہی کا شکار ہو۔

یقین نہیں آتا ایسا بھی ہو سکتا ہے...... وجہ نامعلوم

☆☆☆

حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد......وجہ؟

دنیا میں کسی بھی حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کرنے والوں کے پاس اسلحہ بارود کہاں سے آتا ہے۔ٹرانسپورٹ، رہائش، خوراک کا بندوبست کون کرتا ہے۔نہ ان کے پاس فنڈز، نہ اسلحہ کے کارخانے، نہ ٹریننگ کی سہولت۔پھر سرپرستی کون کرتا ہے؟

مسلح جدوجہد کامیاب ہونے کے بعد فائدہ کون اٹھاتا ہے۔کونسی طاقتیں خوش ہوتی ہیں۔عوام کی حالت میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

چند ایسے سوالات جو کسی بھی ملک کے شہریوں کیلئے سمجھنا ضروری ہیں کیونکہ بالآخر نقصان عام انسانوں کا ہی ہوتا ہے۔ٹیکس کے پیسے، ہلاکت خیزی، رہائشی بلڈنگز کی تباہی وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ: نشانے پر گولی لگنے کیلئے ٹریننگ کے دوران چار پانچ ہزار گولیاں چلانا پڑتی ہیں۔ہر گولی کا خرچہ دو ڈالر ہے۔

☆☆☆

انسانی دماغ کی اقسام

غرور تکبر کا دماغ، نفرت کا دماغ، لالچی دماغ، ہیرا پھیری کا دماغ، کرپشن کا دماغ، فرقہ وراریت کا دماغ، رنگ ونسل ذات پاپ کی تمیز کا دماغ، احساس کمتری کا دماغ، ظالم دماغ، دہشت گردی کا دماغ، جرائم کا دماغ، ناانصافی کا دماغ، عورت پر ظلم وتشدد کا دماغ، جنسی ہراسگی کا دماغ، الٹا دماغ، بچوں کو اغوا کرنے کا دماغ۔

ان سب کے برعکس

نارمل دماغ......جو انسانیت کی بہتری بھلائی کی سوچ رکھتا ہے۔اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے

اپنے اپنے دماغ کی حالت کو پہچانیے ......نارمل یا الٹا دماغ

جیسے دماغ......ویسے حالات

☆☆☆

سچائی انمول خزانہ ہے

سچائی انمول خزانہ ہے

جھوٹ، سچائی کو ختم کرنے کیلئے لڑتا ہے

سچائی اپنے دفاع کیلئے دنیا میں سچ کو قائم رکھنے کیلئے جھوٹ سے لڑتی ہے

جھوٹ میں دنیاوی لالچ ہوتی ہے انسان اس لالچ میں جھوٹ بولتے ہیں

سچ میں دنیاوی بھلائی ہوتی ہے، خوشی ہوتی ہے سلامتی ہوتی ہے

ایسا سب کچھ انسانوں کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے

اکیسویں صدی میں میڈیا پر جھوٹ پھیلایا جاتا ہے

کیونکہ وہ بکتا ہے، دولت بنتی ہے۔ انسان شوق سے سنتے دیکھتے ہیں، یقین کر لیتے ہیں

سچ، دیانتداری کو اپنا احساس دلانا مشکل ہوتا ہے

انسان جھوٹ کی رنگینیوں سے متاثر ہوتے ہیں

سچ میں شفافیت ہوتی ہے، سادگی ہوتی ہے، میک اپ نہیں ہوتا

اس لیے انسانوں کی توجہ کا مرکز کم بنتا ہے

نئی نسل کو حقیقت سمجھ آ رہی ہے

بالآخر سچ کو ہی فتح حاصل ہوگی۔ آمین

☆☆☆

جنگ کے دوران مارے جانے والے بے گناہ شہری

جنگ کے دوران مارے جانے والے بے گناہ شہریوں کو کسی کھاتے میں نہیں گِنا جاتا ہے۔ اس ہلاکت خیزی کے جرم کی سزا کسی کو نہیں ملتی۔ پرانی بات کہہ دی جاتی ہے ''جنگ میں سب جائز ہے''۔ جنگ کا فیصلہ کرنے والے حکمران ہوتے ہیں۔ شہریوں کا کیا قصور وہ بیچارے تو ہر چیز پر ٹیکس دیتے ہیں۔ اپنی سلامتی، امن، سہولتوں کی زندگی گزارنے کیلئے۔ لیکن بمباری کے دوران مر جاتے ہیں، زخمی ہو جاتے ہیں۔ ایسی حرکت کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں ملتی۔ ایسا کیوں...... بے گناہ انسان کو ہلاک کرنے والے کو ہر صورت سزا ملنی چاہیے۔ اگر انٹرنیشنل قانون ہیں ہے تو نیا قانون بنائیں۔

14945ء میں ایٹم بم کے ذریعے ہلاکت خیزی کی سزا ملی......سوالیہ نشان؟
اس کے بعد 2024 تک ایسے جرم کی سزا کسی کو نہیں دی گئی۔
نوجوان مستقبل میں زندگی کے قاتل کو جرم کی سزا یقینی بنائیں۔

☆☆☆

دنیا کا مقبول ترین کھیل......نفرت کا فٹ بال

بغیر خرچے کے نہ کوئی کھیل کے میدان کی ضرورت

دنیا میں ہر وقت، ہر خطے، ہر ملک، ہر شہر، ہر ادارے، ہر جگہ کھیلا جاتا ہے

اس کے برعکس محبت کے پھولوں کا کھیل بہت کم کھیلا جاتا ہے

نفرت کے فٹ بال کے کھیل میں انسانوں کا جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔

اس کھیل کی تیاری کیلئے کو چز ہر وقت دستیاب

کیا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی ذات تھی؟

کیا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی ذات تھی، کوئی قبیلہ تھا، کوئی علاقہ تھا۔ انسان ہونا ان کی ذات اور قبیلہ تھی۔ زمین ان کا علاقہ تھا۔ سلامتی جان مذہب تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بطور انسان رب کی تخلیق تھی۔ آج کا انسان بھی رب کی تخلیق ہے۔

سارے انسان رب سے خیر کی دعا مانگتے ہیں۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو رب سے دعا مانگے کہ رب اسے بیمار کر دے۔ دنیا میں سب خیر مانگتے ہیں۔

☆☆☆

کیا دنیا کے تمام انقلاب اسلحہ کے بغیر نہیں آسکتے؟

دنیا کے تمام ممالک میں انقلاب اسلحہ کے بغیر نہیں آسکتے۔ انقلاب لانے والوں کے پاس اسلحہ کس ملک کا ہوتا ہے؟ اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کارخانے کس ملک میں زیادہ قائم ہیں جو اسلحہ فروخت کرتی ہیں۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے انقلابی جدوجہد کرنے والوں کو فنڈز کون مہیا کرتا ہے۔ ٹرانسپورٹ خوراک، رہائش کا خرچہ کون کرتا ہے۔ انقلابیوں کا نہ کوئی کاروبار نہ کسی ٹیکس کے پیسے، جو کوئی بھی اسلحہ، فنڈز مہیا کرتا ہے اس کو انقلاب کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

دنیا کا کوئی فالتو فنڈز والا ملک ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اس کا کوئی ایجنڈا بھی ہوگا جو انقلاب لانے والوں کے ذریعے پورا ہوتا ہوگا۔ انقلابی بیچارے کے بیچارے رہ جاتے ہیں۔ ماسوائے کچھ عہدے، کچھ مال و متاع پھر فارغ۔ سب ملکوں میں مقامی لوگ ہی انقلاب لاتے ہیں۔ غالباً ترقی پذیر ملکوں کی ترقی یافتہ ملکوں میں شامل ہونے کی خواہش اسی لیے ضائع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

16 دسمبر 2014ء پشاور سکول کا سانحہ

اپنے ہی بچوں کو اپنوں نے ہی مارا
کتنے وحشی ہیں یہ لوگ
کون ان کی تربیت کرنے والا
وحشی پن کی تصویر دنیا کو دکھانے والا
مذہب کی بدنامی کا سبب، عقیدے کی بدنامی کا سبب
بچوں کو مارنا، کسی مذہب عقیدے کی تعلیم نہیں
اسلحہ کس ملک کا، گولیاں کس ملک کی
اپنے دماغوں کو بیچنے والوں کو کیا کہا جائے گا
ایسی منڈیاں کہاں لگتی ہیں
جہاں تخریب کاری کی تربیت ہوتی ہو
اُس کو دماغ فروخت کرنے کی منڈی کہا جا سکتا ہے
انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا اس کا دماغ بِک گیا ہے
تخریب کاری کی ٹریننگ لینے والوں کو

☆☆☆

معاشرتی زندگی کے ماحول میں امن بیچارہ ہوتا ہے

کیونکہ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہوتا
امن سب سے طاقتور ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نیند نہ آرام، نہ سکون

انسان امن کی قدر و قیمت اور اہمیت سے ابھی (دسمبر 2024ء تک) ناواقف ہے۔

بشمول تمام ممالک کے صدور، وزیر اعظم، افسران، اہلکاران، مذہبی اور سماجی ذمہ داران۔ ماسوائے عام عوام کے جو امن، سلامتی، بہتری کیلئے ضروریات زندگی کی استعمال ہونے والی ہر شے پر ٹیکس دیتے ہیں۔

امن ہی انسانی زندگی کی سلامتی اور بہتری کے لیے ضمانت ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی ذہنی سوچ پر پابندی لگانا......دماغی ذہنی کرپشن ہے

قوم کی ذہنی سوچ کو انسانیت کی ترقی، بہتری، بھلائی سے پیچھے رکھنے کی سازش ہے۔ کرپشن ہے۔ایسا کرنے والے ذہنی کرپٹ لوگ ہوتے ہیں۔ غائب کرنا ایک نئی کرپٹ ترین سوچ ہے۔ تشدد کرنے والا بھی ذہنی کرپٹ ہوتا ہے۔اس کے بچوں کو علم نہیں ہوتا کہ اس کا باپ ایک ذہنی کرپٹ انسان ہے۔ مثبت سوچ رکھنے والے انسان کہلاتے ہیں۔منفی سوچ یعنی دوسروں کو نقصان پہنچانے والے جانور نما انسان ہوتے ہیں۔ مارشل لا بھی ذہنی کرپشن ہے۔

☆☆☆

اپنے اختیارات بیچنے والوں کو کیا کہا جائے گا

فی زمانہ اپنے اختیارات بیچنے والوں کو کیا کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے بُرے اثرات پورے معاشرے پر پڑتے ہیں۔جس سے معاشرہ ہر لحاظ سے برباد ہو جاتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کے لوگ اختیار فروخت کرنے والوں کو کوئی شرم حیا نہیں ہوتی۔

ایسی سوچ اور ایسا عمل کرنے والوں کو خود سوچنا چاہیے کہ وہ کس زمرے میں آتے ہیں۔

لیڈر آتے ہیں

لیڈر آتے ہیں...... چلے جاتے ہیں
لیکن عام شہریوں کو دفاتر میں
مسائل کے حل کیلئے
روحانی طور پر قائداعظم کی تصویر لے کر جانا پڑتا ہے
اس سلسلے میں لیڈران کچھ نہیں کرتے
کہ قائد کو آرام کرنے دیں
شہری بے چارے کو...... آرام نہیں کرتے دیتے

☆☆☆

ریاست......سیاست اور رشتے

کنٹرول جان اسٹیبلشمنٹ

کارندگان

دائرہ کار

اختیارات

ناناجان	تایاجان	عقل خان
ماماجان	چاچاجان	عقل خان
ابوجان	ابوجان	عقل خان
بیٹاجان	آپی جان	عقل خان

صدر بھی قائد......وزیر اعظم بھی قائد

صدر بھی قائد، وزیر اعظم بھی قائد......وزیر اعلیٰ بھی قائد

پارلیمنٹ کے تمام مبران اپنے اپنے علاقے کے قائد

تحصیل وضلع کونسل کے ممبران بھی اپنی اپنی سطح کے قائد

سرکاری دفتر میں افسر، اہلکاران بھی اپنی ذمہ داریوں کے قائد

ملک وقوم کی حفاظت کے قائد، انصاف فراہم کرنے کے قائد

اپنے قائدین کے ہوتے بھی

جعلی دودھ بکتا ہے، جعلی میڈیسن بکتی ہے، خوراک میں ملاوٹ ہوتی ہے

منشیات بکتی ہے، انصاف بکتا ہے، قانون سمجھوتا کرتا ہے۔ خواتین کی عصمت دری ہوتی ہے۔ بچے اور بڑے اغوا ہوتے ہیں۔ کچے کے ڈاکو ہوتے ہیں۔ اسمگلنگ ہوتی ہے۔ نقلی ڈگری ہوتی ہے۔ نشے بھی بکتے ہیں۔

سارے قائد شاید کسی خاص عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔

☆☆☆

دانش کا قاتل

دانش کا قاتل

ضمیر کی عدالت...... روح کی گواہی

صرف سچائی کو اجازت

منصف، قدرت

انصاف یقینی

جرم کبھی بری نہیں ہوسکتا

صرف نیکی فتح یاب ہوتی ہے

انسان کا مطمئن ہونا

اس کا انعام ہو

جرم کرتے وقت ضمیر کو سُلا دینا

قدرت کی سزا ہے

وقت مجرم کو بتا دیتا ہے

جلد یا بدیر

☆☆☆

قرضے تے قرضہ

عوام ......لوکاں تے ٹیکساں تے مہنگائی دیاں بارشاں

90% عام لوکی بختاں دے مارے

10% وڈھے لوگ بختاں والے

قرضیاں دی واپسی IMF+ باقی

کرپشن دیاں ٹکراں وکھریاں

ساریاں دی بلّے بلّے تے خیر سلّے

جم جم جیو تے گھڑے دا پانی پیو

☆☆☆

کیا بجلی سستی ہوسکتی ہے......سوالیہ نشان

کیا گلگت بلتستان کے علاقے میں دستیاب پانی پر چھوٹے چھوٹے ڈیم تعمیر ہونے سے ایک لاکھ میگا واٹ بجلی تیار ہوسکتی ہے۔سوالیہ نشان؟

کیا ایسا سروے کیا جاسکتا ہے؟

کیا ایسا ممکن ہوسکتا ہے؟

ایک سوچ......ایک خیال

نوٹ: ایک بڑے ملک میں پانی کے ایسے تمام ذرائع پر پورے ملک میں ڈیم تعمیر کیے گئے ہیں۔

☆☆☆

غربت قسمت نہیں

انسانی حقوق ہیں......محرومیت کو غربت کہا جاتا ہے

جب حکمران عوام کو حقوق نہیں دے سکتے تو غربت کہہ دیتے ہیں

حقوق دینے والے کون ہیں کس کی ذمہ داری؟

نئی نسل کے لوگ اس پر غور کریں

سب انسان برابر ہیں، حقوق ہیں

سماجی، معاشی نظام کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں

محرومیت کوئی نظام نہیں نہ انسانیت ہے

کون خیال کرے گا......انسان ہی خیال کرے گا

شیطان تو نہیں کرے گا

شیطان دماغ میں ہو گا تو نہیں کرے گا

انسان کے دماغ میں انسان ہو گا تو......کرے گا

8ارب انسان......193 ملک

پھر بھی مجموعی طور پر انسان محروم

انسان کے دماغ میں انسان

سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

مذاہب کی لڑائی......اپنے مفاد کی لڑائی

دنیا میں کافر......کافر سے لڑتا ہے

تو وہ زمینی ذائع پر قبضہ کیلئے لڑتا ہے

دوسری طرف مذاہب کو ماننے والے

مذاہب کے نام پر ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور نفرت کی وجہ سے لڑتے ہیں

مذاہب کو ماننے والے اپنے اپنے مذہب کو

اچھا کہتے ہیں......اچھائی دوسری اچھائی سے

اچھا کہنے پر لڑتے ہیں......میں اچھا......میں اچھا

ہم اچھے...... ہم اچھے پڑے لڑتے ہیں

یہ کیسے اچھے......جو ایک دوسرے کو جان سے مارتے ہیں

جان سے ماردینا......بہت بُرا عمل

بُرا عمل کرنے والے......اچھے کیسے

اس بات کو عقل سمجھنے میں فیل ہے

جو فیل ہے وہ کامیاب کیسے ہو سکتا ہے؟

امن سلامتی سے رہنے سے اچھے مذہب کی عزت ہے

☆☆☆

اے میرے رب!

اے میرے رب

تو نے دنیا میں مجھے جنت جیسی خوشی عطا کی ہے

اچھی بیوی دی

اچھی اولاد دی......اچھے عزیز و اقارب

اچھے دوست، مخلص دوست......اچھا ماحول

تو نے مجھے دوزخ کی آگ کی گرمی سے بھی تھوڑا تھوڑا روشناس کرایا

اور پھر بچایا بھی...... یہ تیری عنایت ہے

اگر میری قسمت کا فیصلہ دوزخ ہے تو وہ پھر آگ کے شعلوں میں جلنا ہی جلنا ہے

اگر دنیا کی جنت جیسی ہی جنت دے دے

میرے لیے یہی میرا انعام ہے۔

☆☆☆

میں مٹی کا ایک ذرہ......ایک انسان

تیرا شکر میرا مقام......میں مٹی کا ایک ذرہ

گستاخیوں کی معافی دینا......تیری شان

تو نے مجھے چرند نہیں بنایا

تو نے مجھے پرند نہیں بنایا

تو نے مجھے انسان بنایا

یہی میرے لیے تیرے شکر کا مقام

میرے لیے تیری رحمت کا انعام

میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے

میں مٹی ایک ایک ذرہ......ایک انسان

☆☆☆

خوش قسمت فیملی

محبت......محبت صرف رویوں کی کہانی

بحث......نفرت ہر فیملی کی کہانی

خوش قسمت وہ فیملی جس میں حسد نہ ہو

ایک دوسرے پر فخر ہو۔

☆☆☆

پُٹھے (الٹے) رو لے گل پے جاندے

وقت دا فیصلہ......رب کردا

☆☆☆

ایک پرانی پنجابی فلم کا ڈائیلاگ

اوئے میں اڈی (ایڑی) ماراں تے دھرتی ہلا دیاں

مطلب......اگر میں زمین میں ایڑی ماروں تو زمین ہل جائے گی

عالمی دنیا میں نیا نعرہ

''اوئے میں ایٹم بم چلاواں تے دھرتی ساڑ دیاں''

مطلب......اگر میں ایٹم بم چلادوں تو زمین جلا دو

دونوں کے مطلب میں تباہی کا پیغام

انسانی ذہن، سوچ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

صرف بڑھکوں سے عمل کی طرف اضافہ ہو......مطلب تباہی ہے

کیسی سوچ اور کیسا عمل

منفی سوچ......منفی عمل

انسان کا مطلب......انسان کی بھلائی

☆☆☆

انسان کا پاگل پن

انسان کا پاگل پن دیکھنا ہے تو اسرائیل کو دیکھ لیں۔

اس کے سپورٹرز کو دیکھ لیں

پاگلوں کی اپنی دنیا

کوئی بڑا پاگل......کوئی چھوٹا پاگل

V.I.P پاگل

☆☆☆

رب دی ذات......سب توں ڈاھڈی

ڈاھڈ یاں دے ماڑے پروہنے

کجھ باوے تے کجھ کھڈونے

اوہ مٹی دیا باویا......کہیڑا ڈاھڈا......تے کہیڑا ماڑا

سارے ای مٹی دے باوے......مٹی وچ رَل جان والے

ڈاھڈے اور جہیڑے......اپنی اوقاتوں باہر ہو جاندے

وچوں مٹی دے باوے دے باوے

رب دی ذات......سب توں ڈاھڈی

باقی پھوکاں دے بھرے ہوئے ڈاھڈے

کوئی اسلحے دیاں پھوکاں......کوئی دولت دیاں پھوکاں

کوئی بدمعاشی دیاں پھوکاں......تے کوئی اختیار دیاں

پہلے وی باوے سن......اج وی باوے

فیر وی باوے ای رہن گے

سب ایویں ایویں دیاں پھوکاں

فیر کی ہوندا جدوں

سب دیاں پھوکاں نکل جاندیاں

☆☆☆

نیکی دی عزت کرو

نیکی دی عزت کرو

کوئی نیکی دا کم ایسا کرو

لوکی مرے ہوئے نوں وی

جیوے جیوے کہن

شیطان دے نام نوں

تے پتر وی نام لین توں گھبراندے

نیکی دی عزت کرو

☆☆☆

ملک کا نظام......سوالیہ نشان

جب اپنے ملک کا نظام ٹھیک ہوتو

نوجوانوں کو یونان کے سمندروں میں کشتیوں میں ڈوبنے کی کیا ضرورت ہے؟

گھر کے اثاثے بیچ کر جانے والوں کے اثاثے بھی ساتھ ڈوب گئے۔

والدین کا حال وہی جانیں جن پر بیتے۔

دنیا کا معاشی نظام چلانے والے...... بے حیا بے انسان

☆☆☆

لُٹ کے کھا گئے سارے

لوٹ کے کھا گئے سارے

بن دے فرشتے سارے

اک توں اک ودھ چمچے

دیندے پاکی دیاں صفائیاں سارے

☆☆☆

رب کا بہترین شاہکار......عورت

رب کا بہترین شاہکار......عورت

عورت سے چلے انسانیت ساری

عورت کو کیا ضرورت خوبصورتی کی

وہ تو ہے ہی قدرت کا خوبصورت تحفہ

پھر بھی جگہ جگہ خوبصورت بننے کی دوکانیں زیادہ

مارکیٹ، شاپنگ سنٹر، ملک کے ہر خطے میں

قدرت کا سب سے خوبصورت تحفہ، قدرت کا حق

انسانیت کی ماں، مرد کی پیدائش بھی ذریعے

☆☆☆

لعنت دے مستحق

لعنت ساریاں تے

جہیڑے جہیڑے لے گئے

رہ گئے غریب عوام......بے چارے دے بے چارے

چار دناں دی زندگی......فری سڑ مُک جانی دولت

پاکستان دی دولت نہ ہووے

انصاف ہووے یا تحفظ ہووے

دھکے کھاون سارے

دبئی ہووے، انگلینڈ ہووے

آسٹریلیا ہووے، بیلجیئم ہووے

امریکہ، کہیڑی جگہ اے

روندے رہ گئے عوام بے چارے

صحت ہووے......خوراک ہووے

جھتے پاکستان دی عزت ہووے......یا تعلیم ہووے

☆☆☆

دنیا کے دو نظام......امیری اور غریبی

دنیا میں صرف دو نظام ہیں

ایک امیری...... دوسرا غریبی

امیری کو ترقی یافتہ اور غریبی کو ترقی پذیر کا نام دیا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ گنتی کے تھوڑے...... باقی سارے ترقی پذیر

ترقی یافتہ نے پابندیاں لگا رکھی ہیں

کہ ترقی پذیر لوگ بہت کم آ سکیں

ترقی یافتہ نہ اپنی ٹیکنالوجی دیتے ہیں......نہ علم

ترقی پذیر پوری کوشش کرتے ہیں

ایک نہ ایک دن ترقی حاصل کر لیں گے۔

ترقی یافتہ اپنے تکبر کے دائرے میں ہی گھومتے رہیں گے۔

جلد ہی دنیا پہلا ملک چین پھر دوسرے

آہستہ آہستہ ایک نظام ابھرے گا

سب کو بنیادی حقوق، انصاف، سہولتیں،

صحت، تعلیم، ایک جیسی

انسان عظیم تخلیق، سب انسان عظیم

Huminaty is Great, all Great

☆☆☆

انسان کا سب سے بڑا اپنا دشمن

دماغ میں موجود

انسان اپنے سب سے بڑے دشمن ''نفرت'' کو تو فتح نہیں کر سکا۔

اس نے کسی دوسرے کو کیا شکست دینی ہے

ایک دوسرے کو جنگی شکست فتح وقتی ہوتی ہے

کچھ عرصہ بعد امن کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں

جس نے اپنے دماغ کی نفرت ختم کر لی

وہ ہمیشہ خوش رہنے والا انسان ہوتا ہے

زندگی میں اپنی خوشی ہر انسان کے پاس حاصل کرنا آسان کام۔

دنیا کے تمام سپر طاقتوں کے مالک خوشی سے محروم۔

بڑے بڑوں کا بزنس، جلسے ٹیگز،

U.N.O......سب خوشی سے محروم

☆☆☆

جب سے دنیا قائم ہوئی اور امن کی صورتحال

دنیا میں کبھی امن تھا؟

کیا دنیا میں حال زمانہ میں امن ہے؟

کیا دنیا میں مستقبل میں امن ہو گا؟

یا یونہی جانوروں کی طرح لڑتے رہیں گے

کیا انسان کو علم ہے کہ وہ سب سے افضل اور اشرف المخلوقات ہے

کیا ایسے ہوتے ہیں ''انسان''

انسان کو انسان ہونا اپنے عمل سے ثابت کرنا پڑتا ہے

اگر لڑائیاں جھگڑے، قتل و غارت ہی کرنا ہے تو

شرم آنی چاہیے ایسے انسان کو

☆☆☆

متھا ٹیکے زمین تے......جھیڑا جتھے رہندا

متھا ٹیک زمین تے ...... جتھے توں رہندا

توں پہنچ جاویں گا مکے وی تے مدینے وی

رب نوں پتہ اے تیرے کول پیسے نئیں

دعا منگ خیر دی سب دی خیر دی

بھلا ہووے سب دا...... چنگیاں داوی تے مندیاں داوی

یا مندیاں نوں عقل آ جاویں

☆☆☆

آئی ایم ایف قرضہ منظور کر لیوے

تے دن اگلا چنگا چڑھدا

نام اسلامی جمہوریہ پاکستان

کدی قلعہ ہونداسی اسلام دا

جدوں جہاد ہویا افغانستان دا

8 بلین ڈالر آیا جہاد لڑن لئی

سعودیہ توں ہوراں توں

ہن امداد منگدے جیہڑا دے دیوے

شاباش او اوہناں سب تے

عقل والیاں تے جناں نے ایہہ کم کیتے

☆☆☆

جھوٹا پراپیگنڈہ......ذہنی غلاظت

زمینی غلاظت صاف کرنے والوں کو عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ انہیں خاکروب کا نام دیا جاتا ہے۔

جو لوگ عوام میں جھوٹا پراپیگنڈہ یعنی ذہنی غلاظت پھیلانے کا کام کرتے ہیں انہیں عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ دی جاتی ہے۔

پرائیویٹ ادارے بھی ایسا کام کر کے یعنی ذہنی غلاظت پھیلانے سے دولت کماتے ہیں۔

کون بہتر انسان......؟

ذہنی غلاظت صاف کرنے والے

ذہنی غلاظت پھیلانے والے

فیصلہ انسانوں کا......عوام کا

☆☆☆

پراپیگنڈہ کا خوبصورت کمال

پہلے ایک شخص کو محبّ وطن بنا دینا۔

پھر اس شخص کو وطن دشمن بنا دینا

ایسے ہی ہے جیسے اچھے بھلے مرد کو خواجہ سرا بنا دینا۔

پھر اسی خواجہ سرا کو پھر مرد بنا دینا

بنانے والے خود نہ مرد نہ خواجہ سرا

انوکھا انداز اور پراپیگنڈہ

ذہنی توازن کی کمی

نئی نسل کیا سکھے ......کیا صحیح کیا غلط

کون خیال کرے گا کس کی ذمہ داری......سوالیہ نشان؟

☆☆☆

دیانتدار سیاستدانوں کو بددیانت ہوتے دیکھا

جلاوطن کیے گئے لیڈروں کو گذارنے کیلیئے غیر ملک میں سڑکوں پر کھڑے کسی دوست کی مدد کا انتظار کرتے دیکھا۔ پھر واپسی پر بددیانت ہوتے دیکھا۔ کئی سیاستدانوں کو بے گناہ قید میں دیکھا۔ ان کے گھروں کی چیزوں کو فروخت کرتے دیکھا۔ پھر انہیں گناہگار ہوتے دیکھا۔

ان سب کو سمجھوتوں کے ساتھ آرام کی زندگی گزارتے دیکھا

ایسے نظام کو قرضے کیلیئے امداد مانگتے دیکھا۔

رب نظام چلانے والوں پر اپنی مہربانی جاری رکھے۔ آمین

حلال کو حرام کون کرتا ہے

حلال کو حرام کون کرتا ہے
ہر شے پر ٹیکس کے ذریعے خزانہ جمع ہوتا ہے
خزانہ سے تنخواہ الاؤنس ادا ہوتے ہیں
تنخواہ حلال خزانے سے
کام ناجائز حلال بھی حرام کر جاتے ہیں
آئین کی خلاف ورزی کرنے والے
تنخواہ بھی حرام کر جاتے ہیں۔

☆☆☆

ملک خطرے میں ہے

ملک خطرے میں ہے......ملک خطرات میں گھیرا ہوا ہے
رولا پائی جاؤ تے لُٹی جاؤ
موج میلے لئی جاؤ
اِک ویلا اووی آجانا
دن وچ دو واری کچھا پائی جاؤ
اِک واری سدھا پاؤ...... دوجی واری پُٹھا (الٹا) پاؤ
تے رولا پائی جاؤ
ملک خطرے میں ہے......خطرات میں گھیرا ہوا ہے

واری واری آئی جاؤ...... تے لٹی جاؤ

عوام نوں بیوقوف بنائی جاؤ

جلسے کری جاؤ تے جلسوس کڈی جاؤ

دھرنے جاری رکھو تے احتجاج کری جاؤ

تے لوکاں نوں تنگ کری جاؤ

☆☆☆

دنیا چن تے مریخ تے پھری جارہی اے

توں عقلاں توں پراں پراں رئی جا

تے دنیا وچ دھکے کھائی جا

قرضے منگدا جا تے مہنگائیاں کردا جا

جیلاں جاؤ تے پھٹی لاؤ

سب دی واری آرہی اے

کہیڑا کیہ تے کیہڑا کیہ

نویاں نسلاں جاگ پئیاں نیں

ہن ماڑے کیہ تے تگڑے کیہ...... صاحب کیہ تے سلام کیہ

بھگتن لئی تیار پھرو

جہناں کھادیاں گاجراں...... اوہناں دے ڈھڈ پیڑ

ٹریفک بند کیہ تے گھکو کیہ...... ڈر لگدا اے تے ڈردے رہو

اٹھ بندیاں اَنکھ کھول...... ہمت ہے تے قسمت نوں بدل

دنیا نے بدلی اے...... تے تویں قسمت بدل

بدل سکدا ایں

☆☆☆

قسمت تیرے گھر وچ اے

یونان دے سمندر وچ

کشتیاں وچ ڈوبی جا بندیا

قسمت تیرے گھر وچ اے

اَکھاں کھول تے اُٹھ بندیا

ہمت کرتے کھان پین دے

نظام نوں سب لئی بنا

سارے خوش ہوون تے

سکھ نال رہوون

تو بنا سکدا ایں بندیا

رب نے پیغام دتا

سب دی سلامتی دا

تو ویں سامت رہویں

تے دوجے وی سلامت رہوون

☆☆☆

قانون پر عملدرآمد

قانون کو اگر اُس کی روح کے مطابق نہ لاگو کیا جائے تو ملک، ادارے اور معاشروں کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ قانون ملک و معاشرے کی خوبصورت شکل ہوتا ہے۔ قانون کی پابندی کرنے والے، کروانے والے سب خوبصورت لوگ ہوتے ہیں۔

بصورت دیگر قانون کی خلاف ورزی کرنے اور کروانے والے کی شکل خوبصورت نہیں رہتی۔

☆☆☆

ٹیکس کی دولت

ٹیکس کی دولت قومی خزانہ ہوتا ہے
ہر شہری ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس ادا کرتا ہے
چاہے وہ مزدور ہو یا کوئی اور ہو
85 فیصد لوگ لوئر مڈل کلاس سے بھی نیچے زندگی گزار رہے ہیں

اُن کے ٹیکس کی دولت شفاف طریقے سے خرچ ہونی چاہیے تا کہ ٹیکس گزار شہریوں کو معلوم ہو کہ دیانتداری سے اُن کے خون پسینے کی کمائی خرچ ہو رہی ہے۔

پرانے زمانے کے فرسودہ افتتاحی پروگرام، فنکشن اور اسی طرح کے دیگر فضول خرچیوں سے پرہیز کیا جانا ضروری ہے اور سادگی اپنانے سے قومی خزانے کو عوام کی بہتری بھلائی اور دیگر فلاحی منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

غیر ترقی یافتہ علاقوں میں سیاست دان اور افسران اپنی شہرت کیلئے سرکاری خزانے سے

زیادہ غیرضروری پروگرام پر زور دیتے ہیں۔

ایسی رسومات انگریزوں کے زمانے سے چلی آرہی ہیں جو کہ قومی خزانے پر ایک بوجھ ہے۔ دنیا میں ڈیجیٹل انقلاب آچکا ہے۔ ترقی یافتہ دنیا میں ایسی رسومات کا کوئی نام ونشان نہیں ہے اگر کبھی ضرورت پڑ بھی جائے انتہائی سادگی سے ایسے پروگرام کیے جاتے ہیں تا کہ قومی خزانے پر کم سے کم بوجھ پڑے۔

ذمہ داران کیلئے ایک تجویز

☆☆☆

ایک چھوٹی سی اور باریک سی بات

پاور پاگل ہوتی ہے جب غلط استعمال کی جائے

اور غلط استعمال کے اثرات بہت بُرے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

دولت کا غلط استعمال

1945ء کے بعد دنیا کے دوملکوں روس اور امریکہ نے سپر پاور بننے کے لیے اپنی دولت، ٹیکس کی دولت، اسلحہ اور جنگوں میں ضائع کی۔

ایک تیسرا ملک چین، بغیر جنگ لڑے سپر پاور بن گیا

سوچ......خیال اور غور

تحفظ سلامتی، امن، انسانیت کی بھلائی

انسانیت کا مقصد......جو خیال کرے وہ اچھا

ائیرپورٹ کے مناظر

انسانیت کا سارا نظام سمجھا رہے ہیں

مہمان خصوصی کا استقبال

مسافروں کا استقبال

مسافروں کے سامان کا بندوبست کرنے والے لوگ

اسی طرح زندگی کے تمام شعبے اس میں باعزت اور عام لوگوں کا فارمولا موجود ہے۔ باقی سارے فارمولے دنیا کے معاشروں میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

عقل اور دانش کی سب سے بڑی بیوقوفی

عرصہ دراز سے دنیا کے حالیہ حکمران، صدر، وزیر اعظم، نمائندے، افسران

دنیا کے چلتے ہوئے معاشی سماجی نظام کے چوکیدارہ کا کام کرتے ہیں

یہ نظام کیا ہے؟

1% انتہائی دولت مند...... جناب کلاس

19% درمیانی کلاس............صاحب کلاس

80% ورکنگ غربت کلاس...... جوحکم جناب، جوحکم صاحب کلاس

دنیا کے پروٹوکول دیکھ لیں

ائیرپورٹ پر مسافر دیکھ لیں۔

انسانیت کی نئی نسل اس خلیج کو ختم کرنے اور تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لائے۔

آج نہیں تو کل کی نسل ایسا کرے گی

سب کی خیر اسی میں ہے۔

☆☆☆

نفسیاتی کینسر

دنیا میں ہر انسان امن چاہتا ہے

آٹھ ارب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں

جو خود تو امن میں رہنا چاہتے ہیں

لیکن دوسروں کے امن میں دخل دیتے ہیں

لڑائی جھگڑے، گولہ بارود، میزائل اور ڈرون سے

معاشی طریقوں سے غرور، تکبر یا نفرت بھرے رویوں، برتاؤ اور بُرے سلوک سے

ایسے سب لوگ سپر پاور ہوں یا چھوٹی پاور یا کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں

ذہنی، نفسیاتی کینسر کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ زندگی بھر کا مرض

جو خود امن میں رہنا پسند کرتے ہیں

لیکن دوسروں کیلئے بدامنی کا سبب بنتے ہیں

نفسیاتی کینسر

☆☆☆

غیر سنجیدہ (Non-Serious) ملکی نظام

جس ملک میں عہدیداران سے لے کر نچلی سطح تک کے اہلکاران ماسوائے دفاتر کھولنے والے اور صفائی کرنے والے عملہ کے ارکان اوقاتِ کار کے مطابق صبح وقت پر حاضری نہیں دیتے۔ ایسے ملک کا نظام غیر سنجیدہ کہلائے گا۔ترقی یافتہ ممالک میں وقت کی پابندی کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔ لیٹ آنے کا تصور نہیں ہوتا۔تعمیر وترقی ،بہتری بھلائی ،امن وسلامتی،تحفظ کا تعلق وقت کی پابندی سے ہوتا ہے۔

ٹیکس عوام کے......کام خدمت عوام کی

سلام ایسی خدمت پر

ذمہ داری حکمرانوں پر

☆☆☆

سمجھ رکھنے والوں کیلئے

ملکی نظام کو مرضی سے چلا لو

یا

نظام کو اپنی مرضی سے چلنے دو

جو نظام کا طریقہ کار ہے

بھاری عقل سے چلنے والا ملکی نظام

عقل کے بھاری پن سے دبا رہتا ہے

عقل کا ہلکا پن ہو تو نظام اُبھرے گا

سب کی بھلائی خیر اسی میں ہے

کوئی سمجھے نہ سمجھے

بھاری عقلوں کے مالک لوگوں کی بداعمالیاں

بھاری عقلوں کے زیر اہتمام معاشی سماجی نظام کو اجتماعی عقل کے مطابق چلنے اور عام عقلوں والوں کی بہتری بھلائی کی کوششیں کرنے والوں کو ذہنی پاگل قرار دے دیا جاتا ہے۔ یا پھر ان کو سر پھرے پاگل بننا پڑتا ہے۔۔ یا جیل میں رہائش پذیری دی جاتی ہے۔ دنیا میں سب سے بڑی مثال نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کی ہے جس کو 27 سال جیل میں رہائش پذیر رکھا گیا۔ آخر کار اس کو مجبوراً رہا کرنا پڑا۔

نوٹ: نیلسن منڈیلا کو جیل سے نکال کر کیپ ٹاؤن شہر کے ایک ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا کیونکہ ملک کے صدر نے ملاقاتیں کرنا تھیں اور صدر کو جیل جا کر بات کرنے میں بے عزتی محسوس ہوتی تھی۔

رب ہی جانے رب کی بات

☆☆☆

طاقت کے کردار کا ایک پہلو......رُخ

دنیا کے معاشروں میں ''طاقت'' جب منفی کردار ادا کرنے لگے تو ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جن پر ظلم کرے انہی مظلوموں کے جمع کردہ ٹیکسوں سے ''طاقت'' کی رہائش خورد ونوش کا بندوبست بھی ہوتا ہے۔

مظلوم بیچارے جوتیاں بھی کھائیں اور جوتیاں مارنے والوں کو روٹیاں بھی کھلائیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

طاقت کا دماغ

طاقت کا دماغ......دانش کو دبا کر رکھتا ہے

طاقت کا دماغ......دانش کی بات سمجھنے سے خالی ہوتا ہے

انسانوں کا نظام مل جل کر دانش سے چلتا ہے اور یہ جاری عمل ہوتا ہے۔

دماغ میں طاقت کا خانہ الگ اور چھوٹا سا ہوتا ہے۔

☆☆☆

سیاسی رہنماؤں کی تقریروں سے ڈرنے والے لوگ

سیاسی رہنماؤں کی تقریروں سے ڈرنے والے غیر سیاسی لوگوں کے دماغوں میں عوام کے مسائل/ مشکلات کو جاننے کا دروازہ بند ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اِس کی اہمیت کو سمجھنے سے عاری ہوتے ہیں۔

غیر سیاسی اپنے اپنے شعبہ جات کے ماہر ہوتے ہیں۔ شعبۂ سیاست کو بدنام کرنے سے ملکی نظام عوامی بھلائی کے سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔مشکلات کو سلجھانے میں وقت ضائع ہوتا ہے۔عوام کے مسائل حل طلب رہ جاتے ہیں۔

باقی حقیقت رب جانے

☆☆☆

ورلڈ بنک قرضے اور واپسی ......ایک جائزہ

حکومتی قرضے

حکومت کی ذمہ داری واپس کرنا

لیڈر نے قرضے لیے

کچھ تعمیرات کی، اخبارات، میڈیا پر مشہوری کی

قرضوں کی واپسی قسطوں میں ہوتی ہے

حکومت کا ایک خصوصی ڈیپارٹمنٹ جو روزانہ قسط واپس کرتا ہے

کوئی دیر نہیں ہو سکتی نہ کوئی رعایت

قسطوں کی واپسی

اشیائے ضرورت...... ہر شے پر ٹیکس لگانے سے

80% مظلوم عوام زندگی کی بنیادی ضروریات کی جو شے خریدے ٹیکس دے

اس طرح قرضوں کی قسط عوام ادا کرے

قرضہ بمعہ سود ورلڈ بنک کو واپس

پھر دوبارہ قرضہ لے، پھر وہی قسط، پھر وہی عوام قرضہ لیں، واپس کریں

تن پر لباس،

نوٹ: ہر قرضے پر کمیشن نا معلوم

رب رب کروتے گھڑے دا پانی پیوتے جُگ جُگ جیو

☆☆☆

عوام کے ٹیکس کے پیسے سے تنخواہ لینے والے

عام طور پر (80%) اسی فیصد عوام کی خرید کردہ زندگی کی ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس کے جمع کردہ خزانے سے تنخواہ لینے والے اپنے آپ کو عزت دار سمجھنے والے، باعزت لوگ

ٹیکس جمع کرنے والوں کی حالتِ حال بتلائے

حقیقت کیا ہے؟

اصولوں کے مطابق دیانتداری سے خدمت ادا کرنے میں

عزت بھی ہے، عظمت بھی ہے

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے

☆☆☆

میرا بہترین دوست......انسان

اے میرے پیارے دوست......انسان

آپ دنیا کی تمام مخلوقات سے بہترین مخلوق ہو

اور دعویٰ بھی کرتے ہو

آپ اپنے اندر جھانک کر اپنے کردار اور حرکات پر غور کرو

کیا بے گناہ انسانوں کو جان سے مار دینا

بطور انسان تمہاری زندگی کے منشور میں شامل ہے

عمارتوں، ہسپتالوں کی تباہی و بربادی بھی کرتے ہو

چھوٹے معصوم اور نوزائیدہ بچوں کو ہسپتال میں اُن کے جھولوں میں قتل کرتے ہو

براہِ کرم اپنی روح سے سوال کرو

کہ کیا تم وحشی درندوں کے خاندان میں شامل ہونا چاہتے ہو

جیسا کہ درندگی کا کھیل غزہ، سوڈان، شام اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں جاری ہے

یا

بہترین مخلوق (انسان) بن کر رہنا چاہتے ہو

اگر ایسا ہے تو انسان بنو

انسان کی طرح رہو، انسان کی طرح سلوک کرو اور دوسرے انسانوں کی سلامتی یقینی بناؤ

یہ تمہاری پیدائشی ذمہ داری ہے...... بطور انسان

☆☆☆

پاگل نہ بنو

دنیا میں پاگل پن کا ایک دور ختم ہوا

غزہ میں انسانی ہلاکت خیزی کا ایک باب بند ہوا

پاگل پن...... پہلے بمباری کر کے تباہ کرو

پھر اس کو دوبارہ تعمیر کرو

پاگل پن نہیں ہے تو اور کیا ہے

انسان ہو تو انسانیت کا خیال کرو

پاگل نہ بنو

جنگ زدہ علاقوں میں انسانیت کو دیکھو

☆☆☆

دنیا کے جنگی اخراجات اور غریبوں کے حالات

دنیا میں جنگی اخراجات پر تقریباً پانچ ٹریلین ڈالر سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

ایسا سارا خرچہ عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں سے ہوتا ہے۔

مجموعی ٹیکسوں کا 80% غریب طبقہ ادا کرتا ہے۔

غریب ہمیشہ غریب رہتا ہے۔جنگی اخراجات ہر سال ضائع ہو جاتے ہیں۔

امیروں طاقتورں کی عقل کا معیار

دانش کے استعمال سے اختلافات ختم کیے جائیں

غریبوں کی حالت بہتر بنائی جائے ،بہتر سہولتیں،روزگار مہیا کیا جائے

غریبوں کی محنت کی کمائی......کم عقلی کا نشانہ بننے سے بچائیں۔

☆☆☆

طاقت اور تنزلی

طاقت اپنے زور کے ساتھ عقل و دانش کو زیر کرتی ہے۔

وقتی خوشی ہوتی ہے۔

حقیقت میں طاقت اپنی تنزلی میں اضافہ کرتی ہے۔

جو وقت ظاہر کرتا ہے۔ایسا سب کچھ دیوار پر لکھا ہوتا ہے۔

جو صرف دیکھنے والوں کو نظر آتا ہے۔

طاقت اپنی نظر سے آگے دیکھنے سے محروم ہوتی ہے۔

☆☆☆

اپنی توہین اور اپنی بے عزتی خود کرنے والے لوگ

آئین و قانون کے مطابق جو بھی شخص کسی عہدے یا ذمہ داری پر فائز ہے۔ اگر اس کی موجودگی میں آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا وہ خود ایسا عمل کرتا ہے تو وہ اپنے عہدے، ذمہ داری اور خود اپنی ذات کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ مثلاً کسی چوک پر ٹریفک آفیسر ہونے کے باوجود جو ٹریفک کی خلاف ورزی ہو تو اسا ہونا اس آفیسر کی توہین ہے۔ ایک مذاق ہے۔

اگر کوئی خیال کرے تو

یہ بات زندگی کے تمام شعبوں پر لاگو ہوتی ہے۔

سرکار......اعلیٰ ذمہ داری ہے۔ عزت ہے۔ خدمت ہے۔

☆☆☆

بے عزتی کی خوراک

خود بے عزت ہو کر خوراک...... کسی جاگیردار، دولت مند افسر کا کسی کو بے عزت کر کے، ظلم و زیادتی کر کے خوراک کا بندوبست کرنا...... بے عزتی کی خوراک خود کھانا، اپنے بچوں کو کھلانے کے برابر ہے۔

جج ناانصافی کرے تو......

خود کو بے عزت کرنے کے برابر ہے۔

☆☆☆

اچھے کردار کے انسان کا غنڈے کی سرپرستی کرنا

اگر کوئی نیک، اچھے کردار کا انسان کسی غنڈے کی سرپرستی کرے تو ایسے نیک نام انسان کو کس

صف میں شمار کیا جائے گا۔

(i) نیکی کے بھیس میں برائی کا سرپرست۔

(ii) نیک کے بھیس میں غنڈہ

کسی سرپرستی کے بغیر غنڈہ گردی، جرائم گردی ممکن نہیں ہوسکتی۔تو ایسے سرپرست کو بھی غنڈہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

نیکی کے بھیس میں نیکی کا غنڈہ چور کا پرست بھی چور، ڈاکو کا سرپرست بھی ڈاکو کی کیٹگری میں ہی تصور ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ معاشرے میں شرفا کے روپ مجلسوں، محفلوں، فنکشنوں میں شریک ہوتا ہو۔ زندگی کے ہر شعبے میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کے بھیس میں غنڈے اور چوروں کے سرپرست ہوتے ہیں۔

☆☆☆

نظام کی حقیقت

نظام کی حقیقت سامنے آجائے تو نفرت ہوجائے

سرکار کی حقیقت سامنے نہیں آتی اور نہ ہی آنے دی جاتی ہے۔

ڈر اور خوف سے لوگ جاننا نہیں چاہتے۔

عجیب نظام ہے،۔حقیقت سے خوف زدہ ہیں لوگ......نظام والے

ملکی معاشرے کا نظام چلانے والے

انسانیت ایسے ہی چلتی ہے، چل رہ ہے اور شاید ایسے ہی چلتی رہے گی۔

عجب زمانہ اور نظام انسانیت۔

نئی نسل نیا نظام، شفافیت کا نظام، حقیقت کا نظام

پروٹوکول فری نظام......جبر فری نظام

سب کی عزت ایک برابر......سب انسان سب برابر

☆☆☆

عوام کی عزت اور ملک کی عزت ساتھ ساتھ

جس ملک میں عوام کی عزت نہیں ہوتی

ایسے ملک کی دنیا میں کیا عزت ہوگی

ایک سوال......ایک خیال......ایک سوچ

مستقبل میں کچھ ملکوں میں ایسا بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ صدر، وزیر اعظم، کابینہ، ارکان پارلیمنٹ ملک کے اہم دن کے موقع پر بسوں، ٹرکوں پر اہم ترین خالی چبوتروں کو سلامی دیا کریں گے۔

انتظامیہ اور دیگر اہم شعبوں کے لوگ پیدل چل کر

اگر عوام کو کیڑے مکوڑے سمجھا جائے گا تو اُن کے سرداروں، رہبروں کو کیا سمجھا جا سکتا ہے

کوئی خیال......کوئی تبصرہ

☆☆☆

عوام کے ٹیکس

کھانیاں روٹیاں (پبلک) عوام دے ٹیکساں توں

پانے رعب اوسی عوام تے

انگریزاں نے حاکماں تے غلامی دا نظام بنایا

آزادی توں بعد وی آزاداں نے اوہی چلایا

حاکمی وچ دماغی نشہ ہوندا، صاحب جی، صاحب جی

صاحب بن کے بندہ...... بندہ نہیں رہندا

بلکہ اوہ اپنے آپ وچ ای نہیں رہندا

جدوں وی کرسی توں تھلے لیندا...... لگ پتہ جاندا

کی پا ؤ وکدی...... وڈے وڈے سڑکاں تے رُلدے ویکھے

بُھل جاندے انسانیت نوں...... جدوں عہدیاں تے بیندے

انسان دی عزت کرو...... تے اپنی وی عزت کماؤ

☆☆☆

بنیادی ضروریات سے محرومی......اداروں کی ذمہ داری

اگر کسی ملک کا کوئی بھی شہری زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہوگا یا رہے گا تو اس ملک کا نظام چلانے والے اس بات کے ذمہ دار ہونگے۔

ایسی نالائق کو سزا کیلئے قانون سازی کرنا پڑے گی۔عملدرآمد کیلئے مناسب نظام بنانا پڑے گا۔انسانیت کے نظام چلانے کیلئے ایسا کرنا لازم ہے۔ وگرنہ بُرے وقت کا انتظار فرمایئے، نفسا نفسی تباہی مقدر ہوگی۔

ایسا نہیں ہوسکتا کہ چند لوگ موج اڑائیں باقی دھکے کھائیں، ایسا دنیا کی کسی کتاب اور قانون میں نہیں لکھا ہوا۔ یہ قانون فطرت ہے۔

☆☆☆

نظام چلانے والے......لائق یا نالائق

معاشرے کے حالات کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرے کے نظام کو چلانے والے لائق فائق ہیں یا نالائق ۔ دگر دُوش ہیں، گناہ گار تو رب کی عدالت میں ہوگا۔لیکن نالائق تو زمین کے نظام میں کہلائے گا۔ نہ جانے کہاں کہاں سے اُبھرتے ہیں ایسے لوگ۔کون سلیکٹ کرتا ہے ایسے لوگ۔ نالائقی کا ٹھیکے دار بھی کوئی ہوگا۔

☆☆☆

طاقتور کا مجبور ہونا

طاقتور جب مجبور ہوتا ہے تو مفاہمت کے راستے ڈھونڈتا ہے۔تا کہ اس کی زندگی ، نام، عزت بچ جائے اور کسی طرح تسلط بھی قائم رہے۔

چاہے عارضی طور پر ذلت بھی برداشت کرنی پڑے۔

انسانیت کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

طاقتور کا مطلب ہی مادر پدر آزاد انسان ہونا ہے۔

اصولوں پر چلنے والے عاجز انسان ہوتے ہیں۔

انسانیت کے علم بردار ہوتے ہیں

مفاہمت کا مطلب......اپنا اپنا مفاد

انسانیت بیچاری منہ تکتی رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

کرپٹ معاشرے میں کوئی اصول نہیں ہوتے

کرپٹ معاشرہ میں آئین، قانون، اصول، نیک، دیانتدار، اعتماد، بھروسہ، بیچارے رہ جاتے ہیں۔ بیچاروں جیسی حیثیت رہ جاتی ہے۔جن پر لوگ ترس کھاتے ہیں۔کبھی کبھی آئین قانون،اخلاق،سچ،دیانت،اعتماد،بھروسہ کا ٹوٹہ چلا دیتے ہیں۔

سچ کا ٹوٹہ......ٹوٹہ مارکیٹ

☆☆☆

بنیادی سہولیات سے محرومی

اگر ملک کا کوئی شہری بنیادی سہولتوں سے محروم ہے تو ملکی معاشرتی نظام چلانے کی ذمہ داری کا کام کرنے والوں کو نالائق سمجھو، زندگی کے تمام شعبوں میں اس بات کا اطلاق ہوگا۔

دودھ میں خوراک میں ملاوٹ......تو ملاوٹ چیک کرنے والا نالائق

اسی طرح سب نظام کرپٹ ہوجاتا ہے۔

آئین قانون کے مطابق طے شدہ دائرہ کار سے تجاوز کرنے والے بھی نالائق ہوتے ہیں۔ ان کی نالائقی کی وجہ سے سارا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔

☆☆☆

اگر عام شہری کی عزت نہیں تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے

اگر عام شہری کی عزت نہیں ہے تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔کیا شہری کو بے عزت کرنے پر شہری اس کو دعائیں دے گا۔بُرا اثر لے گا۔

عہدے......عزت ہوتے ہیں یا بے عزت

دولت......عزت ہوتی ہے یا ذلت

نظام خراب ہوجائے تو عزت کا کھانا......ذلت کا کھانا ہوتا ہے

کوئی تمیز نہیں رہتی

صرف ڈھیٹ ہی ڈھیٹ کا سکہ چلتا ہے۔

☆☆☆

محترم ملکی نظام کیلئے قانون بنانے والو......عقلمندی کے پہاڑو

عدالتوں کے نظام کو ایسا بناؤ کہ مقدمات کے فیصلے جلد از جلد ہو سکیں۔

نسلوں کو انتظار نہ کرنا پڑے۔خرچہ بھی کم سے کم۔

اگر نہیں کر سکتے تو آپ اور ساکت میناروں، پہاڑوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

اپنے ہونے کو ثابت کرو، کچھ عملی طور پر کر کے دکھاؤ۔

رب نے تمہیں عزت دی ہے تو ذمہ داری بھی لگائی ہے۔

اپنی قسمت کو خود ثابت کرو۔

نہیں کر سکتے تو گونگے بہرے اور اندھے بھی نہ بنو

اگر عوام محروم ہیں تو حکمرانوں کو نالائق سمجھو

نظام چلانے والوں کو نالائق سمجھو

عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ لینوں کو نالائق سمجھو

☆☆☆

سچی عزت...... سچی خوشی......غریب دی عزت کر عزت

غریب دی عزت کر

جہیڑا غریب دی عزت نہیں کر سکدا

او بڑا ای بد قسمت

جہیڑا سچی خوشی نہیں لے سکدا

او وڈا ای نہیں ہو سکدا

دنیا ویکھ...... سچی عزت ویکھ

لوکی......فوت ہون والے داناں وی عزت نال لیندے نیں

ورنہ دنیا میں لالچ اور نفرت ختم نہ ہوگی

اور نہ دنیا میں امن سلامتی کا ماحول قائم ہوگا

☆☆☆

آئین اور عوام

آئین......عوام کی رائے سے بنتے ہیں

قانون بھی عوام کی رائے سے بنتے ہیں

جو لوگ اپنے آپ کو آئین اور قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں

وہ عوام میں سے نہیں ہوتے۔اس ملک سے نہیں ہوتے

وہ قابض ہوتے ہیں۔

وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے......طاقت کے زور پر

میرا پیارا ملک

اے کائنات کے مالک میرے پیارے ملک جیسا سب ملکوں کو بنا دے۔ایسے ہی سارے شعبے بنا دے۔ایسا ہی سب کو انصاف ملے۔سب کو میرٹ ملے۔ایسے ہی حکمران بنا دے۔ایسے ہی صوبوں کے حکمران بنا دے۔انتظامیہ کے سارے شعبوں کے لوگ بنا دے۔ایسا ہی ٹریفک کا نظام بنا دے۔تعلیم، میرٹ اور روزگار کا نظام بنا دے۔آٹا دال، سبزی کی قیمتوں کا نظام بنا دے۔سب سے بڑھ کر ایسا ہی نا قابل تسخیر دفاع کا نظام بنا دے تا کہ کوئی دشمن میلی نگاہ سے نہ دیکھ سکے۔

اے مالک کائنات سب ملکوں کو ایسے ہی سرپرست نصیب فرما دے تا کہ سب کو ایسی خوشیاں نصیب ہوں۔

تمام ملکوں کو ہدایت فرما کہ ہمارے ملک کا نظام چلانے والوں کو اپنے پاس بلا کر رہنمائی حاصل کریں تا کہ اُن کا ملک بھی بہترین ملک بن سکے۔ آمین

نوٹ: قرضہ دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

☆☆☆

اگر قانون کی حکمرانی نہ ہو تو......؟

اگر کسی گاؤں، ملک، معاشرے میں کوئی اخلاق واصول نہ رہے۔قانون ضابطے کا خیال نہ رکھا جائے۔جرائم پر کنٹرول نہ رہے۔اسمگلنگ روکنے والے کوتاہی غفلت کریں۔انصاف مذاق بن جائے۔خوراک ملاوٹ کھلے عام ہو تو نئی نسل امن وسکون میں رہے گی یا نفسا نفسی ہو گی۔

تو پھر اگلا مرحلہ کیا ہو سکتا ہے......سوالیہ نشان؟

☆☆☆

قیامت کا ذکر اور مذہبی رہنما

دنیا میں قیامت کا ذکر جتنا پاکستان کے مذہبی رہنما کرتے ہیں اتنا ذکر کہیں اور نہیں سنا۔ نامعلوم کیوں ڈراتے رہتے ہیں۔ جس کے کھانے کیلئے روٹی نہ ہو، اس کے لیے تو وہ وقت ہی قیامت ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں کسی بھی جگہ ہوسکتا ہے۔

ذمہ دار لوگ روٹی کا بندوبست کرتے ہیں۔

☆☆☆

جنت ویکھاں......دوزخ ویکھاں

گھر تیرے میں جنت ویکھاں

مقام تیرا میں دوزخ ویکھاں

رب جو جانے کوئی نہ جانے

تو نہ ویکھے جو میں ویکھاں

رب جانے جو، اوکوئی نہ جانے

کی میں ویکھاں تو نہ ویکھے او

نیکاں دے نیک جنت جاون

بداں دے بد دوزخ

پہچان اپنا اپنا گھر

تے پہچان اپنا اپنا مقام

رب جو جانے......اوکوئی نہ جانے

جو میں ویکھاں......تو نہ ویکھے او

جو میں ویکھیاں تو نہ ویکھے

☆☆☆

جنگ کرنے کا سامان

1- لڑنے کا مقصد ہو

2- خوراک کا بندوبست ہو

3- بمطابق زمانہ ہتھیار ہوں

4- ہتھیاروں کی سپلائی ہو

5- محترم لوگوں کے پاس ہو تو لڑو تیاری

بعد میں انسانیت سے مدد کی اپیل کرنے سے پہلے شروع کرتے انسانیت کو پوچھو اور بتاؤ تا کہ انسانیت اپنا جواب دے۔

☆☆☆

دنیا کے امیر ترین آدمی کی خواہش

دنیا کا امیر ترین آدمی کیا خواہش کر سکتا ہے، کیا کہہ سکتا ہے اس کے پاس خواہش کرنے اور کچھ کہنے باقی کیا رہ جاتا ہے۔صرف جنت خریدنے کی خواہش ہو سکتی ہے۔ اس کے اندر کی خواہش پوری ہونے کا وقت قریب ہے۔

غریب ترین انسان کیا دعا کر سکتا ہے۔خواہش کے لفظ سے نا آشنا ہو جاتا ہے۔معاشرتی معاشی نظام کی بدقسمتی چلانے والے پرلے درجے کے نااہل نکمے ،کم عقلے

ایک خیال......ایک سوچ

☆☆☆

کوئی زمانہ تھا

کوئی زمانہ تھا

اچھے کام، اچھے کردار پر خوشی سے پھول برساتے تھے۔

آج کل تو پھول بھی مصنوعی اور نظام بھی مصنوعی

صرف مفاد ہی مفاد کا کھیل ہوتا ہے

خوشی کا احساس تقریباً گھریلو اور ذاتی رہ گیا ہے۔

☆☆☆

پیارے لیڈر پیارے وی آئی پی

ملک کے حکمرانوں، رہنماؤں و دیگر وی آئی پیز کی آمد و رفت، رہن سہن، استقبالوں پر خرچ پر سارا خرچہ غریب عوام کے جمع کردہ ٹیکسوں، خزانوں سے ہوتا ہے۔ اور یہ سب لوگ غریب عوام کے لیے کتنا دُکھ درد رکھتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کاش اپنی ذاتی کمائی سے ایسا خرچہ کرتے ہوں۔ ہوسکتا ہے نئی نسلیں ان کو اس بات کا احساس دلا سکیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی بات

پرانے زمانے میں بچوں کے رسالوں میں وقتی طور پر سینگوں والے جن چیزوں کو غائب یا حاضر کر دیتے تھے۔ آج کل تو جدید زمانے ہیں۔ سکولوں کالجوں کے سٹیج ڈراموں میں کوئی ایکٹر جسم

پر کالا رنگ مل کر جن بنتا تھا۔آج کل کا رواج پرانے زمانے میں چلا گیا ہے۔ بچے جن سے ڈرتے تھے، پھر آقا سے ڈرنے لگے۔ پھر قانون سے ڈرنے لگے۔اب قانون بھی بیچارہ رہ گیا۔

تنزلی......آپس میں لڑنا رہ گیا ہے۔

☆☆☆

انسانی معاشروں میں عقل کُل

انسانی معاشروں میں ''عقل کُل'' کے پودے بھی نظر آتے ہیں۔ یہ پودے اجتماعی عقل کے باغ کی پیداوار ہوتے ہیں۔اس کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔اسی سے خوراک بھی حاصل کرتے ہیں۔زندہ رہتے ہیں۔

لیکن بعض عقل کے پودے اپنی بدکرداری کی وجہ سے اجتماعی عقل کے باغ سے ہی انکاری ہوجاتے ہیں۔توہین کرتے ہیں۔ بدتمیزی، بے عزتی کرتے ہیں۔بعض اوقات اجتماعی عقل کے پودے باغ کو ہی ماتحتی کا ہار پہنا دیتے ہیں۔

ایسے نظارآئے روز عالمی پردہ سکرین پر نمودار ہوتے ہیں۔

عقل کُل کے پودوں کے بے شمار نمونے اور اقسام ہیں۔

عقل کُل بیج اختیار کے ساتھ جنم لیتا ہے

گھریلو رشتوں کے باغ میں عام پایا جاتا ہے۔ان کی آواز بھی آتی ہے۔اجتماعی عقل کا باغ میں ہر قسم کے پھل اور خوشبودار پھول ہوتے ہیں۔امن دار پھل اور پھول نمایاں ہوتے ہیں۔

امن کے پھول، سلامتی کے خوشبودار پھل

☆☆☆

عقل کو وسیع کرنے کیلئے تعلیمی ادارے قائم کیے جاتے ہیں

عقل کو وسیع کرنے کیلئے تعلیمی ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ لیکن بعض ادارے ایسے بھی ہوتے ہیں جو عقل کو ایک خاص مقصد تک محدود رکھا جاتا ہے۔ ان اداروں سے فارغ التحصیل لوگوں کا علم و عقل کا دائرہ ایک خاص مقصد تک محدود ہو جاتا ہے۔ خودکش بمبار لوگوں کی ایک مثال دی جاسکتی ہے۔

انسانیت کی سلامتی، تحفظ، بہتری، بھلائی، امن و امان، صرف وسیع العلم والے لوگ کر سکتے ہیں۔ لالچ، نفرت، ظلم، تشدد کے بیج انسانیت کی تباہی و بربادی کی طرف لے جاتے ہیں۔ دنیا کے امن کے دشمن ہی لوگ ہوتے ہیں۔ سپر طاقت ہوں یا چھوٹی طاقتیں ہوں۔

محدود عقل کے مالک لوگ

☆☆☆

انسانیت کے مروجہ اصول وقوانین سے ہٹ کر

کسی گھر، ادارے یا ملک کو ابنارمل طریقے سے چلایا جائے تو ابنارمل حالات ہی ہوں گے۔ ابنارمل سے نارمل نتیجے کا انتظار یا امید احمق لوگ رکھتے ہوں گے۔

☆☆☆

غیر قانونی ناجائز اسلحہ کی موجودگی

غیر قانونی، ناجائز اسلحہ کی موجودگی ...... جائز اور قانون کے تحت اسلحہ رکھنے والوں کی توہین ہے۔ جائز کی موجودگی میں ناجائز کا ہونا ملی بھگت کی سازش ہوتی ہے۔

☆☆☆

عالمی نظام کی بنیادیں اور مقاصد

عالمی معاشرتی نظام تکبر اور لالچ کی بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے۔نفرت کو بطور ایک ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ میڈیا پہ پراپیگنڈہ شہریوں کی بہتری بھلائی اور سہولتوں کا کیا جاتا ہے۔ ہتھیاروں کو انسانوں کی اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کرنے کی کوششوں کو دبانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔انسانوں کی ہلاکت خیزی کو طاقت کا ڈر، وف پیدا اور پھیلانے کیلئے کیا جاتا ہے۔

اس بات کا اندازہ دنیا میں جاری معاشی، معاشرتی حالات سے لگایا جاسکتا ہے۔ترقی یافتہ ترقی پذیر ممالک کے حوالے کے تناسب اور امیر غریب کے فرق سے لگایا جاسکتا ہے۔

کہنے کو زمین سب کیلئے ......سب انسان ......سب برابر

عمل اور عقل کے استعمال شیطانی طریقے سے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرہ اور قانون کی اہمیت

اچھی معاشرتی انسانی زندگی کی بنیاد قانون ہوتا ہے۔قانون ہی ادب واحترام ہوتا ہے۔ قانون ہی سلامتی تحفظ ہوتا ہے۔قانون ہی معاشرہ ہوتا ہے۔اخلاقی طور پر بھی، قانون ہی حیا ہوتا ہے۔قانون ہی شرم ہوتی ہے۔قانون ہی عزت ہوتی ہے۔قانون ہی بہتری بھلائی ہوتا ہے۔ قانون ہی تعمیر و ترقی ہوتا ہے۔قانون ہی تعلیم ہوتا ہے۔قانون ہی سائنس ہوتا ہے۔قانون ہی زراعت ہوتی ہے۔قانون ہی ٹریفک ہوتی ہے۔قانون ہی کھیل ہوتے ہیں۔قانون ہی آرام، سکون اور امن ہوتا ہے۔

جب قانون ہی بے حیا، بے حس اور نا انصاف ہو جائے تو معاشرتی معاملات تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔کسی ملک میں چل پھر کر دیکھا جاسکتا ہے کہ قانون باحیا ہے یا بے حیا ہے۔

معاشرے زمانے کا گھن چکر

منصوبہ کسی اور کا، کرتا کوئی اور ہے
جانتا بھی ہے لیکن مانتا نہیں
کہتا نہیں، ہوتا بھی ہے...... ہوتا نہیں اور ہو بھی جاتا ہے
گھن چکر کیا، گھماتا کوئی اور ہے...... گھومتا کوئی اور ہے
ہو بھی جاتا ہے ہوتا بھی نہیں
گھن کے ساتھ پِستا کوئی اور ہے...... پیسنے والا کوئی اور ہے
بندش بھی ہوتی ہے...... گلا بھی ہوتا ہے
آ بھی جاتا ہے، چلے بھی جاتا ہے
سمجھ بھی ہے، سمجھ نہیں بھی ہے
نفرت بھی ہے، محبت بھی ہے...... پیار بھی ہے، مار بھی ہے
چھوٹا، بڑا بھی، بڑا چھوٹا بھی ہے
کسی کو کچھ نہیں پتہ
اصول کیا ہے نقل کیا ہے...... جائز کیا ہے، ناجائز کیا ہے
کون ادھر ہے، کون اُدھر ہے...... کسی کو کچھ نہیں پتہ
کچھ سب طرف ہے
اقرار بھی ہے، انکار بھی ہے
کب سے شروع ہوا، کب ختم ہو گیا
کسی کو کچھ نہیں پتہ

بس ایک چیز رہتی ہے......جگہ وہیں رہ جاتی ہے

بس نام بدل جاتا ہے

ایسا ہی ہوتا ہے آج تک، ایسا ہی ہوتا رہے گا

جب تک اجتماعی دانش کی عزت نہیں ہوگی

احترام نہیں ہوگا، اعتماد نہیں ہوگا

پھر امن بھی ہوگا، انصاف بھی ہوگا

سلامتی بھی ہوگی، تحفظ بھی ہوگی

بچے بچیاں بھی محفوظ ہوں گی

روزگار بھی تعلیم اور میرٹ بھی ہوں گے

دیانت، امانت بھی ہوگی

خوشی بھی ہوگی، خوشیاں بھی ہوں گی

بھائی چارہ بھی ہوگا، برابری بھی ہوگی

سب سے بڑھ کر محبت اور یکجہتی بھی ہوگی

جب اجتماعی دانش کی عزت ہوگی......سب کچھ ہوگا

☆☆☆

سرکار کی ہر کرسی عوام کی ہوتی ہے

عوام ہی مل جل کر نظام بناتے ہیں۔عوام پہلے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ پھر وہ نمائندے مل بیٹھ کر ماہرین کی رائے مشورہ سے ملکی معاشرتی نظام بناتے ہیں۔نظام کو چلانے کیلئے قوانین بناتے ہیں۔عملدرآمد کیلئے شعبے بناتے ہیں۔ پھر ان میں عملہ بھرتی کرتے ہیں۔جنہیں ذمہ

داری کے مطابق نام دیئے جاتے ہیں۔سب کے بیٹھنے کیلئے کرسی مہیا کرتے ہیں۔

یہ کسی کی ذاتی نہیں ہوتی۔عوام کی کرسی ہوتی ہے۔

ملکی نظام کی ہر کرسی عوام کی امانت ہوتی ہے۔عوام کی طاقت ہوتی ہے جو عوام کی خدمت کرنے کیلئے مخصوص ہوتی ہے۔بعض ناندان لگوں کو اس کے اختیار کا نشہ ہو جاتا ہے اور اسی نشے کی مدہوشی میں الٹے الٹے کام کرتے ہیں اور پورے سلسلہ کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔دنیا اس قسم کے واقعات اور نظاروں سے بھری پڑی ہے۔معصوم انسانیت کی مجموعی تعداد ان اختیاروں کے نشئیوں کے نشے کا شکار ہے۔بنیادی حقوق، پوری خوراک، بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔

نشہ باز نادان حکمران،عوام کی دی گئی عزت کو نہ سمجھنے والے

تنخواہ دار عوام کے......نخرے باز عوام کو

احسان فراموش......تنخواہ دار عوام کے

☆☆☆

دنیا میں اسلحہ کا استعمال بند ہونا چاہیے

دنیا میں اسلحہ (ہتھیلیوں) کا کھیل بند ہونا چاہیے۔اس کے استعمال سے بے شمار انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔کبھی چھوٹی لڑائیاں کہیں پر بڑے پیمانے پر جنگیں۔ ہر سال چار پانچ ٹریلین ڈالر اسلحہ سازی پر خرچ ہوتے ہیں۔انسانی دماغ کے غلط مقاصد کیلئے استعمال ہونا انسانیت کے لیے بدنما داغ اور دھبہ ہے۔انسانیت کی عقل کی بے عزتی اور توہین ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔8 ارب انسان سب عقل و دانش کے جوہر سے مالا مال۔ پھر بھی یہ کاروباری کھیل جاری ہے۔انسانی زندگیوں کیلئے جان لیوا، کھیل۔ایک سے بڑھ کر ایک مہلک اور خونی ہتھیار۔انسانوں کے ادا کردہ ٹیکسوں کا ناجائز استعمال، انسانی جانوں کو ختم کرنے

کیلئے جب سے دنیا قائم ہوتی ہے۔انسان بہادر اس دائرے سے باہر ہی نہیں نکل سکے۔الٹا رتیاری کیلئے باقاعدہ ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ تیاری کے دوران ٹیکس کی رقوم، پیسے آگ کی نظر ہوجاتے ہیں۔عقل کے پیدا ہونے سے روکا جاتا ہے۔انسانی دماغ کے متعلقہ خلیے بند کے بند رہ جاتے ہیں۔غصہ،نفرت،تکبر،ظلم کے خلیے ہر وقت بڑھوتری کی طرف گامزن رہتے ہیں۔ زمین پہلے چند ملکوں میں تقسیم تھی۔اب 193 ملک ہیں۔سب اپنی اپنی بین راگ الاپتے ہیں۔8ارب انسان،سب کے حقوق،سب کیلئے 8ارب ملک ہونے چاہئیں۔تاکہ اپنی مرضی کر سکے۔خود ہی اناج بوئے،خود ہی کاٹے،خود ہی کھائے، نہ کسی معاشرے کی ضرورت نہ قانون کی۔قدرت ہی تحفظ کرے، قدرت وہی خیال کرے۔ پھر سب کی آنکھ کھل جائے یا قیامت برپا کردے۔عقل اندھے اسلحہ کے کھیل کے نتیجے سے بے خبر کھیلتے جارہے ہیں۔ایٹم بم ہائیڈروجن بم سے آگے ریسرچ کر رہے ہیں۔جلد ہی کامیاب ہوجائیں گے اور پھر گرد وغبار بن جائیں گے۔نہ کوئی بتانے والے رہے گا نہ کوئی لکھنے والا رہے گا۔کیا اس کرہ ارض پر تھا اور کیا نہیں تھا۔

اسلحہ کا کھیل کھیلتے جاؤ،شاباش پیاری انسانیت کے گمراہ بچے ہر سال ٹریلین ٹریلین کا خرچہ کرتے جاؤ۔اور بھوک ننگ محرومیت کے غار میں گرتے جاؤ۔نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔نہ سو من تیل ہوگا نہ راجا ناچے گی۔

☆☆☆

حبیب جالب غریبوں کی بھلائی کی بات کرتا تھا

کیا یہ بُری بات تھی۔اس کا انداز الگ تھا۔کھل کر کہتا تھا، ڈرتا نہیں تھا۔اُس کی یہ بات آج یہ رواجاً روایت پسندوں کو اچھی نہیں لگتی تھی۔ دنیا میں 8 ارب انسان رہتے ہیں۔193 ملک ہیں ۔ان سب میں حبیب جالب جیسی باتیں کرنے والے ہیں۔سب ایک ہی قافلے کے قبیلے کے لوگ

ہیں۔اسے حبیب جالب قبیلہ بھی کہہ سکتے ہیں۔غریبوں کی بھلائی کی بات کرنا،ایک نیکی اور سنہری بات ہے۔

☆☆☆

بدقسمت دولت مند

بدقسمت ہے وہ دولت مند جوکسی دوسرے کی قسمت نہ بدل سکے۔اپنی قسمت کورب کی دین سمجھتا ہے۔رب کی دین کوآگے بڑھانے سے روکتا ہے۔اپنے وسیلے ہونے کوروکتا ہے۔ایک وسیلہ بننے سے انکار کرتا ہے۔اس انکاری کا نتیجہ دوسرے دیکھتے ہیں۔

رب کا شکر ہمیشہ کرتے رہا کرو۔

☆☆☆

پہلے تم بزرگوں جیسے لگتے تھے

پہلے تم بزرگوں جیسے لگتے تھے
اب تم کچھ اور لگتے ہو
زندگی کے سفر تو ایسے ہی گزرتے ہیں
Phase ہوتے ہیں۔پہلے چھوٹے پھر بڑے
پھر بزرگ پھر کچھ اور
سب قدرت کا کھیل اور نظام ہے۔
جو قدرت جانے کوئی اور نہ جانے

☆☆☆

زمانے کا سفر اور انسان

پہلے سردار، بادشاہ، نواب، جاگیردار، کارخانہ اور خاندان۔

2025ء......آج ان کی اولادوں کے حالات کچھ کہنے کی ضرورت نہیں

ملکی حالات، ڈکٹیٹر بار بار ڈکٹیٹر، 2025

جمہوریت، نوجوان نسل میں شعوری انقلاب

میرٹ، انصاف، دیانت، سچ کی جانب

تیزی کا سفر، برابری کا سفر، تعلیم کا سفر، جنون کا سفر

سب کی عزت واحترام کا سفر،

اچھے معاشی نظام کا سفر، امن، سلامتی، تحفظ، امن وامان کا سفر

سب مل جل کر چلنے کے نظام کا سفر

نہ کوئی صاحب نہ کوئی امیر......عزت سب کی برابر

کام اپنا اپنا......صرف کام کی عزت......اچھا کام اچھی عزت

سلام اچھائی کو......سلام صرف نیکی کو

دیانت کو......انصاف کو

سمجھ اپنی اپنی

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

عقل کے استاد سے لے کر عقل کے جن تک

زندگی کا آغاز ہو،بچپن میں والدین عقل کے استاد تھے

سکول میں داخل ہوئے تو اساتذہ کرام عقل کے استاد تھے جو یونیورسٹی تک چلے۔ پھر عملی زندگی کا سفر شروع ہوا

اس دوران ایک عقل کا جن نمودار ہوا جس کی تصویر، دفتروں کی دیواروں اور ٹرکوں پر نظر آنا شروع ہوئی۔ پھر ماشاءاللہ عقل کے جن تسلسل کے ساتھ نمودار ہونا شروع ہو گئے اور ملک پر خوشیوں کی بارشوں کی آمد ہونے لگی۔ عقل کے جن سمجھتے ہیں کہ جوان کو پتہ ہوتا ہے وہ دوسروں کو علم نہیں ہوتا ۔اگر کوئی نیک نیتی سے ہمت بھی کرتا ہے تو ایک ہی جواب ہوتا ہے ''تینوں نئیں پتہ''

عقل کے جن کی یہی کہاوت عمل پیرا ہے۔جس کو کچھ مشورہ دیا جائے جواب یہی ہوتا ہے۔

''تینوں نئیں پتہ جو مینوں پتہ''

اب تو ہر جگہ یہی اصول جاری ہے۔

جن کو سب پتہ ہے اللہ تعالیٰ اُن کے علم میں اضافہ کرے

ہر گل وچ ہر کام وچ آزادی انسانی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے

☆☆☆

موجودہ اور مستقبل دی انسانیت

تینوں وی ماں نے جمیا...... مینوں وی ماں نے جمیا

ساریاں نوں ماواں نے جمیا

اِک امیر کیویں ہو گیا......دوجا غریب کیویں رہ گیا

تیرے ابے نے کیہڑا اچن چڑھایا

میرے ابے نے کیہڑا کھوہ کھودیا

تیرے ابے نے دھکے تے روٹی کھادی

میرے ابے نے محبت دی روٹی کھادی

دھکیاں دی روٹی کھاون والے

کہن لگ پئے اسیں امیر آں

تے محنت دی روٹی کھاون والیاں نوں

کہن لگ پئے او غریب اے

امیر نے غریباں وچوں چار بدمعاش رکھ لئے

کہ اوامیر اے غریب......کٹ مار کے ڈرادتا

اوغریب نے......امیراں نے ڈرامہ شروع کر دتا

تیری قسمت تیری قسمت۔

آخر میری قسم دی اولاد کیوے

میرا وڈابادشاہ سی، جاگیر سی

غریب دابال کی کیوے

رولا امیر دائیں غریب دائیں

سارے ای انسان نیں سب اکوا ے

زور دھکے والے بدمعاش کردے

فیر اپنے مال ہور بدمعاش کرائے تے رکھ دئے

اینوں سرمایہ داری نظام کیپٹلزم کہندے
باقی سارے غربت دے
عقل شعور دیاں آکھاں کھل دیاں نیں
عقل دے پرونے کھلدے نیں
دنیاوی دولت باریاں دی اے
اے ونڈنی پائے گی اے ونڈنی پائے گی
ویلا نیڑے ای جدوں پتہ لگے گا
اکیسویں صدی آئے گی......آزادی دی صدی اے

☆☆☆

کرپشن کے فراٹے، کرپشن کی چھلانگیں، کرپشن سے واپسی کا سفر

انسانی معاشروں میں قانون کی عملداری ہوتو معاشرہ درست سمت چلتا ہے۔شہریوں کی بہتری بھلائی تعمیر وترقی کا سفر نارمل انداز میں جاری رہتا ہے۔اس کے برعکس آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہوتو معاشرہ بکھر جاتا ہے۔ ہر طرف کرپشن پھیل جاتی ہے۔

ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے جب کرپشن تھک جاتی ہے۔نظام چلانے والوں کی دماغوں میں احساس پیدا ہوجاتا ہے کہ اس طرح نظام اور نہیں چل سکتا۔اگر حالات مزید خراب ہوئے تو آگ یقینی ہے۔ لہٰذا کرپشن سے واپسی لازم ہے۔لہٰذا وطن عزیز ہیں۔حالات واپس نارمل انداز کی طرف پلٹ رہے ہیں۔آئے روز اچھی خبر آرہی ہے۔ملک کا ہر شعبہ اچھائی کی طرف بدل رہا ہے۔جلد ہی اچھے نتائج سامنے آجائیں گے۔

☆☆☆

عالمی سطح پر جنگوں کے ٹھیکیدار

بے گناہ انسانی خون پر مفاد حاصل کرنے والے

عالمی سطح پر جنگوں کے ٹھیکیدار بے گناہ انسانی خون پر مفاد حاصل کرنے والے بدنام ہو رہے ہیں ۔نئی نسلوں میں شعوری انقلاب کی وجہ انسانیت میں ایسے لوگوں کا مقام گر رہا ہے۔ لیڈر بدل رہے ہیں ۔سوچ بدل رہی ہے ۔ایسا سب کچھ نئی نسلوں میں سب انسان برابر ہیں۔ ۔سب کی سلامتی مقدم ہے کے نعروں اور جدوجہد کی کوششیں کاوشیں ہو رہی ہیں جنگوں کے پاگل پن کا مرض ناپید اور بھائی چارے کی فضا دنیا کے ہر حصے میں پھیل جائے گی۔

عقل و دانش کو عزت احترام اور اہمیت کو معاشرے میں درجہ حاصل ہوگا۔ اساتذہ کرام کو VIP کا ادب و احترام ہوگا۔

☆☆☆

پہلے مخالفت......پھر تعریف

بڑی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ پہلے جس بات کی مخالفت کرتے تھے، بری کہتے تھے پھر وقت بدلنے کے بعد اسی بات کی تعریف کرنا اور اچھا کہنا۔ یا پھر بڑے ڈھیٹ پن کی نشانی ہے۔اس بات پر بھی ایوارڈ ملنا ضروری ہے غائبانہ حکم کی تابعداری ہو تو ایسی ہو یا مفاد، لالچ ایسا سب کچھ کرواتا ہے۔ زندگی کے ایک اہم شعبہ میں نام کے بڑے بڑے لوگوں کے دہرے معیار کو دیکھ کر عام انسان کیا سبق حاصل کرتے ہوں، کیا سمجھتے ہوں گے ۔کامیاب زندگی حاصل کرنے کے لیے یہی راستہ درست ہے۔اور ایسے اپنانا چاہیے تاکہ صداقت ،امانت، دیانت پر قائم ہو جائے۔

☆☆☆

ملک وقوم کی تباہی میں حصہ ڈالنے والے

ملک وقوم کی تباہی میں حصہ ڈالنے والے۔

آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے۔

بربادی کی خدمت کرنے والے

عقل اور دانش سے محروم چھوٹے باوے

انسان نما مٹی کے کھلونے

جو خود کسی محدود دائرہ کار یا دانش میں قید ہوں

وہ اجتماعی دانش کو آزادی خودمختاری کیسے دے سکتے ہیں۔

☆☆☆

8 ارب انسان محرومیوں کا مسلسل شکار

آٹھ ارب کی دنیا میں 80% فیصد کی آبادی محرومیوں کا مسلسل شکار چلی آرہی ہے۔اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ دنیا میں جاری تمام نظام زندگی ادھورے اور نامکمل انسانی معاشرتی نظام میں، نام کوئی بھی ہو۔محدود عقل کے مالک لوگ انسانوں کی اجتماعی عقل و دانش کو مختلف طریقوں سے پھلنے پھولنے نہیں دیتے۔کبھی خون اور ڈر کی فضا قائم کر کے کبھی لالچ اور آپس میں نفرت کا ماحول پیدا کر کے

انسان خود نفرت سے آزاد نہیں۔پہلے خود کو نفرت کے بجیرے سے آزد کرے۔پھر ہی انسانوں کی بہتری بھلائی کر سکے گا۔وگرنہ اپنی لالچ پوری کرتے رہو۔جو کبھی پوری نہیں ہوسکتی۔

اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کی قید میں رہنے والے قیدی...... دوسروں کی خوشیوں کو قید میں

رکھتے ہیں۔ پابندیاں، قید، سزائیں، ڈر، خوف، بلیک میل

کرپشن کے کارخانے میں تیار کرپشن کے دھاگے سے بنے ہوئے لباس زیب تن کرنے والے لوگ بہتری بھلائی، خیر خیریت کا نظام کیسے نافذ کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

Mental Cases - Human

انوکھے ذہنی مریض......انسان

عام گھریلو ماحول میں اگر کوئی بڑا کسی چھوٹے معصوم کو تھپڑ مار دے تو باقی لوگ اسے مینٹل کیس کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیشنل لیول پر ہوتا ہے۔ کوئی طاقت ملک کمزور ملک پر بمباری کرتا ہے تو وہ بھی مینٹل کیس میں شمار ہوگا۔

گلوبل سوسائٹی میں آئے دن ایسے مینٹل کیس نظر آتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ایسی طرز زندگی گزارنے والے استقبال کرتے ہیں۔ انھیں مینٹل کیسوں کی دنیا کہا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

سرمایہ داری کا نظام......مینٹل کیس

سرمایہ داری کا نظام بھی مینٹل کیس ہے۔ چلتے پھرتے مینٹل کیس جو دوسرے انسانوں کو کسی بھی لحاظ سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جعلی ادویات سے، خوراک میں ملاوٹ سے دو نمبری مال تیار کر کے ملکی معاشرتی زندگی کے تمام دوسرے شعبوں میں روزمرہ زندگی کے مشاہدے کے معاشرتی ڈاکٹر، حکیم خود سے اپنی تشخیص خود کیجیے۔ علاج کا اختیار بھی آپ کو ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی بات

جن ملکوں میں ادویات کو اصلی ،خوراک ملاوٹ سے پاک، روزمرہ کے استعمال کا جال اصلی اور ایک ہوتا ہے۔وہ نارمل انسان ہوتے ہیں، کہلاتے ہیں۔ان کے ماحول میں ملاوٹ اور دو نمبری کا تصور بھی نہیں ہوتا۔

☆☆☆

نفرت خطرہ ہے......نقصان دہ ہے

نفرت خطرہ ہے نقصان دہ ہے۔خطرے سے بچیں۔اپنا نقصان خود کرنے سے بچیں۔ نفرت کے بے شمار نقصانات ہیں۔دنیا میں جنگیں نفرت کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔سیاسی ، غیر سیاسی ماحول میں بھی نفرت کا ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔

نفرت کا جنگی میدان دماغ کے خلیے ہوتے ہیں۔اپنے دماغ کو نقصان پہنچنے سے بچائیں۔ نفرت کے دماغی خلیے دماغ میں موجود محبت، پیار کے خلیوں کو برباد کر دیتے ہیں۔انسانی ماحول میں لیڈر جنگ کا فیصلہ کرتے ہیں۔جس کا شکار بے گناہ انسان ہو جاتے ہیں۔تاریخ کا مطالعہ اور حال دینا کا مطالعہ یہی ثابت کرتا ہے، گواہی دیتا ہے۔بے شمار بے قصور انسان، بچے، بچیاں، خواتین اور مرد اس کا نشانہ بنتے ہیں۔شاید کوئی خیال کرے اور انسان سلامت رہیں۔

☆☆☆

صدر وزیر اعظم کا استقبال

صدر وزیر اعظم اور دیگر شخصیات کا اپنے ہی ملک میں بینڈ ناجے پٹاخوں کے ساتھ استقبال کا پرانا فرسودہ طریقہ کار کی بجائے انسانیت کے تقاضوں کے مطابق سادگی سے استقبال کی روایت

ڈالی جائے۔چھوٹے چھوٹے شہروں میں مقامی کا نظام پکر کرختم کیا جائے۔اس کے لیے تمام متعلقہ افسران کوآ گاہ کیا جائے۔

شہریوں کوعزت نفس کا احساس دلایا جائے کہ سب انسان برابر ہیں۔

سب انسان ایک جیسے ہیں۔

ذمہ داریاں الگ الگ ہیں۔

☆☆☆

دنیاہی میں قیامت اور جنت کے لحاظ سے نمبر شماری

دنیا میں 193 ملک ہیں۔جن کی امن وامان، سلامتی، تحفظ، خوراک، روزگار، انصاف، عورت کی عزت، عصمت، آبرو کی حفاظت اور تعلیم کی فراہمی کی بنیادوں پر نمبر شماری ہوتی ہے۔جن ملکوں کا شمار پچھلے نمبروں میں ہوتا ہے۔ وہاں کرپشن، نا انصافی، چوری چکاری، ڈاکہ زنی ظلم و زیادتی، عصمت دری، آبروریزی، اغوا، قتل کے واقعات پر روک تھام میں واضح ناکامی ہوتی ہے۔ ایک طرح سے قیامت برپا ہونے کے واضح ثبوت ہوتے ہیں۔ایک بات قابل ذکر ہے۔ملکوں میں مارشل لا لگانے والے کبھی رب کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ وہ نوکری کی ریٹائرمنٹ کی عمر سے بھی زیادہ قوم کی تباہی کرنے کی خدمت میں گزار جاتے ہیں۔بغیر کسی ڈر خوف کے پتہ نہیں نادان اور بھولا پن کس کو کہتے ہیں۔

کون بھولا کون چالاک......نیک کون......نیت کا خبیث کون

آج تک یہ فلسفہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا

دنیا میں صرف اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ صرف حلف نامے کی تحریر کی چھتری خوبصورت ہونی چاہیے۔مشاہدے میں آتا ہے کہ حلف نامے کی پاسداری اس کے برعکس ہوتی ہے۔

غریبوں کی بھلائی کرو

غریبوں کی بھلائی کرو

ایک نشان کے طور پر اپناؤ

ایک نعرے کے طور پر بلند کرو

شاید غریبوں کی بھلائی ایک حقیقت میں بدل جائے۔

نئ نسلیں اس پر عمل کے ذریعے دنیا کے نظام کو بدل سکتی ہیں۔

☆☆☆

صرف پاکستان میں ہی قیامت کا رولا کیوں

دنیا کے کسی اور ملک میں انسانی معاشرتی ماحول میں قیامت کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔ یہ صرف ہمارے پیارے پاکستان میں ہی زبان زد عام ہے۔

ذرا ہوا تیز چلے......بارشیں زیادہ ہو جائیں

سیلاب آجائے......زلزلہ آجائے

ان سب چیزوں کو قیامت کی نشانی کہا جاتا ہے

یہ قدرت کی طرف سے موسمیاتی حالات کے تغیر و تبدل کا نظام ہے۔

قیامت تو اپنے وقت پر ہی آئے گی جس کا کسی کو علم نہیں۔

☆☆☆

قیامت داد یہاڑا ہوسی

قیامت داد یہاڑا ہوسی ......کھلا میدان حشر دا ہوسی
سب نوں آپ اپنا پیا ہوسی ...... کسے نوں کسی دی پہچان نہ ہوسی
ہر فرقے دا معتبر اپنے منن والیاں دے نال
اِک نکڑے لگ کے کھڑا ہوسی
واری واری آواز پاؤسی ......اپنی اپنی لائن وچ لگ جاسن
حساب کتاب ہوسی ......کسے نوں دوزخ وچ دھکا پئےسی
کسی نوں جنت وچ جگہ مل سی
دنیا وچ کیتے گئے چنگے کم......اوہدے کم دی فرشتے گواہی دےسن
جنہاں مندے کم کیتے ......اونہاں نوں دوزخ دے وچ سٹ سن
سڑ وہن......نہ تنگ کردے غریباں نوں
بھگتو ہن......دنیا وچ وڈے پھنے خان بن دےسن
اے لوکو......اجے وی ویلا اے بندے دے پتر بن جاؤ
نہ ظلم کرو......نہ تنگ کرو......نہ ناجائز کرو...... باز آجاؤ
چنگے کم کرو......غریباں دا سہارا بنو...... چنگے رہوگے
فیر نہ کہنا......کسے نیں دسیا نہیں سی۔

☆☆☆

نادان حکمران

نادان حکمران

بندوق کی نوک پر توپوں کی سلامی لینے والے نادان لوگ

ملک کی تباہی، انسانوں کی محرومیت اور اشیاء ضروریات زندگی کی مہنگائی کا سبب بنتے ہیں۔

باقی لوٹ مار الگ بات ہے۔

ہر کوئی جانے بس نادان نہ سمجھے نہ جانے۔

دنیا کا بڑا آدمی

دنیا کا ایک بڑ آدمی جو کہے کینیڈا بھی میرا

میکسیکو بھی میرا...... پاناما بھی میرا......غزہ بھی میرا

ہاں ہاں یہ سب تیرا ہے......آگے بڑھو اور لے لو

لیکن اس بات کا خیال رکھنا

جو تیرے پاس ہے وہ کبھی نہ کھو جائے۔

بس اتنا خیال رکھنا باقی ہمت ہے تو آگے بڑھو

پھر بیٹھ کر روؤ گے اپنے بھائیوں کے ساتھ

ساتھ یہ بھی کہو گے ایسا نہ کرتے تو ٹھیک تھا۔

پیارے بڑے آدمی۔ پاگل نہ بنو جو ہے اسی پہ گزارا کرو

عزت اسی میں ہے۔

نوٹ: اس کے ساتھی ملکی بھائیوں کی ذمہ داری ہے۔ انسانیت والی سمجھ داری سے کام لو۔

بچے بچیوں کا اغوا

روح کانپ جاتی ہے جب کسی بچے بچی کے اغوا کی خبر آتی ہے۔

اگر نظام کمزور اور کام چور ہو تو ایسے واقعات ہوتے ہیں۔

ورنہ نہ کسی کی جرات نہ ہو ایسا عمل کرنے کی۔

بڑا دلیر نہ بیان آتا کسی دشمن کی جرات نہیں کہ ملک کی طرف میلی آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔

ایسا ہی عمل ملک کے اندر کیوں نہیں ہو سکتا۔

سیاسی، غیر سیاسی دیگر لیڈران کے ہوتے ہوئے بھی ملک میں ایسا ہوتا ہے۔

اہلیت اور قابلیت کیسی۔ لیڈر کیسے

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے۔

حالات ویسے کے ویسے رہتے ہیں۔

رب ہی جانے یہ کیسے ڈرامے ہیں۔

حقیقت کیا ہے۔

☆☆☆

سارے حکمران عام شہری

سارے حکمران پہلے عام شہری ہوتے ہیں۔ معاشرے کی حالات کا سب علم ہوتے ہیں۔ اقتدار ر بنتے ہیں۔ گونگے بہرے اندھے بن جاتے ہیں۔ کسی اقتداری شخصیت نے اپنے پرانے دوست سے کہا:

''یار سواد ہی نہیں آیا''

پرانے زمانے میں ایک فقیر کی صدا ہوتی تھی ''ایک روٹی کا سوال ہے بابا''

اقتدار کے بھوکے منگتے فقیر

اقتدار کے سواد کا سوال ہے بابا

☆☆☆

زندگی کے تمام شعبوں کے لیڈر صاحبان سے ایک درخواست

لیڈر صاحبان سے درخواست ہے۔عوام کی خوشیوں کے بندوبست کے لیے کام کریں۔ اور پھر خوشیوں بھری سلامی لیں۔مجبوری کی سلامی لینا اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنے کے برابر ہے۔ عوام کے ٹیکس خزانے کو فضول خرچ کرنے سے بچائیں۔ ایسا ہر لیڈر کی ذمہ داری میں شامل بھی ہے۔

مصنوعی سلامیاں لینا پرانے بادشاہوں،ڈکٹیٹروں کی روایت اور رواج ہے۔خوشیاں اچھے کردار کے ساتھ اچھے کام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔گھر ہو،دفتر ہو،کاروبار ہو،افسر ہو یا ملازم ہو۔

☆☆☆

تعلیم

تعلیم دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ایک بچہ جو والدین کے گھر سے شروع ہو کر نظم وضبط اور تنظیم کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے ایک باقاعدہ ادارے میں داخل ہوتا ہے جسے سکول کہا جاتا ہے۔اس میں انسانی دماغ میں موجود بے شمار خوبیوں اور قابلیتوں کو نکھارا جاتا ہے اور علم کی روشنی کے دائرے کو وسیع کیا جاتا ہے۔ جو بڑے ہو کر دنیا کے مختلف شعبوں میں بہتری بھلائی کی جاری کوششوں میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ یہ ایک نیک اور صدقہ جاریہ کا کام ہے۔بسلسلہ

تعمیر سکول و یتیم خانہ دارِعلی علیہ السلام حضرت مولانا بابر علی جعفری شیر گڑھ والے خراج تحسین کے مستحق ہیں جو علم کے چراغ کی روشنی پھیلانے کا جذبہ رکھتے ہیں اور یتیم بچوں کیلئے اُمید کی ایک کرن ہیں۔

جزائے خیر۔

☆☆☆

سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟

سچ کائنات کے سیارے ہیں، زمین ہے، انسان ہے، چرند پرند ہیں، زندگی ہے۔

جھوٹ کیا ہے...... دنیا کے بیشتر معاشرتی معاملات جھوٹ کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں۔ سیاسی غیر سیاسی کاروباری، ملکوں کی سرحد بندی، بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی، انصاف کی عدم فراہمی، تعلیم کی سہولتوں کی عدم فراہمی، علاج کی سہولتیں ناپید، امن و امان، سلامتی، تحفظ، ایک خواب۔

نفرت جھوٹ ہے، بالا دستی جھوٹ ہے، دولت بھی جھوٹ ہے۔

سچ یہ ہے کہ دنیا کے 8 ارب انسانوں میں مجموعی طور پر 80% سے زیادہ سہولتوں سے محروم ہیں اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ انصاف کی فراہمی نہ ہونے کے برابر ہے۔ خواتین کی عصمت و حرمت غیر محفوظ ہے۔ خوراک، صاف پینے کا پانی، علاج سے محرومی کا شکار ہیں۔

☆☆☆

نفرت کا انقلاب

دنیا میں معاشی، سماجی، معاملات میں ناہمواریوں کے دباؤ کے بڑھ جانے کی وجہ سے ملکوں

میں انقلاب آتے ہیں۔ بعض ملکوں میں دھونس دھاندلی اور بیجا ظلم وزیادتی اور جبر کی حدیں پار ہونے پر نفرت کا انقلاب بھی آسکتا ہے۔ نفرت کے انقلاب میں کوئی لیڈر نہیں ہوگا۔ ردعمل ہی لیڈر ہوگا۔ نئی نسلوں کے شعور میں اتنا اضافہ ہوچکا ہے کہ وہ کسی ظلم و جبر کو دیکھنے پر بھی ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ جو کہ نفرت کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ آغاز ناگوار رویوں سے ہوتا ہے۔ دنیا داری کے معاملات میں عزت، محبت، خوش اخلاقی، ہمدردانہ رویے حالات کو نارمل رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔ کوئی سمجھے نہ سمجھے۔

☆☆☆

ہر قسم کی نفرت سے بچیں

نفرت تمام معاشرتی بیماریوں اور مصائب کی جڑ ہے

☆☆☆

خوشبودار مخلوق اور بدبودار مخلوق

خوشبودار مخلوق ...... معاشرے میں خوشبو پھیلاتی ہے۔ اچھے اعمال خوشبو ہوتے ہیں۔

بدبودار مخلوق ...... معاشرے میں بدبو پھیلاتی ہے۔ بُرے اعمال بدبو ہوتے ہیں۔

دنیا کے کسی بھی انسانی معاشرے میں اچھے یا بُرے اعمالوں کی وجہ سے معاشرے کا ماحول بنتا ہے۔ اس بات کا سارا دارومدار معاشرے کے رہنے والے تمام اداروں، شعبوں، کاروباری اور عام انسانوں کے اعمالوں پر ہوتا ہے۔

☆☆☆

ملک معاشرہ اور ہم سارے شہری اس کے

ہم سارے شہری......ملک اور معاشرہ کا حصہ ہیں

ہر شہری ایک کردار رکھتا ہے جس میں جگہ رہتا ہے جس شعبہ میں وہ کام کرتا ہے

یہ ہم سب ہیں جو معاشرے کو سنوارتے ہیں......

یہ ہم ہی ہیں جو معاشرے کو بگاڑتے ہیں

دشمن ملک سے کوئی نہیں آتا

ہم ہی اداروں میں ہیں۔ہم ہی فرقوں میں ہیں۔

ہم ہی سیاست میں ہیں۔ہم ہی عدلیہ اور انتظامیہ میں ہیں۔

ہم ہی کاروبار میں ہیں۔ہم ہی ملازمت اور کسی پیشے میں ہیں۔

ہم ہی مزدور ہیں اور ہم ہی آجر ہیں۔

اگر ہم اپنے اپنے دائرہ کار، دائرہ اختیار میں رہ کر کام کریں تو معاشرہ سنورتا ہے۔روشن رہتا ہے۔اگر ہم ہی اپنے اپنے کام کے دائرے سے تجاوز کریں۔تو معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔اندھیرا چھا جاتا ہے۔یہ سب کچھ ہم نہیں ہیں۔

جیسا عمل کریں گے ویسا ہی معاشرہ

کچھ چہرے دیکھ کر آئینہ بھی شرما جائے۔فخر کرے۔ماشاءاللہ

☆☆☆

ملکی معاشی معاشرتی نظام اور نئی نسل

کسی بھی ملک کا معاشی معاشرتی نظام اس ملک میں پیدا ہونے والے چلاتے ہیں۔اچھے یا

بُرے نظام کے ذمہ دار بھی وہی ہوتے ہیں۔ پرانے نظام چلانے والے اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں۔جس میں پیدا ہوئے ہیں۔

اس بات کا اندازہ عالمی دنیا کے نمبر شماروں کی فہرست دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

نئی نسل کیلئے ایک سبق

☆☆☆

ملک سے محبت کے مشکوک لوگ

اختیارات کے نادان لوگ...... اتنے نادان کہ ان کو علم نہیں ہوتا کہ ان کے تاثرات اور تجاوزات کو دائرہ کار سے ملک معاشرے کو نقصان ہوگا۔

دائرہ کار مخصوص کرنے والوں کی عقل ودانش پر شک کرتے ہیں۔

بظاہر عہدے میں بڑے...... حقیقت میں مشکوک لوگ

☆☆☆

قانون کی خلاف ورزی کرنے والے

قانون کی خلاف ورزی کرنے والے

خود نادان ہیں یا قانون کو نادان سمجھتے ہیں۔

قانون کو غلط استعمال کرنے والے انصاف کے فیصلے کرنے والے معاشرے کے سب سے بڑے نادان لوگ ہوتے ہیں۔ بالآخر نقصان معاشرے کا ہوتا ہے۔

جلد یا بدیر...... پھر گذرا ہوا وقت واپس نہیں آ سکتا

لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ قانون کی پابندی

سب کی بہتری اور بھلائی۔

☆☆☆

خوبصورتی کا خیال رکھنا پڑتا ہے

قدرت کی عطا کردہ خوبصورتی کا خیال رکھنا پڑتا ہے

محنت سے حاصل کی گئی دولت کو سنبھالنا پڑتا ہے

انسان قدرت کا خوبصورت تحفہ ہے۔

☆☆☆

طاقت کا غلط اور منفی استعمال...... بدمعاشی

طاقت کا غلط اور منفی استعمال بدمعاشی کہلاتا ہے۔

معاشرے کے ہر شعبے میں موجود ایسے لوگ اپنی بدمعاشی پر فخر کرتے ہیں۔

ایک نہ ایک دن شرافت اُٹھ کر بدمعاشی کو ٹھکانے لگا دیتی ہے۔

اس لحاظ سے دنیا میں بے شمار واقعات ہوتے ہیں۔مناظر نظر آتے ہیں۔

شرافت کمزور نہیں ہوتی لیکن منفی ہونے سے پرہیز کرتی ہے۔بچنا چاہتی ہے۔

گلی محلے سے لے کر عالمی سطح تک بڑے بڑے بدمعاش موجود ہوتے ہیں۔

فخر کرتے ہیں۔بدمعاشی پر فخر کرنا احمقوں کی علامت ہے۔

اچھے اچھے لباسوں میں ملبوس...... بدمعاش لوگ

☆☆☆

عالمی رہنما اور نفرت کے پنجرے

عالمی رہنماؤں کو انسانیت کیلئے امن سلامتی کی بہتری بھلائی تعمیر و ترقی کیلئے نفرت کے پنجروں سے آزاد ہونا ہوگا۔

☆☆☆

لیڈر اور نفرت

جس انسان میں کسی بھی بنیاد پر دوسرے انسانوں کیلئے نفرت ہو وہ کبھی لیڈر یا رہنما نہیں ہوسکتا۔ انسانیت کیلئے امن، سلامتی، بہتری بھلائی، تعمیر و ترقی کیلئے دوررس سوچ اور نگاہ رکھنے والا ہی انسانوں کا رہنما ہوسکتا ہے۔

نفرت کرنے والی سوچ کا مالک رہنما نہیں ہوسکتا۔

نفرت اور رہنما ایک دوسرے کیلئے متضاد چیزیں ہیں۔

☆☆☆

کچھ معاشرے ''میں'' کا شکار کچھ ملک ''ہم'' کا شکار

دنیاوی زندگی میں کچھ لوگوں کو زیادہ علم حاصل ہونے پر زیادہ علم تجربہ حاصل ہونے پر اپنی روزمرہ زندگی میں ''میں'' کی برتری کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی وجہ انہیں ذہنی بیماری لگ جاتی ہے۔ ''مجھے سب پتہ ہے میرے علم میں ہے'' کی وجہ سے بالآخر انا پسندی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اسی طرح ملکوں میں اختیارات اور طاقت کے مل جانے پر اپنے آپ کو ''ہم'' کی انا پسندی کی ذہنی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ہم نے یہ کیا، ہم نے وہ کیا، ہم یہ کرتے ہیں، ہم وہ کرتے

ہیں۔ ہم یہ کر سکتے ہیں۔ ہم وہ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ سوائے بربادی اور انتشار کے کچھ نہیں کرتے۔

☆☆☆

''ہم'' کی اقسام

''ہم'' کئی قسم کے ہوتے ہیں۔

ملک کے نظام میں جب لوگ اقتدار میں ہوتے ہیں تو
اپنے آپ کو''ہم'' سمجھتے ہیں کہتے بھی ہیں۔

ملک کے نظام میں جب لوگ اختیار کے مالک ہوتے ہیں تو
اپنے آپ کو''ہم'' سمجھتے ہیں کہتے بھی ہیں۔

ایک خاص اور اصل ''ہم'' ہوتے ہیں۔ جو ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس دتے ہیں
جس سے ملک کا خزانہ بھرتا ہے اور ملکی نظام کے تمام خرچے پورے ہوتے ہیں۔

باقی ''ہم'' اُن سے تنخواہ لیتے ہیں۔

معاشرے کے حقیقی ''ہم'' یعنی عوام کی زندگی کے حالات اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔
کہ اختیارات والے ہم ''اختیار والے ہم، ملکی نظام کو کیسے اور کس طریقے سے چلا رہے ہیں۔ یا وہ ہم کے نشے میں صرف اپنی زندگی کے مزلے لیتے ہیں۔

''ہم'' اور ''ہم'' میں فرق ہوتا ہے۔

جس دن یہ فرق ختم ہوگا سب اور سارے ''ہم'' خوشحالی کی زندگی گزاریں گے۔

☆☆☆

انسانیت......نفرت کی یرغمال ہے

انسانیت مختلف وجوہات (رنگ، نسل، قوم، قبیلہ، زبان، مذہب، ملک) کی بناء پر ایک دوسرے سے نفرت کی یرغمال ہے۔

انسانیت کی ایک دوسرے سے محبت ایک عظیم جذبہ ہے
شاید نئی نسل میں ایسا ممکن ہو سکے۔

☆☆☆

انسان......اپنی ذات کا مخالف کب ہوتا ہے؟

جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کیلئے بُرا سوچتا ہے تو ایسا انسان خود ہی اپنی ذات کا مخالف بن جاتا ہے۔ کسی کے خلاف بُری سوچ رکھنا ہی اپنے آپ کے مخالف ہونے کے برابر ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے
کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

دنیا کے انسانی طاقتوں کے مراکز کیلئے

1- کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انسانوں کے ساتھ جبر، ظلم وستم، قتل وغارت کر کے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

2- آپ نے ایک دوسرے کے خلاف جنگیں لڑ کر کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

3- آپ کے جن لوگوں نے انسانوں کو خوراک سے محروم رکھا اُن لوگوں نے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

4- آپ کے درمیان ضرورت مند انسانوں کی مدد نہ کر کے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

5- آپ نے میرٹ کی خلاف ورزی کر کے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

6- آپ نے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کر کے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

7- آپ نے لوگوں کے درمیان ناانصافی کے فیصلے دے کر کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

8- آپ کے درمیان لوگوں نے کرپشن کر کے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟

کبھی انسان نے سوچا کہ کسی دوسرے کا نقصان کر کے اس نے کیا حاصل کیا اور کیا کھویا؟ کیا ہوش مندی اور عقلمندی کا تقاضا ہے کہ کسی کا نقصان کرو۔ کبھی یہ بھی سوچا کہ دوسرے کا ردعمل کیا ہوگا؟ آج نہیں تو کل نسلوں کے سامنے نتیجہ آ جاتا ہے۔

دنیا بھر میں جمہوریت کے تختے الٹے جاتے ہیں، یا جمہوریت کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

دنیا بھر میں اچھائی کا ایک ہی راستہ ہے......اجتماعی دانش کا احترام کرنا

طاقت کے مراکز میں بھی انسان عام شہری ہوتے ہیں۔

☆☆☆

''حکومت'' کا حقیقی تصور......خدمت

حقیقت میں ''حکومت'' ایک انتظامی نظام کو کہا جاتا ہے۔ جس میں تمام ملکی ادارے شامل ہوتے ہیں۔ ان اداروں کو اُردو میں سرکار کا نام دیا گیا ہے۔ حکومت ایک طرز کی عوام کی خدمت کا نام ہے۔ کیونکہ اس کے پورے نظام میں فرائض سرانجام دینے والوں کی تنخواہ یا معاوضہ، الاؤنس، رہائش، ٹرانسپورٹ وغیرہ کا خرچہ عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں سے جمع شدہ سرکاری خزانے سے ادا ہوتا ہے۔

شہریوں کی عزت ہی ''حکومت'' کی عزت ہے۔

انسان رب کی تخلیق

انسان رب کی اعلیٰ تخلیق کا ایک خوبصورت شاہکار اور ایک عظیم تحفہ ہے

اِس کو اشرف المخلوقات اِس کے اپنے مثبت اعمال ہی بناتے ہیں

اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنی عظمت کا خیال کرے

☆☆☆

معاشرتی ریاضی کا سوال اور حل

دنیا میں تمام جھگڑے، مسائل، لڑائیاں، جنگیں، مصیبتیں اور دُکھ صرف چند ملکوں کی بالا دستی کی ضد قائم رکھنے کی وجہ سے ہے۔

کسی بھی معاشرہ کے رہنے والوں سے ایک سوال

کیا معاشرے کی سلامتی، امن و امان اور بہتری بھلائی کیلیئے

ایک انسان کی رائے بہتر ہوگی۔

دو انسانوں کی رائے بہتر ہوگی

چند انسانوں کی رائے بہتر ہوگی

یا ہزاروں لاکھوں لوگوں کی مشترکہ رائے بہتر ہوگی

مشترکہ رائے کو اجتماعی عقل و دانش کہا جاتا ہے۔

کیا دنیا میں 8 ارب آبادی کی اجتماعی دانش بہتر ہوگی یا چند طاقتور ملکوں کی رائے بہتر ہوگی

دنیا کے تمام مسائل خود مختار اجتماعی دانش سے حل ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

عالمی یوم نسواں اور عورت کی عزت

مجموعی طور پر مرد حضرات عورت کو عزت تو نہ دے سکے۔ حقوق کیا دیں گے۔ صرف دکھاوے کیلئے بیان بازی نہیں بلکہ عملی طور پر سچائی ثابت ہونی چاہیے۔

ہر عورت اشرف المخلوقات کا لازمی حصہ ہے۔ نئی نسلیں اسی سے جنم لیتی ہیں۔ ماں بھی تو ایک عورت ہی ہے۔ اسی طرح سب عورتیں عزت کا درجہ رکھتی ہیں۔

سمجھ اپنی اپنی

☆☆☆

دنیا کا معاشی نظام

دنیا کا معاشی نظام کیپٹل ازم بیک وقت بھیڑیا اور لومڑانہ نظام ہے۔

کبھی براہ راست حملہ کبھی چالاکی سے حملہ

ورلڈ بنک، آئی ایم ایف، قرضے، شرائط کے ساتھ

دنیا کے چند دولت مند...... بہا دولت مند 1%

باقی کچھ مڈل کلاس...... باقی غربت کے جال میں

☆☆☆

انسانیت کے جاری سفر میں رکاوٹیں

جب انسانیت کے نارمل جاری سفر کے راستے رکاوٹیں کھڑی کی جائیں تو بدکردار لوگوں کو آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ جس سے معاشرے میں مختلف قسم کا بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ نئی نسل بدکرداری کو ہی آگے بڑھنے کی سیڑھی سمجھنے لگتے ہیں۔ مثالیں بھی دیتے ہیں کہ اُس نے فلاں بُرا کام

کیا تھا یا کر رہا ہے۔ اُسے کوئی نہیں پوچھتا۔ فلاں ناجائز دولت بنا گیا۔ کچھ نہیں ہوا۔

اس بات کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

ایسا وقت بھی آجاتا ہے جب سب اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگتے ہیں۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے

☆☆☆

دنیا ایک......193 ملک......8 ارب آبادی

اس میں امیر کتنے فیصد؟

غریب کتنے فیصد؟

193 حکومتیں......صدر اور وزیر اعظم

ان کی کیا کارکردگی؟

دنیا میں پوری خوراک، صاف پانی، صحت کے علاج، بیروزگار، تمیز و تفریق، تفرقات، اغوا، بچوں عورتوں پر ظلم، عصمت ریزی، اغوا کاری، قتل و غارت کے واقعات کیوں؟

انسان کون......غیر انسان کون؟

کئی لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی انسان ہونے کے لائق ہونا ہے

دیکھیں وہ کب تک انسان بن سکتے ہیں

انسان بنیں گے بھی یا نہیں......؟

☆☆☆

قدرت کی بہترین مخلوق......انسان

قدرت کی بہترین مخلوق انسان

ہر انسان اپنی بہتری بھلائی کا خیال کرتا ہے

اس کیلئے اس کی رائے ہی بہتر ہوسکتی ہے

کوئی دوسرے کی رائے بہتر نہیں ہوسکتی۔

اس سلسلہ میں انسانوں کی اپنی بہتری بھلائی کے متعلق سوچ کو اجتماعی دانش کہتے ہیں۔

اجتماعی دانش سے مذاق کرنے والے،

کھلواڑ کرنے والے، احمق اور نالائق ہی ہوسکتے ہیں۔

اجتماعی دانش کا احترام کرنا لازم وگرنہ نقصان ہوتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹا بچہ...... بڑا انسان

اگر ایک چھوٹا بچہ کسی کی مدد کرے گا تو

وہ عملی طور پر اس بڑے سے بھی بڑا ہے جو کسی کا نقصان کرتا ہے۔

ایک سوچ......ایک حقیقت

☆☆☆

ہر شہری ٹیکس ادا کرتا ہے

ہر شہری اپنے سرکاری آقا کو روٹی کھلاتا ہے

اپنے ٹیکس کے ذریعے تنخواہیں ادا کرتا ہے

بعض سرکاری آقا شہریوں سے نامناسب رویہ اختیار رکھتے ہیں

ایسا کیوں......؟

☆☆☆